تمہید مکتوبات آیندہ

خدا کا شکر ہے کہ حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح عمری مسمٰی بہ "امداد المشتاق" ختم ہو گئی اب آگے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے وہ مکتوبات جو جناب مولانا محمد وحید الدین صاحب رامپوری نے جمع فرمائے تھے اور وہ اب تک کہیں شائع بھی نہیں ہوئے درج کئے جاتے ہیں چونکہ ان مکتوبات کے مخاطب اکثر وہ حضرات ہیں جو اپنے وقت کے شیخ بلکہ غوث و قطب تھے۔ اس لئے ان مکتوبات کے مضامین بھی نہایت عالی اور مسائل سلوک سے مملو ہیں گویا ہر خط سلوک کا ایک مستقل درس ہے۔ اور چونکہ بعض مضامین ان میں ایسے عالی بھی تھے جو فہم عوام بلکہ فہم بعض خواص سے بھی عالی تھے۔ اس لئے حضرت مولانا مولوی محمد اشرف علی صاحب دام ظلہم العالی نے ان مکتوبات پر توضیح کے لئے ضروری حواشی بھی تحریر فرما دئے ہیں اور اس لئے کہ ہر شخص ان مکتوبات کے مضامین عالیہ سے مستفید ہو سکے احقر نے اپنے مخدوم مکرم مولانا مولوی عبد الحی صاحب پروفیسر جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن سے اُن کے ترجمہ کے لئے عرض کیا۔ ممدوح نے اس کو نہایت خوشی سے قبول فرمایا اور پورے مکتوبات کا سلیس ترجمہ کر دیا اور حضرت مولانا صاحب نے ہی ان مکتوبات کا نام مرقومات امدادیہ اور اپنے حواشی کا نام

المعلومات الارشادیہ علی المرقومات الامدادیہ تجویز فرمایا جیساکہ حواشی کی تمہید سے معلوم ہوگا۔ اب بنام خدا مکتوبات کو اس طرح شروع کیا جاتا ہے کہ ایک کالم میں اصل اور دوسرے کالم میں اُن کا ترجمہ۔ وباللہ التوفیق وہو خیر رفیق حق تعالیٰ سب مسلمانوں کو ان سے منتفع فرمائے اور اُن کے طفیل میں اس روسیاہ کو بھی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی جوتیوں کے برکات سے مالامال فرمادے۔ ویرحم اللہ عبدا قال آمینا۔ والسلام

(احقر شبیر علی مدیر رسالہ النور)

نوٹ:۔ ان مکتوبات میں بہت سے حضرات کے اسمائے گرامی اس طرح آئے ہیں کہ فہم مضامین اُن کے حالات معلوم ہونے پر موقوف ہے بناءً علیہ جناب مولانا سعیدالدین صاحب ابن مولانا محمد وحیدالدین صاحب جامع مکتوبات سے ان حضرات کے مختصر حالات تحریر فرمانے کی استدعا کی گئی۔ ممدوح نے نہایت خوشی سے اس کو منظور فرمایا۔ لہذا جا بجا جہاں نام آئے ہیں حاشیہ پر اُن کی مختصر حالات درج کردی ہے۔ اور جن بعض کے حالات معلوم نہ ہوسکے یا ان کے معلوم ہونے پر فہم مضامین موقوف نہ تھا ان کو چھوڑ دیا ہے۔ اور مولانا سعیدالدین صاحب کے حواشی کے ختم پر

المرقومات الامدادیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین رب السموات و رب الارض رب العالمین. وله الکبریاء فی السموات والارض و هو العزیز الحکیم والصلوٰۃ والصلوات الطیبات الزاکیات علی من اختص بالخلق العظیم نبی الرحمۃ وشفیع الامۃ بالمؤمنین رؤف رحیم سیدنا ومولانا محمد سید الاولین سید الاٰخرین علیہ افضل صلوٰۃ المصلین وازکی سلام المسلمین وعلی الہ الطیبین و اصحابہ الغر المیامین وازواجہ امہات المؤمنین وذریتہ الطاہرین اجمعین۔ اللھم اغفرلی ولوالدی ووالدی والدی ولجمیع المؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات الاحیاء منھم والاموات انک مجیب الدعوات برحمتک یا ارحم الراحمین ط

اما بعد خاکسار روسیاہ شرمسار محمد وحید الدین رامپوری عرض

بعد حمد و صلوٰۃ کے خاکسار روسیاہ شرمسار محمد وحید الدین رامپوری

می نماید کہ خطوط حضرت مرشدی
و مولائی ملجائی و ماوائی نیاز مندان
وسیلتنا فی الدارین قبلۂ دین و
ایمان راہ نمائے دارین حافظ
قرآن حضرت حاجی امداد اللہ صاحب
سلمہ اللہ تعالیٰ و ادام فیوضہ کہ
بنام خدامان ارسال یافتہ بود از
ہمہ ہا گرفتہ جمع نمودم و امیدوار
بہبودی گردیدم اللھم بارک لی
ولمن نظر فیہ واجعل خدمتی
ھذہ ذریعۃ للسعادۃ
العظمیٰ ووسیلۃ لمرضاۃ
الشیخ الجلیل الولی المھتدی۔

مکتوب اول

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بعد حمد و صلوٰۃ بخدمت

عرض رسا ہے کہ حضرت مرشدی و
مولائی ملجائی و ماوائی نیازمندان
وسیلتنا فی الدارین قبلۂ دین و
ایمان راہ نمائے دارین حافظ
قرآن حضرت حاجی امداد اللہ صاحب
سلمہ اللہ تعالیٰ و ادام فیوضہ[عہ] کے
والا نامے جو خدام کے نام صادر
ہوئے تھے اُن سب سے لے کر
میں نے جمع کر دئے اور امیدوار فلاح
کا ہوں اے اللہ برکت دے مجھے اور
انکے مطالعہ کرنے والے کو اور میری اس
خدمتکو ذریعہ سعادت عظمیٰ کا اور وسیلہ
شیخ جلیل ولی مہتدی کی مرضی کے حاصل

مکتوب اول

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بعد حمد و صلوٰۃ بخدمت

المعلومات الارشادیۃ علی المرقومات الامدادیۃ

بعد الحمد و الصلوٰۃ و سنہ ۱۳۴۲ھ میں مولانا سعید الدین صاحب رامپوری سلمہ اللہ

عہ تالیف کتاب کے وقت حضرت زندہ تھے ۱۲

بابرکت مقبول دارین مولوی
محمد قاسم[1] صاحب دام ذوقہ وشوقہ
وعرفانہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ واشتیاق ملاقات اضحرائے
شریف باد کتابت سامی رسید
خوشنود ساخت از مضمونش آگاہی
بخشید البتہ بندۂ عاجز[2] رانسبت
خود ہمیں فہمیدن باید کہ آں مقبول
الٰہی بقلم آوردہ اند وفی الواقع دین
وایمان واعتقاد واعمال ابندگان

بابرکت مقبول دارین مولوی محمد قاسم
صاحب دام ذوقہ وشوقہ السلام
علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور اشتیاق
ملاقات واضحر لئے شریف ہو کہ نامہ
عالی پہونچا مسرور کیا مضمون سے
اطلاع ہوئی آپ جیسے مقبول الٰہی
کے جو کچھ حوالۂ قلم کیا ہے۔ ایک
بندۂ عاجز کو اپنی نسبت ایسا ہی
گمان کرنا چاہیئے۔ اگرچہ ایجی ایمان
واعتقاد واعمال کو بہتر اور لائق خیال

---

[1] مراد حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی خلیفہ ارشد حضرت حاجی صاحبؒ وبانی دارالعلوم دیوبند ۱۲ سعید الدین [2] خورشید حسین حضرت مولانا مرحوم کا نام تاریخی ہے ۱۲

(بقیہ صفحہ گذشتہ) تعالیٰ سے ایک معتد بہ ذخیرہ مجموعہ مکتوبات سیدی و مرشدی حضرت مولانا الحاج الشاہ محمد امداد اللہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا بدون کسی اسم کے دستیاب ہوا جو حضرت کے خاص منتسبین کے نام صادر فرمائے گئے ہیں۔ مطالعہ سے معلوم ہوا کہ بعض مقامات کی توضیح موجب ازدیاد فائدہ ہوگی۔ اس لئے یہ توضیحات بطور حواشی کے لکھ کر اصل کو المرقومات الامدادیہ سے اور توضیحات کو المعلومات الارشادیہ علی المرقومات الامدادیہ سے ملقب کرتا ہوں جیسا کہ

اگرچہ باعتقاد و فہم خود خوب می دانیم و شائستہ می انگاریم لیکن ہرگز نعوذ باللہ منہا لائق و سزاوار دربار عالی وقار حضرت کردگار نیست ہرچہ کردہ آید کہ بندہ گندہ شرمندہ را بجز بندگی شائستہ ناشائستہ بہر صورت بحال خستہ و شکستہ و

کرتے ہیں لیکن نعوذ باللہ منہا حضرت کردگار کے دربار عالی وقار کے ہرگز لائق و شایاں نہیں ہے لیکن بندہ گندہ و نادم کے لئے اس سے چارہ نہیں ہے کہ بری بھلی طرح بندگی کرتا رہے۔ بہر صورت اسی شکستہ و خستہ حالت میں

(بقیہ صفحہ گذشتہ) قبل رسالہ صدفوائد اسی رنگ میں لکھا ہے بلکہ اس سے بھی انفع ہے کیونکہ ان مکتوبات کے مخاطبین خواص ہیں تو ان میں علوم بھی خاص ہیں۔ وباللہ التوفیق وہو خیر معین وخیر رفیق۔ کتبہ اشرف علی عفی عنہ

ے سیاق کلام سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ نے از راہ تواضع خدمت تعلیم وتلقین سے کچھ عذر فرمایا ہوگا۔ اس پر یہ ارشاد فرمایا حاصل ارشاد کا یہ ہے کہ اعتقاد تو یہی رکھنا چاہیئے کہ ہم کوئی چیز نہیں لیکن توکلاً علی اللہ باتباع طریق مشائخ کے اس سنت کو جاری رکھنا چاہیئے اور اس مکتوب میں دو مضمون نہایت علمی اور گراں قدر ہیں۔ ایک یہ جملہ "نہ فہمد کہ لائق دربار نیستم" اس قول تک" امیدوار مانند" کا حاصل یہ ہے کہ فی نفسہٖ نا قابل ہونے سے دربار میں غیر مقبول ہونا لازم نہیں کیونکہ مقبولیت کا مدار قابلیت پر نہیں بلکہ محض کرم پر ہے اور کرم قابلیت تامہ کے ساتھ مشروط نہیں دوسرا یہ جملہ "طالب را فرستادہ است" جس کا حاصل یہ ہے کہ خود نا قابلیت اس وقت معقول ہے جب بادی اپنے کو بھیجے (باقی برصفحہ آیندہ)

(باقی برصفحہ آیندہ)

بقصور خود معترف گشتہ بر درگاہ کریم
کارساز پیوستہ افتادہ ماند و نہ فہمد
کہ لایق دربار حضرت سبحانہ تعالیٰ
نیستم **بیت** تو مگو ما را بداں شہ
بار نیست + با کریماں کارہا دشوار
نیست + بلکہ بدست ہمت دامن
رحمت گرفتہ نگذارد و امید وار ماند
اگر ایں چنیں کند امید قوی ہست کہ
ارحم الراحمین بندہ شکستہ خود را

اپنی کوتاہی کے اقرار کے ساتھ
درگاہ کریم کارساز پر ہمیشہ پڑا
رہے اور یہ نہ خیال کرے کہ میں
سبحانہ تعالیٰ کے دربار کے لائق نہیں
ہوں **بیت** تو مگو ما را بداں شہ
بار نیست + با کریماں کارہا دشوار
نیست + بلکہ ہمت کے ہاتھ سے
رحمت کے دامن کو چھوڑے اور امیدوار
رہے اگر اسی طرح کرتا رہے تو امید

(بقیہ صفحہ گذشتہ) اور ہادی ہونے کی قابلیت نہ دیکھ کر عذر کرے اور اگر
ہادی ہونے کی نسبت اپنے سے قطع کرکے حق تعالیٰ کو ہادی سمجھے اور یہ خیال کرے
کہ جب اُسی نے اس کو بھیجا ہے تو وہ خود ہدایت کی کفالت فرما دیں گے تو عذر کے کوئی
معنی نہیں اور گو حق تعالیٰ بلا سبب بھی ہدایت پر قادر ہیں مگر عادت اُن کی ہدایت کے
باب میں یہی ہے کہ فی الجملہ اُس کا کوئی سبب پیدا کر دیتے ہیں خواہ قوی ہو یا ضعیف
ہو پس اگر یہ شخص قابلیت تامہ نہیں رکھتا تو اس کا انتہائی اثر یہ ہوگا کہ سبب قوی نہیں
ہے اور سبب کا قوی ہونا خود شرط نہیں البتہ تعیین سبب میں ہر شخص کی رائے معتبر نہیں
بلکہ کسی ناقد بصیر کی رائے شرط ہے کیونکہ یہ بھی ایک عادت اللہ ہے اور راز اس کا یہ ہے
کہ جسکو ناقد بصیر نے تجویز کیا ہو وہ فی الواقع سبب ہے [illegible] قوی نہ ضعیف ا
سبب مرتب نہیں ہوتا الا نادراً [illegible]

نخواہد گذاشت زیرا کہ تعالیٰ از عبد
خود بجز شکستگی و خستگی نمی خواہد۔
چنانچہ قولہ **ابیات** من نگردم پاک
از تسبیح شاں + پاک ہم ایشاں
شوند و دُر فشاں + چند ازیں الفاظ
و اضمار و مجاز + سوز خواہم سوز با آں
سوز ساز + غرض کہ در درگاہ بے
نیاز جز نیاز و تضرع راہ نیست
زیادہ ازیں تکلف نمودن است کہ
بفضلہ آں عزیز عالم و عاقل اند الغرض
بفضل کریم کارساز نمودہ و سنت
پیران و پیشوایان خود دانستہ ہر کدام
کہ طالب صادق آید ہر چہ از بزرگان
رسیدہ است و نیز از کتاب ارشاد
الطالبین و جواہر خمسہ و رسالہ مکیہ
کہ در آں اشغال خاندان ما یاد است
گرفتہ مناسب حال و استعداد او
تعلیم نمایند و دریغ ندارند آیندہ
[illegible] نمودہ کہ طالب

قوی ہے کہ ارحم الراحمین اپنے بندہ
شکستہ کو نہ چھوڑے گا۔ کیونکہ
خداوند تعالیٰ اپنے بندہ سے بجز
شکستگی و خستگی کے کچھ نہیں چاہتے
چنانچہ (عارف رومی) کا قول ہے۔
ابیات من نگردم پاک از تسبیح
شاں + پاک ہم ایشاں شوند و
درفشاں + چند ازیں الفاظ و اضمار
و مجاز + سوز خواہم سوز با آں سوز
ساز + غرض اُن کی درگاہ بے نیاز
میں بجز تضرع و زاری کے کوئی کامیابی
کا طریقہ نہیں اس سے زیادہ عرض کرنا
تکلف ہے کیونکہ آنعزیز بفضلہ عالم
و عاقل ہیں۔ الغرض کریم کارساز پر
نظر کرکے اور اپنے پیروں اور پیشواؤں
کا طریقہ سمجھ کر جو کچھ آپکو بزرگوں سے
پہنچا ہے اور نیز کتاب ارشاد الطالبین
و جواہر خمسہ و رسالہ مکیہ کہ ان میں ہمارے
خاندان کے اشغال ہیں لیکر جو طالب

فرستادہ است خود فائدہ وہدایت
وتوفیق خواہد بخشید واز حال
مولوی صاحب زود زود مشغول[۵۱] میباشند کہ ہر وقت طبع احقر متعلق
بالصوب است او تعالیٰ جلد فضل
خود کند واز ابتلا رہا سازد آمین
بخدمت بابرکت برگزیدہ کونین مقبول
دارین عزیزم مولوی محمد یعقوب[۵۲]
صاحب بعد سلام ودعا سے
خیر واشتیاق ملاقات مضمون
واحد تصور فرمایند کہ بہ سبب
پریشانیٔ طبع خط علیحدہ نہ نوشتہ
ام معاف دارند۔

صادق آئے اس کے مناسب حال
واستعداد تعلیم سے مضائقہ نہ کریں
اور آئندہ جس ہادی اور نافع بیاں
نے طالب کو بھیجا ہے۔ خود وہی فائدہ
وہدایت وتوفیق بخشیں گے اور مولوی
صاحب کا حال جلد جلد لکھتے رہیں
کہ ہر وقت احقر کی طبیعت اس سے
متعلق رہتی ہے۔ خداوند تعالیٰ جلد
اپنا فضل کرے اور آزمائش سے
نجات دے آمین۔ بخدمت بابرکت
برگزیدۂ کونین مقبول دارین عزیزم
مولوی محمد یعقوب صاحب بعد سلام
ودعائے خیر واشتیاق ملاقات مضمون
واحد تصور فرمائیں کیونکہ پریشانیٔ طبع
سے علیحدہ خط نہ لکھ سکا معاف کریں۔

---

۵۰ ایں کلامی در اصل داخل ست بر باشند ایں قسم تصرفات در لسان شائع است ۱۲

۵۱ مراد حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی ہیں۔ اس زمانہ میں حضرت مولانا ممدوح علیل تھے ۱۲ سعید الدین ۵۲ مراد حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی خلیفہ ارشد حضرت حاجی صاحب رح ومدرس اول دار العلوم دیوبند ۱۲ سعید الدین۔

مکتوب دوم بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوٰۃ از دور افتادہ بخدمت
بابرکت برگزیدۂ کونین عزیزم مولوی
خورشید حسین و مقبول عالمین
محمد ضیاء الدین دام شوقہما و ذوقہما و عرفانہما
و پس از تبلیغ مراسم سلام و دعائے خیر
واضح رائے عزیزاں باد کتابت پر ملالت
بعین انتظار رسید طبع احقر را
مکدر گردانید۔ عزیزان من ایں ہمہ
مکروہات و ابتلاء کہ بر دوستان خود می
آید از خوبی ہ شامت اعمال بد ایں مدبر
است باعث آنکہ رابطہ اتحاد

مکتوب دوم بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

دور افتادہ سے بعد حمد و صلوٰۃ بخدمت
بابرکت برگزیدۂ کونین عزیزم مولوی
خورشید حسین مقبول عالمین محمد ضیاء الدین
دام شوقہما و ذوقہما و عرفانہما اور بعد تبلیغ
مراسم سلام و دعائے خیر کے واضح رائے
ہر دو عزیزان کے ہو۔ نامہ غمناک عین
انتظار میں پہونچا جس نے احقر کی طبیعت
کو مکدر کیا۔ عزیزان من یہ تمام مکروہات
اور آزمائش جو اپنے دوستوں پہ آتی ہے
اس کم نصیب کے اعمال بد کی شامت
و خوبی ہے کہ اس نقیر کے ساتھ رابطہ

ہ یعنی طبعاً و استحضار الاعمال کا اسباق نہ کہ عقلاً کیونکہ عارفین ہر تصرف کو رحمت و حکمت
سمجھتے ہیں ہ اللہ اکبر کیا انتہا ہے اس تواضع و انکسار اور اپنے نقائص کے استحضار
کی کہ اگر اپنے دوسرے متعلقین کو کوئی کلفت پہونچے تو اس کو اپنے اعمال کا اثر سمجھیں۔
حضرت کا یہ واقعہ بالکل حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ تعالیٰ کے واقعہ کے مماثل ہے جس کو
شیخ شیرازی نے نقل کیا ہے ہ چنیں یاد دارم کہ سقائے نیل + نکرد آب بر مصر سالے
سبیل + گروہے سوئے کوہساراں شدند + بزاری طلبگار باراں شدند + گرستند
از گریہ جوئے رواں + بیاید مگر گریہ آسماں + بذی النون خبر برد از ایشاں کسے + کہ بر خلق

(باقی بر صفحہ آئندہ)

بایں داآرند **بیت** ہرچہ آید بر تو ایں
رنج ومحن + ایں زیبائی وگستاخی من
آہ ہزار آہ **مصرع** کجا روم چہ کنم حال
دل کرا گویم **بیت** کاشکے ہرگز
نبودے نام من + تانہ بودے جنبش و
آرام من ہ کشتیٔ من کہ بگرداب خطر
افتاد است + دہ چہ بودے کہ رسیدے
بکنارے بارے + العزیز ایں حسن ظن
شماست والا ایں بندۂ گندہ از

اتحاد کا رکھتے ہیں **بیت** ہرچہ آید بر تو
ایں رنج ومحن + ایں زیبائی وگستاخی
من + افسوس ہزار افسوس **مصرع**
کجا روم چہ کنم حال دل کرا گویم **بیت**
کاشکے ہرگز نہ بودے نام من [illegible]
جنبش وآرام من ہ کشتیٔ من [illegible]
خطر افتاد است + دہ چہ بودے [illegible]
رسیدے بکنارے بارے + العزیز [illegible]
تمہارا حسن ظن ہے ورنہ یہ بندہ گندہ [illegible]

(بقیہ مضمون صفحہ گذشتہ) رنج سست وسختی بسے زو ماندگاں را دعا [illegible] کہ قبول
رار دنباشد سخن + شنیدم کہ ذو النون بمدین گریخت + بسے برنیامد کہ باراں بریخت
(الی قولہ) پس رسید از وعارفے در نہفت + چہ حکمت دریں رفتنت بود گفت [illegible]
کہ بر مرغ و مور و دداں + شود تنگ روزی ز فعل بداں + دریں کشور اندیشہ کردم بسے
پریشاں تر از خود نہ دیدم کسے + برفتم مبادا کہ از شر من + ببندد در خیر [illegible]
اسی مماثلت بالسلف کی بنا پر حضرت مولانا مظفر حسین صاحب رحمۃ اللہ
تعالیٰ کاندھلوی نے فرمایا تھا کہ حضرت حاجی صاحب آج کل کے بزرگوں
میں سے نہیں ہیں بلکہ بزرگان سلف سے ہیں۔ مجھ سے یہ روایت
محمد علی خاں صاحب جلال آبادی مرحوم نے کی ہے۔ اور انہوں نے
مولانا سے سنا ہے۔ ؎ اشارہ بجانب خود فرمودہ اند۔

کردہ خود شرمندہ چہ کہ **مصرع**
از خویشتن گم ست کرا رہبری کند+
بحال خود مبتلا ست **شعر** نے اہل
صلاحیم نہ مستانِ خرابات + اینجا
آنجا وچہ قومیم وکجائیم+ العزیز
مالک الملک ارحم الراحمین اکرم الاکرمین
بندگان خود را مفت رائگاں نمی
کنند ہلاک نمی سازد۔ اگرچہ بنظر
ظاہر بیناں کم حوصلہ در رنج و
ابتلا مبتلا می باشند و بمعنی خیمہ
انبساط باعلی علیین می زدند **شعر**
گرچہ درد انہ بہادن کو فتند+ نور
چشم و دل شد و بیند بلند گندمے
را زیر خاک انداختن + پس
از خاکش خوشہ ہا بر ساختن۔
شہبازاں و شیراں را بستہ و زنجیر
می کنند نہ بوم و شغال را **شعر**
عار نبود شیر را از سلسلہ+ نیست
مارا از قضا رحق گلہ+ شیر را

اپنے کرداروں سے شرمندہ ہے
کیونکہ **مصرع** از خویشتن گم ست
کرا رہبری کند+ اور اپنی ہی حالت
میں مبتلا ہے **شعر** نے اہل صلاحیم نہ
مستانِ خرابات + اینجا و نہ آنجا وچہ
قومیم وکجائیم + العزیز مالک الملک
ارحم الراحمین اکرم الاکرمین اپنے
بندوں کو مفت رائیگاں اور ہلاک
نہیں کرتا ہے۔ اگرچہ ظاہر میں کم حوصلہ
کی نظر میں رنج و آزمائش میں مبتلا
ہوتے ہیں مگر اُن کے سرور و انبساط
کا خیمہ اعلیٰ علیین پر لگا ہوا ہے۔
شعر گرچہ درد انہ بہادن کو فتند+
نور چشم و دل شد و بیند بلند+
گندمے را زیرِ خاک انداختن + پس
ز خاکش خوشہ ہا بر ساختن۔ شیروں
اور شہبازوں کو ہی زنجیر اور پنجرے
میں بند کرتے ہیں نہ کہ الو اور گیدڑ کو
شعر عار نبود شیر را از سلسلہ+

برگردن از زنجیر بود + بر ہمہ زنجیر
سازاں میر بود۔ الحمدللہ آفریں
برعزیز دلم و راح روحم آرے
مردان خدا ہم چنیں می باشند
کہ در رنج و تلف چناں شاد اند
کہ با قبال و شرف زیرا کہ ہر دم
و ہر آن جویائے رضار مولا می
باشند و از خودی خود دور می مانند
شعر حکم حق را بر سر و رد می نہند +
حفظ فکر خویش یکسو می نہند۔
جزاہ اللہ خیرا لجزاء او تعالیٰ
ثابت قدم و مردانہ دارد آمین
عزیزان من خاطر جمع دارید۔
وہراساں و ناامید نہ شوید نظر
بخدا دارید۔ دعا کردہ باشید
امید از بارگاہ ارحم الراحمین
واکرم الاکرمین وغیاث المستغیثین
کہ بر بندگان خود شفیق تر و مہربان
تر از صد پدر و مادر ست چنانست

نیست مارا از قضا رحق گلہ۔ شیر را
برگردن از زنجیر بود + بر ہمہ زنجیر
سازاں میر بود۔ الحمدللہ آفریں
ہے میرے عزیز دلی اور راحت
روح پر۔ مردان خدا ایسے ہی ہوتے
ہیں کہ رنج ومصیبت میں ایسے
ہی مسرور رہتے ہیں جیسے کہ اقبال
وشرف کے زمانہ میں اس لئے کہ
ہر آن و ہر دم رضائے مولیٰ کے
متلاشی رہتے ہیں اور اپنی خودی
سے دور رہتے ہیں۔ شعر حکم حق را
بر سر و رو می نہند + حفظ فکر خویش
یکسو می نہند ۔ خدا تعالیٰ انکو جزائے
خیر دے اور ثابت قدم و مردانہ رکھے
آمین۔ عزیزان من خاطر جمع رکھو اور
ہراساں و ناامید نہو اور خدا پہ
نظر رکھو۔ دعا کرتے رہو۔ بارگاہ
ارحم الراحمین و اکرم الاکرمین و
غیاث المستغیثین سے جو اپنے بندوں

کہ عزیز دلم و راح و روحم
با یمن عنایت بیغایت خود از
ابتلاء رہائی دہد و معاندان
و حاسدان و بدخواہاں ادرا
نادم و پشیمان سازد و عاجزان
و غمزدگان را از وفور رحمت
خود شادان و فرحاں کناد۔
آمین یارب العالمین عاقبت
و انجام بخیر باد بحرمت النبی
و آلہ الامجاد۔

مکتوب تیسرا بسم اللہ الرحمٰن
الرحیم۔ بخدمت مولوی خورشید حسین
صاحب واضح باد اگرچہ ایں رُو
سیاہ گمراہ ہم سزاوار ایں امر عظیم
نیست مگر امتثال امر بزرگاں
نمودہ اخذ بیعت تبرکاً میکند۔
لہذا آں برگزیدۂ کونین را نیز
بطوریکہ ایں مدبر را از بزرگان خود
اجازت اخذ بیعت است اجازت

پر سو ماں باپ سے زیادہ شفیق و
مہربان ہے۔ ایسی امید ہے کہ میرے
دلی عزیز و راحت روح کو اپنی بے انتہا
عنایت کی برکت سے آزمائش سے
نجات دیگا اور دشمن و حاسدوں و
بدخواہوں کو نادم و پشیمان کریگا اور
ہم عاجزوں اور غمزدوں کو اپنی کثیر
رحمت سے شاداں و مسرور کریگا۔
آمین یارب العالمین بحرمتہ النبی و
آلہ الامجاد عاقبت و انجام بخیر ہو۔

مکتوب تیسرا بسم اللہ الرحمٰن
الرحیم۔ بخدمت مولوی خورشید حسین
صاحب واضح ہو اگرچہ یہ روسیاہ و گمراہ
اس امر عظیم کا لائق نہیں ہے مگر بزرگوں
کے تعمیل ارشاد کے لحاظ سے تبرکاً
بیعت کرلیتا ہے۔ لہذا آپ برگزیدۂ کونین
کو بھی اس طریق سے کہ اس کم نصیب
کو اپنے بزرگوں سے اجازت
بیعت لینے کی ہے، اجازت دی

داده می آید مناسب که هر کدام کس
طالب که رجوع نماید اخذ بیعت نموده
تعلیم نام خدا نمایند هرگز انکار نکنند
ہدایت[۵] کننده ہادی مطلق است آنرا
که خواہد فرستاد ہدایت ہم خواہد کرد۔

مکتوب چہارم بسم اللہ الرحمٰن
الرحیم۔ بعد حمد وصلوٰۃ بخدمت
بابرکت سعید دارین مقبول کونین
مولوی محمد یعقوب صاحب زاد
اللہ شوقہ وذوقہ وعرفانہ۔ پس
از تبلیغ مراسم سلام مسنون و
اشتیاق مشحون **بیت** اے غائب
از نظر کہ شدی ہمنشیں دل +
میگویمت دعا وثنا می فرستمت۔
واضح اے عزیز باد۔ بندہ بہرحال
کہ دارندہ دارد خوش وخرم است
شعر ناخوش او خوش بود در جان من
جاں فدائے یار دل رنجان من

جاتی ہے۔ مناسب ہے کہ جو
طالب رجوع کرے بیعت لے کر
خدا کے نام کی تعلیم کریں اور
ہرگز انکار نہ کریں ہدایت کرنے والا
ہادی مطلق ہے جو بھیجیگا وہی ہدایت کریگا۔

مکتوب چہارم۔ بسم اللہ الرحمٰن
الرحیم۔ بعد حمد وصلوٰۃ۔ بخدمت
بابرکت سعید دارین مقبول کونین
مولوی محمد یعقوب صاحب زاد
اللہ شوقہ وذوقہ وعرفانہ۔ بعد از
ادائے مراسم سلام مسنون واشتیاق
کثیر **بیت** اے غائب از نظر
کہ شدی ہمنشیں دل + میگویمت
دعا وثنا می فرستمت۔ واضح رائے
آنعزیز کے ہو کہ بندہ جس حال میں
کہ حق تعالیٰ رکھیں خوش وخرم ہے۔
شعر ناخوش او خوش بود در جان من
جاں فدائے یار دل رنجان من

---

۵ یہ ایسا ہی مضمون ہے جیسا مکتوب اول میں مذکور ہوا اس جملہ میں (طالب را فرستادہ است)

عاشقم بر رنج خویش و درد خویش
بہر خوشنودیٔ شاہ فرد خویش
مکتوب محبت اسلوب رسید نارِ
اشتیاق دو بالا گردید۔ شعر خرم
آں روز کہ از یار پیامے برسد
تا دل غمزدہ یک لحظہ بکامے برسد
عجبے نیست اگر زندہ شود جان عزیز
چو ازاں یار جدا ماندہ سلامے برسد
فی الواقع آں عزیز بہ تمیز را از
راہ حسن ظن بہ نسبت ایں بدبخت
ہمیں خوش عقیدت است کہ زیر
قلم آوردہ اند۔ اگرچہ ایں مدبر زوسیاہ
سزاوار نسبت مگر آرے بسیار
طالبانِ خدا بحسن ظن عقیدت خود
بمرتبہ رسیدند کہ مرشداں را از

عاشقم بر رنج و درد خویش
بہر خوشنودیٔ شاہ فرد خویش
نامہ محبت شمامہ پہونچا جس سے
آتش اشتیاق اور تیز ہو گئی شعر
خورم آں روز کہ از یار پیامے برسد
تا دل غمزدہ یک لحظہ بکامے برسد
عجبے نیست اگر زندہ شود جان عزیز
چو ازاں یار جدا ماندہ سلامے برسد
حقیقۃً عزیز با تمیز کو اس کم نصیب
کی نسبت ایسی ہی خوش اعتقادی
ہے جیسے کہ حوالۂ قلم کیا ہے۔ اگرچہ
یہ کم نصیب روسیاہ اس قابل
نہیں ہے مگر کثیر طالبین خدا اسی
حسن ظن کی وجہ سے ایسے مرتبہ
پہ فائز ہو گئے کہ مرشد بھی اس

ع ۵ اس میں ایک شرط بھی ہے کہ مرشد صاحب طریق صحیح ہو اور نیز صاحب تعلیم صحیح ہو گو بعض مقامات عالیہ تک نہ پہونچا ہو۔ اور اگر طریق یا تعلیم بھی صحیح نہ ہو تو اس صورت میں عادۃً تو طالب کی محرومی ہی غالب ہے لیکن اگر بطور خرق عادت واصل ہو جائے تو یہ شاذ ہے۔

آں مقام بادے ہم نرسیدہ عجب نیست کہ اگر آں عزیز باین نیک عقیدتی بمقصود رسند۔ سابق ازیں میخواست^۵ کہ چندیں یاران موافقت جمع شوند و تکرار حال وقال سلوک نمایند کہ رفتہ رفتہ ازیں قیل وقال بحال گرایند و بمقصود خود برسند شعر

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد
بسا کیں دولت از گفتار خیزد

مگرچہ کردہ آید کہ بندہ مجبور بعجز

مقام تک نہیں پہونچے۔ عجب نہیں کہ آں عزیز بھی اپنی حسن عقیدت سے مقصود پر پہونچ جائیں۔ اس سے پہلے چاہتا تھا کہ چند احباب ہم مذاق جمع ہوکر سلوک کے حال وقال کا مذاکرہ کریں کہ رفتہ رفتہ یہ قیل وقال حال سے بدل جائے اور مقصود پر پہونچیں شعر

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد
بسا کیں دولت از گفتار خیزد

مگر کیا کیا جاوے کہ بندہ مجبور ہے

---

۵ یہ بھی ایک طریق ہے ترقی نسبت کا مثل دیگر طرق اذکار و اشغال وصحبت اہل احوال و اشتغال مطالعہ اقوال و احوال اہل کمال کے بشرطیکہ نیت خالص ہو۔ شہرت و اظہار مقصود نہ ہو۔ آگے اس قول سے کہ مگرچہ کردہ آید الخ معلوم ہوتا ہے کہ اس کا وقوع نہیں ہوا یا بعض مفاسد کے احتمال سے رائے بدل گئی اور آج کل یہ مفاسد توجہ متعارف اور ذکر مع الحلقہ میں مشاہد ہیں اور اس کے بعد اس عبارت میں کہ تاہم طالب را باید الخ دلالت ہے کہ وصول الی المقصود طرق مذکور میں منحصر نہیں بلکہ ایک طریق طلب ومجاہدہ واستقامت واستدامت بھی ہے۔ بلکہ اصل طریق یہی ہے دوسرے طرق محض معین کے درجہ میں ہیں۔

تہمت اختیار چیزے نیست **شعر**
ما ہمہ شیراں ولے شیر علم
حملہ شاں از باد باشد دمبدم
یفعل اللہ ما یشاء ویحکم
ما یرید و پریشان است چہ کند
می نالد و می گوید **شعر** - اے رفیقاں
راہ ہا را بستہ یار + آہوئے لنگیم
او شیر شکار + جز کہ تسلیم و رضا
چہ چارۂ + درکف شیر نر خونخوارۂ
اے عزیز تاہم طالب صادق
را باید کہ در طلب مطلوب خود
مردانہ وار سرگرم و پرجوش باشد
یکدم آرام نگیرد بقول عاشق **شعر**
یابم اورا یا نیابم جستجوئے میکنم
حاصل آید یا نیاید آرزوئے میکنم
رازہائے دل بیاں سازم بہ پیش
یار خود + بشنود یا نشنود من
گفتگوئے میکنم - اگر ایں چنیں
باشد از کرم عمیم او امید

بجز تہمت اختیار کے کچھ نہیں ہے **شعر**
ما ہمہ شیراں ولے شیر علم
حملہ شاں از باد باشد دمبدم
حق تعالیٰ جو چاہتے ہیں وہ کرتے
ہیں اور جو ارادہ کرتے ہیں وہی
حکم کرتے ہیں۔ بندہ پریشان ہے
کہ کیا کرے روتا ہے اور کہتا ہے
شعر اے رفیقاں راہ ہا را بستہ یار +
آہوئے لنگیم او شیر شکار + جز کہ تسلیم
و رضا چہ چارۂ + درکف شیر نر
خونخوارۂ - اے عزیز تاہم طالب
صادق کو چاہیئے کہ اپنے مطلوب
کی طلب میں مردانہ وار سرگرم و
پرجوش رہے ایک دم آرام نہ لے
بقول عاشق **شعر** یابم اورا یا نیابم
جستجوئے میکنم + حاصل آید یا نیاید
آرزوئے میکنم۔ رازہائے دل بیاں سازم
بہ پیش یار خود + بشنود یا نشنود
من گفتگوئے میکنم - اگر ایسا ہو تو

قوی است کہ طالب خود را محروم
نخواہد گذاشت **شعر** سایۂ حق
بر سر بندہ بود + عاقبت جویندہ
یابندہ بود* گفت پیغمبر کہ چوں
کوبی درے + عاقبت ز ال
در بروں آید سرے + چوں نشینی
بر سر کوے سرے + عاقبت بینی تو
ہم روئے کسے ۔ لا تقنطوا من
رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب
جمیعا انہ ہو الغفور الرحیم۔
عزیز مولوی خورشید حسین را کہ
خورشید حقیقی است از بندہ بطوریکہ
مرا از بزرگان خود اجازت بیعت
است ہم اجازت اخذ بیعت و تعلیم
است ہر کہ خواہد از او شاں بیعت
نمودہ استفادہ نمایند و نیز خط اسمی
شان بموجب درخواست آں صاحب

تو اس کے عام کرم سے امید قوی
ہے کہ اپنے طالب کو محروم نہ چھوڑیگا۔
شعر سایۂ حق بر سر بندہ بود +
عاقبت جویندہ یابندہ بود* گفت
پیغمبر کہ چوں کوبی درے + عاقبت
زاں در بروں آید سرے ۔ چوں نشینی
بر سر کوے سرے + عاقبت بینی تو
ہم روئے کسے ۔ لا تقنطوا من
رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر
الذنوب جمیعا انہ ہو الغفور
الرحیم۔ عزیز مولوی خورشید حسین
کو کہ خورشید حقیقی ہیں بندہ کی طرف
سے اسی طرح اجازت بیعت و تعلیم
کی ہے جس طرح کہ بندہ کو اپنے بزرگوں
سے ہے جو چاہے اُن سے بیعت
کرکے استفادہ کرے۔ نیز ایک خط
اُن کے نام آپ کی درخواست کے موافق

---

۵۷ ؎ محاورات خطیہ میں اشارہ مکتوب الیہ کی طرف ہوتا ہے۔ مولانا خورشید حسین صاحب (کہ تاریخی نام ہے حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا) اس کے

در مقدمہ اجازت اخذ بیعت نوشتہ
شد خواہد رسید انشاء اللہ تعالے
صاحب موصوف انکار نخواہد نمود۔
امید از اکرم الاکرمین قوی ست کہ
فیضان بسیار خواہد شد عاقبت
بخیر باد۔

اخذ بیعت کے متعلق لکھا گیا ہے۔
انشاء اللہ پہونچے گا۔ صاحب
موصوف انکار نہ کریں گے۔ اکرم
الاکرمین سے امید قوی ہے
کہ بہت فیضان ہوگا۔ عاقبت
بخیر ہو۔

مکتوب پنجم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔
از فقیر عبد الکریم عہ عزیز القدر عالی
مرتبت مولوی محمد قاسم زاد شوقہ و
ذوقہ باللہ تعالیٰ۔ بعد سلام مسنون

مکتوب پنجم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم
طرف سے فقیر عبد الکریم کی عزیز القدر
عالی مرتبت مولوی محمد قاسم زاد شوقہ و
ذوقہ باللہ تعالیٰ کو بعد سلام مسنون

(بقیہ مضمون صفحہ گذشتہ) مشار الیہ نہیں۔ پس مولانا کی خواہش کا ایہام نہ کیا جاوے۔ مکتوب اول کے شروع ہی میں مولانا کی معذرت کا مضمون مذکور ہے پس مراد آں صاحب سے مولانا محمد یعقوب صاحب ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت حاجی صاحب سے بُعد مکانی کے سبب مولانا محمد یعقوب صاحب نے عرض کیا ہوگا کہ آپ تک تو ہم لوگوں کا پہونچنا مشکل ہے۔ اگر مولانا محمد قاسم صاحب کو حکم ہو جاوے تو طالبین کو تربیت میں سہولت ہو۔ یہ اس درخواست کی منظوری ہے اور اس سے ان اکابر کی شان خیر خواہی و رحماء بینھم کی ظاہر ہوتی ہے نہ کہ رسمی سلاسل کی طرح کہ پیر بھائیوں میں زیادہ تحاسد و تباغض ہوتا ہے عہ یہ بھی ایک نام ہے حضرت رح کا بعض مصالح وقتیہ سے اس کا اختیار فرمایا۔

اشتیاق مشحون مشہود فرمایند
دو مکاتبہ بہجت طراز آں
عزیز القلوب کہ آخریں ہر دو
مورخہ پانزدہم رجب بود سومی
بدست مولوی رشید احمد گنگوہی
ہمہ مملو بدرد و سوز رسید طبع
را فرحت افزود تا ابد ہم چنیں
بادو ہل من مزید باد عزیزم دریں[ع۵]
راہ جز درد نایافت و حسرت
حرماں ہیچ نمی سراید چہ نایافت
صورت نیستی دارد وانچہ یافت
دارد صورت ہستی دارد وہستی بلائے
سالک است ونیستی موجب
ثمرات بیغایات پس بریں درد
نایافت مانند تا زید و بکار خود باید
کار خلق حسب اجازت مشائخ
باید کشود ما و شما وسیلہ بیش نیستم
مالک تعالیٰ خود کار ممالک خود میکند
وسائط را بہانہ نہادہ و

اشتیاق مشحون کے ملاحظہ فرمائیں
دو خط مسرت نشان عزیز القلوب
کے پہونچے جو مورخہ ۱۵ رجب کے
تھے تیسرا خط مولوی رشید احمد
گنگوہی کے ہاتھ جو درد و سوز سے بھرا
ہوا تھا پہونچا طبع کو مسرور کیا ہمیشہ
ایسا ہی ہل من مزید رہے۔ عزیز
من اس راہ میں سوائے درد ناکامیابی
و حسرت حرماں کے کچھ لائق نہیں ہے
کیونکہ یہ نایافت صورت نیستی ہے اور
یافت و کامیابی کا ادعا ہستی کی صورت
ہے اور ہستی سالک کے لئے بلا ہے
اور نیستی بے انتہا ثمرات کا باعث
پس جب تک زندگی ہے۔ اسی درد
نایافت میں بسر کرے اور کام میں
مشغول رہے اور حسب اجازت
مشائخ مخلوق کی خدمت کرے ہم اور
تم وسیلہ سے زیادہ نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ
انہیں وسائط کے بہانہ سے اپنے فیضان

ع۵ یہ فنا ہے اس لئے مطلوب ہے۔

رد پوشش فیضان خود کردہ واللہ تعالیٰ معنا و معکم و انچہ در باب رفتن[۵] کاندھلہ بے طلب مولوی نور الحسن صاحب نبشتہ اند بریں امر ہیچ تردد و خیال را بدل خود راہ ندہند فقیر را ازاں عزیز خصوصاً ہیچ وجہ ملال نیست و برائے ضعف دماغ خود خوشی فقیر آنکہ چیزے چیزے تدبیر کردہ مانند و نظر و اعتماد بر شافیٔ حقیقی دارند و نزد مشائخ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین برابر استقامت کمتر دیگرے نشئے بود پس انچہ لشما حوالہ شدہ است التزام بر و اسلم اھم است پس انچہ شاغل از آں است بالکلیہ بدو بار نیافت لہذا نوکری

کو چھپا کر اپنے مالک کا خود انتظام کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہمارے تمہارے ساتھ ہے اور جو کچھ آپ نے بلا طلب مولوی نور الحسن صاحب کے کاندھلہ جانے کے متعلق لکھا ہے اس میں کسی طرح کا تردد اور خیال اپنے دل میں نہ لائیں۔ فقیر کو آن عزیز سے خصوصاً کسی قسم کا ملال نہیں ہے۔ اور اپنے ضعف دماغ کے لئے خوشی فقیر کی یہ ہے کچھ تدبیر کریں اور نظر بھروسہ شافیٔ حقیقی پر رکھیں مشائخ کرام کے نزدیک استقامت کی برابر کوئی چیز کم ہے۔ پس جو چیز تمہارے حوالہ ہے اس پر التزام مناسب ہے اور جو چیز اس سے مانع ہو اس کو بالکلیہ ترک کرنا چاہیئے اسلئے ملازمت

---

[۵] یہ مضمون کسی قصہ کے متعلق ہے جو معلوم نہیں۔

[۶] اس سے حضرت رح کی شان حکیمانہ ظاہر ہے کہ روح کے ساتھ جسد کی حفاظت بھی ضروری فرماتے ہیں اس تعلق کی بناء پر جو روح کو جسد کے ساتھ ہے۔

مطبع خوب نمی پندارم کہ از صبح
تا شام ہمہ تن مصروفیت بسے
باشد۔ اگر نوکری معلمی بود چہ خوش
است۔ اول سنت سیدی وشیخی
قدس سرہ است۔ مع ہذا شغل او
نہ چناں شغل است کہ از و باید
ہراسید۔ پس اگر چنیں کار بدست
آید۔ چنانچہ در خط سابق خود
نوشتہ بودند بلا توقف قبول فرمایند
کہ ہم کار خود از دست نمی رود و
ہم رضاء والدین و انجاح ضرورت

کی نوکری کو اچھا نہیں سمجھتا ہوں۔
کہ صبح وشام ہمہ تن اس میں
مصروفیت رہتی ہے اور اگر معلمی
کی نوکری ہو تو کیا اچھا ہو کہ سنت
سیدی وشیخی قدس سرہ کی ہے
اور باوجود اس کے شغل اس کا
(معلمی کا) بھی ایسا شغل نہیں ہے کہ
اس سے خوف کیا جائے پس اگر ایسی
کام نکلتا ہو جیسا کہ اپنے سابق خط میں
تحریر کیا ہے بلا تامل قبول فرمائیں کہ اپنا
کام بھی ہاتھ سے نہ جائے اور نیز رضائے

ف اس میں تنبیہ ہے کہ اسباب معاش کا اختیار کرنا منافی طریق نہیں مگر اس میں
بھی اس کی رعایت مناسب ہے کہ حتی الامکان ایسے اسباب ہوں جو مانع مشغولی
طریق سے نہ ہوں نیز اس میں ترجیح ہے معلمی کی دوسرے اسباب معاش پر جس میں عام
اور مشترک وجہ ترجیح کی اس قول میں مذکور ہے کہ شغل او نہ چناں شغل است
اور دوسرے اپنے سلسلہ والوں کے لئے وجہ ترجیح کی وہ ہے جو اس قول مذکور
ہے سنت سیدی وشیخی الخ اور مطلق وجہ اختیار اسباب کی اس قول
میں ہے انجاح ضرورت خود ست اور بعض کے اعتبار سے یہ ہے۔ ہم
رضاء والدین الخ

خود است پس از فقیر اجازت

مکتوب ششم بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی شعر تو مگو مارا بدال
شہ بار نیست + با کریماں کارہا
دشوار نیست - اما بعد از فقیر حقیر
مدبر گمراہ مشہور بامداد اللہ بخدمت
بابرکت عزیزم مولوی محمد یعقوب
صاحب دام ذوقہ وشوقہ و عرفانہ
سلام شوق و اشتیاق ملاقات
مطالعہ نمایند مکتوب مملو باضطرار
و بیقراری طول طویل مولوی رشید احمد
صاحب رسانید دید و روز اتفاق
مطالعش تمام گردید خوشنود ساخت
عزیز من ایں کمبخت ؎ بدنصیب ماتم و
مصیبت خود میدارد کہ عمر طبعی
بآخر رسید و روئے مقصود نہ دید۔

والدین اور حاجت روائی بھی
ہے پس فقیر کی طرف سے اجازت ہے۔

مکتوب چھٹا بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی شعر تو مگو مارا بداں شہ
بار نیست + با کریماں کارہا دشوار
نیست - اما بعد طرف سے فقیر حقیر
کم نصیب گمراہ مشہور بامداد اللہ کے
بخدمت بابرکت عزیزم مولوی محمد یعقوب
صاحب دام ذوقہ وشوقہ و عرفانہ
سلام شوق و اشتیاق ملاقات
کے بعد مطالعہ کریں۔ مولوی رشید احمد
صاحب نے تمہارا ایک طول طویل خط
جو اضطرار و بیقراری سے مملو تھا پہونچایا
اور دو دن میں اسکے مطالعہ سے فارغ
ہوا مسرور کیا۔ عزیز من یہ کمبخت و بدنصیب
اپنی مصیبت و ماتم رکھتا ہے کہ عمر طبعی
کو پہونچ گیا اور روئے مقصود نظر نہ آیا۔

ف۵ یہ الفاظ پڑھ کر میرے بدن میں سناٹا نکل گیا کہ اللہ اللہ واصلین و کاملین کا یہ حال ہے - تا بامثال ما یاں چہ رسد۔

شعر کارم بدورِ چرخ بساماں نمی رسد
خوں شد دلم ز درد بدرماں نمی رسد
ہیہات ہیہات **مصرع** او خویشتن
گم است کراہبری کند۔ اگر کسے از
یاراں ایں گمراہ چیزے یافت
بحسن اعتقاد خود دریافت نہ از
من مدبر چہ آنکہ من آنم کہ من دانم
عزیز من طالب حق مردانہ باید
و ہمت راپست نہ نماید و ناامید
نشود **شعر** ناامیدی را خدا
گردن زدہ است + چوں گنہ
مانند طاعت آمدہ است ۔ از کوشش و
جہد دست نباید داخصوصًا در
ایام قبض کہ جہاد اکبر ہمیں است ۔
اگر طالب منقبض بحدے شود کہ از و
بجز حیرانی و سرگردانی ہیچ نشود باید
کہ در آخر شب از آب سرد غسل
کند اگر نتواند وضو کند در مکانے خالی
و تاریک اول دو رکعت نماز نفل در

شعر کارم بدورِ چرخ بساماں نمی رسد
خوں شد دلم ز درد بدرماں نمی رسد
ہیہات ہیہات **مصرع** او خویشتن
گم است کراہبری کند۔ **جو کچھ بھی**
اس گمراہ کے یاروں نے پایا اپنے
حسن اعتقاد سے پایا نہ مجھ بدنصیب سے
کیونکہ میں جو کچھ ہوں جانتا ہوں عزیز
من طالب حق کو مردانہ رہنا چاہیئے۔
اور پست ہمت و ناامید نہ ہونا چاہیے
شعر ناامیدی را خدا
گردن زدہ است + چوں گنہ مانند
طاعت آمدہ است ۔ کوشش و جہد سے
فارغ نہ ہونا چاہیئے خصوصًا ایام قبض
میں کہ جہاد اکبر یہی ہے ۔ اگر طالب
اس حد تک منقبض ہو جائے کہ بجز
حیرانی و سرگردانی کچھ نہ ہو تو مناسب
ہے کہ آخر شب میں غسل کرے اور
ممکن نہ ہو تو وضو کرے اور کسی تاریک
اور خالی مکان میں اول دو رکعت نماز

اول رکعت بعد فاتحہ سورۃ انا فتحنا و در دوم
رکعت سورۃ اذا جاء خوانده بعده
باخضوع وخشوع وعجز و انکسار
توبہ واستغفار نماید ایں دعا را
بحضور قلب بار بار تکرار کند یا
غیاث المستغیثین اغثنی
ویا ارحم الراحمین ارحمنی
و درود بخواند۔ بعد ازاں بذکر جہر
باشرائط مشغول شود یعنی ذکر
نفی و اثبات با مدوشد و رابطہ
و واسطہ بجاے کند کہ ذوق دست
دہد۔ بعد ازاں اثبات مجرد و اسم
ذات ہمیں طور کند غرض تا سہ روز
یا ہفت روز یا یازدہ روز یا بست
ویک روز نہایت تا چہل ویک روز
ایں عمل کند انشاء اللہ تعالے
ایں عمل بسیار فائدہ خواہد بخشید۔
وصحبت یاران طریقت را غنیمت
شمارند بر استغنا آنہا خیال نہ کنند

نفل اس طرح کہ اول رکعت میں
بعد فاتحہ سورہ انا فتحنا اور دوم
رکعت میں سورۃ اذا جاء پڑھے پھر
خضوع وخشوع وعجز وانکسار سے
توبہ واستغفار کرے اور یہ دعا بحضور
قلب بار بار تکرار کرے یا غیاث
المستغثین اغثنی ویا ارحم
الراحمین ارحمنی درود پڑھے
اور اس کے بعد ذکر جہر میں اپنے شرائط
کے ساتھ مشغول ہو یعنی ذکر نفی و اثبات
مدوشد اور رابطہ واسطہ کے ساتھ اُس
وقت تک کہ ذوق پیدا ہو۔ اس کے بعد
اثبات مجرد و اسم ذات کا ذکر اسی طرح
کرے الغرض ۳ روز یا ۷ روز یا گیارہ
روز یا اکیس روز انتہا اکتالیس روز
تک یہ عمل کرے انشاء اللہ یہ عمل بہت
فائدہ بخشیگا۔ اور یاران طریقت کی
صحبت کو غنیمت خیال کریں۔ انکی
بے توجہی کا خیال نہ کریں اپنی

ازطرف خود حاضر باش باشند
عاقبت بخیر باد آمین۔

مکتوب ہفتم - از فقیر حقیر عبدالکریم
عفی عنہ بخدمت بابرکت عزیزالقدر
برگزیدۂ حضرت رب العالمین مقبول
حضرت سید المرسلین حکیم محمد ضیاء الدین[له]
صاحب دام ذوقہ و شوقہ وعرفانہ
شعر اے غائب از نظر کہ شدی ہمنشین
دل + میگویمت ثنا ودعا می فرستم۔
واضح باد کہ مکتوب دردو شوق اسلوب
در عین انتظاری رسیدہ موجب
انشراح خاطر احقر گردید از اول
تا آخر بمطالعہ فقیر آمد۔ عزیز من
انسان مدام در رنج و آلام است
بحکم ولقد خلقنا الانسان فی کبد
ہر کرا رنج نیست انسان نیست امّا
رنج بر اقسام است رنج دنیا و رنج

طرف سے حاضر باش رہیں۔ عاقبت
بخیر ہو۔ آمین۔

مکتوب ساتواں - فقیر حقیر
عبدالکریم کی طرف سے۔ بخدمت بابرکت
عزیز القدر برگزیدۂ حضرت رب العالمین
مقبول حضرت سید المرسلین حکیم
محمد ضیاء الدین صاحب دام ذوقہ
شوقہ وعرفانہ شعر اے غائب از نظر
کہ شدی ہمنشین دل + میگویمت ثناء
ودعا می فرستم۔ واضح ہو کہ نامہ
دردو شوق اسلوب عین انتظار میں
پہنچا۔ انشراح خاطر کا باعث ہوا۔ اول
سے آخر تک فقیر نے مطالعہ کیا۔ عزیز من
انسان ہمیشہ رنج و درد میں ہے بحکم
ولقد خلقنا الانسان فی کبد
اور جسکو رنج نہیں انسان نہیں۔ لیکن
رنج کی چند قسمیں ہیں۔ رنج دنیا اور رنج

[له] مراد حکیم ضیاء الدین صاحب رئیس رامپور منہیاران ضلع سہارنپور خلیفہ ارشد حضرت حافظ محمد ضامن صاحب شہید تھانوی رح ۱۲ سعید الدین۔

عقبیٰ و رنج مولیٰ. رنج دنیا
بدوزخ و رنج عقبیٰ بجنت و
رنج مولی بمولی میرساند. چوں
انسان را از رنج چارہ نبود.
بس رنجے گزیند کہ بگنج راحت
برساند نہ کہ در عقبیٰ خسر الدنیا
والآخرۃ ہلاک سازد. الحمد للہ
کہ آنعزیز را رنج مولیٰ غالب بر
رنج ہاست اگرچہ گاہ گاہ چیزے
رنج غیر مطلوب بمنطوق الانسان
مرکب من الخطاء والنسیان
بمثال خاشاک بروے دریا ظہور
گیرد لیکن بجز دمے [5] نپاید بلکہ آنرا
مثل مار بر گنج باید دانست پس
طالب حق را باید کہ ہرچہ رنجے
و راحتے کہ از مخلوقات باو رسد
از حق داند و براں صابر و شاکر

عقبیٰ اور رنج مولیٰ. رنج دنیا
دوزخ میں اور رنج عقبیٰ جنت
اور رنج مولی مولی کے پاس پہونچاتا
ہے. جب انسان کو بدون رنج
چارہ نہیں ہے تو وہ رنج اختیار
کرے جس سے راحت پہونچے نہ
کہ عقبیٰ میں نقصان دین و دنیا
سے ہلاک ہوجائے. الحمد للہ کہ
آنعزیز پر رنج مولیٰ تمام رنجوں پر غالب
ہے اگرچہ کبھی کبھی رنج غیر مطلوب
بمنطوق الانسان مرکب من الخطاء
والنسیان مثل خاشاک کے سطح دریا
پر ظاہر ہوتا ہے مگر دم بھر سے زائد
نہیں ٹھیرتا بلکہ اس کو مثل مار گنج سمجھنا
چاہیئے. پس طالب حق کو چاہیئے کہ جو
رنج و راحت اسکو مخلوق سے پہونچے
حق تعالیٰ سے جانے اور اسپر صابر شاکر رہے.

---

[5] یہاں اصل الفاظ مشکوک تھے مگر ان کی ہیئت سے یہ عبارت اقرب معلوم ہوئی ۱۲ شبیر علی.

باشد ونیز جملہ حرکات وسکنات
موجودات را آلہ وحق را فاعل
مطلق دانستہ دراں مستغرق
شود وقتیکہ دراں ملکہ شود رنج
وراحت این وآن برابر می
گردد بلکہ در رنج لذتے و
ذوقے رو دہد کہ در بیان نیاید
من لم یذق لم یدر
ہر کہ گذرد داند شعر بدم
گفتی وخورسندم عفاک اللہ نکو
گفتی + جواب تلخ می زیبد
لب لعل شکر خارا۔ وآنکہ نوشتہ
بودند کہ اربعین کردہ بودم در عشرہ
اول بسیار قبض واضطراب لاحق
حالم ماند آخر کار بامداد مرشد
چنداں ذوق وانبساط دست داد
کہ غلبہ سلطان الاذکار ظہور کرد
انواع انواع کیفیات ولذات حاصل
گشت کہ در تحریر نمی آید۔

اور نیز موجودات کے تمام حرکات
وسکنات کو آلہ اور حق کو فاعل
مطلق سمجھ کر اس میں غرق ہو جائے
جس وقت اس کا ملکہ ہو جائیگا
رنج وراحت اسکا اور اس کا برابر
ہو جائیگا۔ بلکہ رنج میں ایسا لذت و
ذوق ظاہر ہوگا جو بیان میں نہیں آ
سکتا۔ من لم یذق لم یدر
جس پر گذرتی ہے وہی جانتا ہے شعر
بدم گفتی وخورسندم عفاک اللہ
نکو گفتی + جواب تلخ می زیبد
لب لعل شکر خارا۔ اور وہ جو لکھا
تھا کہ میں نے چلہ کیا تھا اول ہی عشرہ
میں مجکو قبض واضطراب بہت لاحق
ہوا آخر کار بامداد مرشد اسقدر
ذوق وانبساط پیدا ہوا کہ سلطان
الاذکار کا غلبہ ظاہر ہوا اور اقسام
کے کیفیات ولذات حاصل ہوئیں
کہ تحریر میں نہیں آتیں۔

از دریافت ایں مضمون شکر بجا
آوردہ شد مبارکباد ۔

ذلک فضل اللہ یوتیہ من
یشاء اللھم زد فزد

عزیزمن عاشقان حق در قبض و
ہجراں لذت وصال می چشند
شعر: جو مزا انتظار میں دیکھا +
نہ کبھی وصل یار میں دیکھا ۔ در قبض
وبسط و ہجران و وصل فرق نمی کنند
شعر: پس زبون وسوسہ باشی دلا +
گر طرب را باز دانی از بلا شرح
ہجر و وصل در زبان قلم
نمی گنجد و مرقوم بود کہ حالا بجز ذکر
اسم ذات ہیچ خوش نمی آید و آں
ہم گاہ گاہ بغلبہ لذت معنوی ترک
می شود۔ عزیز وقتیکہ ذکر روحی
وسری ظہور میکند ذکر زبانی و خفی
ہمہ ہا محو می شوند و انواع انوار و
تجلیات ظاہر کہ در ظہور آں ذاکر

اس مضمون کے معلوم ہونے سے شکر
کیا گیا ۔ "مبارک ہو"

ذلک فضل اللہ یوتیہ من
یشاء اللھم زد فزد

عزیزمن عاشقان حق قبض اور
ہجران میں لذت وصال پاتے ہیں
شعر۔ جو مزا انتظار میں دیکھا +
نہ کبھی وصل یار میں دیکھا قبض
وبسط ہجران و وصل میں فرق نہیں
کرتے ۔ شعر: پس زبون وسوسہ
باشی دلا + گر طرب را باز دانی از بلا ۔
ہجر و وصل کی شرح سے زبان قلم
عاجز ہے ۔ مرقوم تھا کہ اب بجز ذکر
اسم ذات کچھ اچھا نہیں معلوم ہوتا ۔
اور وہ بھی کبھی کبھی معنوی لذت کے
غلبہ سے ترک ہو جاتا ہے ۔ اے عزیز جس
وقت کہ ذکر روحی وسری کا ظہور
ہوتا ہے اس وقت تمام اذکار زبانی
ہو یا خفی محو ہو جاتے ہیں اور اقسام

مستور می گردد و نہ ذاکر ماند نہ
ذکرؔ و ذاکر مذکور گردد و ذکر ذکر حق
شود۔ شہد اللہ
انہ لا الہ الا ھو
پس طالب حق را باید کہ لیل
ونہار در ذکر زبانی وقلبی
جہریہ وخفیہ چنداں مشغول و
مستغرق گردد کہ خود را و ذکر
خود را فراموش سازد بامداد
الہی چنداں انوار و اسرار و
واردات الہی بر دل ذاکر جلوہ گر
شوند کہ بتحریر نیاید و در اشراق
آں انوار لذات جمال مذکور و
تجلیات حق حاصل آید و مقصود
برسد و مسطور بود کہ وقت مشاہدہ

کے انوار و تجلیات ظاہر ہوتے ہیں
کہ اس کے ظہور میں ذاکر مستور
ہوجاتا ہے اور نہ ذاکر رہتا ہے نہ ذکر
اور ذاکر مذکور ہوجاتا ہے اور ذکر ذکر حق
ہوجاتا ہے۔ شہد اللہ انہ لا الہ
الا ھو پس طالب حق کو چاہیئے کہ رات
دن ذکر زبانی وقلبی جہری وخفی میں اسقدر
مشغول و مستغرق ہو کہ خود کو اور اپنے
ذکر کو فراموش کر دے بامداد خداوندی
اسقدر انوار و اسرار اور واردات
الہی قلب ذاکر پر جلوہ گر ہوں گے
کہ تحریر میں نہیں آسکتے اور ان انوار
کی چمک میں جمال مذکور (حق) کی لذت
اور تجلیات حق حاصل ہونگے اور مقصود
حاصل ہوگا۔ اور لکھا تھا کہ ارواح

ے۵ عبارت ہے فنا سے چنانچہ اسی معنی میں کہا جاتا ہے کہ آہن آتش گردد اور شہد اللہ انہ لا الہ الا ھو سے استشہاد کی تقریر ہے کہ مراد اس شہادت سے مفسرین کے نزدیک ان دلائل توحید کا نصب ہے جن کی دلالت اضطراری ہے۔ چونکہ یہ شخص اس حالت میں اضطراراً ذاکر ہے پس دلالت میں مشابہ ان دلائل کے ہوگا۔

جمال ارواح مشائخ وغیرہا پردۂ خفیف حائل می ماند مشاہدہ نمی شود عزیز من ہر قدر کہ از صفات ہستی در وباقیست ہمانقدر حجاب[عـ] از غیب است وچندانکہ از خود رفت باحق پیوست پس طالب حق را باید کہ خود را وجمیع موجودات را از نظر بردارد وہستیٔ ذات مطلق راموجود داند ودراں محو شود تاپردۂ غیریت برخیزد وغیبوبت پدید آید وجمال مطلوب رخ نماید درینولا بموجب التماس آن عزیزان در مراتب سلوک راہ حق تعالےٰ مسمی بہ

مشائخ کے جمال کے مشاہدہ کے وقت خفیف پردہ حائل رہتا ہے صاف مشاہدہ نہیں ہوتا ہے۔ عزیز من جسقدر کہ ہستی کے صفات باقی رہیں گے اُسقدر غیب سے حجاب رہیگا اور جسقدر خودی کا زوال ہوگا حق سے اتصال ہوگا۔ پس طالب حق کو چاہیئے کہ خود کو اور تمام موجودات کو نظر سے اٹھائے اور ذات مطلق کی ہستی کو موجود جانے اور اس میں محو ہو جائے تاکہ غیریت کا پردہ اُٹھ جائے اور غیبوبت ظاہر ہو اور جمال مقصود کا رخ ظاہر ہو اسوقت عزیزوں کی درخواست کے موافق راہ حق تعالیٰ کے سلوک کے

عـ اس غیبت میں ارواح بھی داخل ہیں اور آگے جو ارشاد ہے "چندانکہ از خود رفت باحق پیوست" اس ازخود رفتگی میں غبار ارواح بھی داخل ہے کیونکہ روح ادراک کے وقت اس مدرک کی صورۃ ذہنیہ ہے جو اس کی صفت ہے۔ جب اس کی طرف التفات ہوا تو ازخود رفتگی نہ ہوئی اور توجہ الی الحق میں حقیقت حق اس کی صورت ذہنیہ نہیں ہوتی جو اس کو اس کی صفت کہا جاوے اور گو وجہ صورت ذہنیہ ہے مگر اس طرف التفات نہیں ہوتا بس فنائے تام حاصل ہوا۔

ضیاء القلوب نوشتہ ام بخدمات آں عزیزاں می رسد باید کہ او را تعویذ جان کنند پیشوائے خود دانستہ برآں عمل نمایند۔ انشاء اللہ تعالیٰ بسیار فائدہ خواہد بخشید۔

مراتب میں ایک کتاب ضیاء القلوب میں نے لکھی ہے جو خدمت عزیزان میں پہونچے گی۔ چاہیئے کہ اسکو حرز جان اور پیشوا سمجھ کر عمل کریں انشاء اللہ تعالیٰ بہت فائدہ ہوگا۔

بخدمت عزیز جانم حافظ محمد یوسف[1] بعد سلام و دعا واضح آنکہ مبارکباد کہ التماس و دعا آں عزیز بجناب اقدس حق تعالیٰ قبول افتاد امید قوی ست کہ آں سعید کونین را بمراتبات عالیات و ولایت، مشیخت رسانند و عالم را از نور فیض ہدایت تو منور گردانند آمین باید کہ در کار خود باشند و ترقی در ترقی خواہند بریک جا قرار نہ گیرند و گاہ گاہ، ز حال خود مینویساں باشند و خود را پیش نظر مولوی صاحب[2]

بخدمت عزیز جانم حافظ محمد یوسف بعد سلام و دعا کے واضح ہو کہ مبارکباد کہ درخواست و دعائے عزیز بجناب اقدس حق تعالیٰ قبول ہوئی۔ قوی امید ہے کہ سعید دو جہان کو مراتب بلند اور ولایت و مشیخت پر پہونچا دیں اور تمہارے فیض ہدایت کے نور سے عالم کو منور کردیں آمین۔ چاہیے کہ اپنے کام میں لگے رہیں اور ترقی در ترقی کے خواہاں رہیں اور ایک جائے پر قرار نہ پکڑیں اور کبھی کبھی اپنا حال لکھتے رہیں اور اپنے کو مولوی

---

[1] صاحبزادہ صاحب حضرت حافظ محمد ضامن صاحب رح ۱۲۔ سعید الدین

[2] مراد حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رح ہیں ۱۲۔ سعید الدین۔

دارند کہ مربی شما اند بخدمت عزیزم
حکیم ضیاء الدین مکرر آنکہ انچہ در
مقدمہ خود و مولوی صاحب نوشتہ
بودند عزیز من بہ نسبت آں عزیزاں
برگفت و شنود کسے اعتبارے
ندارم فقیر را بہ نسبت شما حسن ظن
بمرتبہ عین الیقین است و شما را
معہ دوستاں خدائے را باہم
یک جان و دل و شیر و شکر میدانم
و نیز محبت شما را وسیلہ نجات خود
می پندارم چہ جائے ملال خاطر جمع
دارند و باہم با اتحاد و محبت و
اتفاق در کار خود باشند و نیز
مثنوی تحفۃ العشاق کہ بموجب ارشاد
حضرت حافظ محمد ضامن صاحب
رحمۃ اللہ علیہ منظوم کردہ ام ہم
میرسد قبول نمایند۔ زیرا کہ
آں عزیز را بجائے حضرت موصوف
میدانم۔ اگر توانند یک نسخہ

صاحب کے پیش نظر رکھیں کہ تمہارے
مربی ہیں بخدمت عزیزم حکیم ضیاء الدین
مکرر یہ کہ جو آپ نے اپنے اور مولوی صاحب
کے بارہ میں لکھا تھا عزیز من اُن
عزیزوں کی نسبت میں کسی کے کہنے سننے
کا اعتبار نہیں کرتا ہوں فقیر کو تمہاری
نسبت حسن ظن عین الیقین کے درجہ
پر پہونچ گیا ہے اور تم کو مع دوستان
خدا کے یک جان و دل و شیر و شکر جانتا
ہوں اور نیز تمہاری محبت کو اپنی نجات کا
وسیلہ گمان کرتا ہوں چہ جائیکہ ملال
ہو خاطر جمع رکھیں اور آپس میں اتحاد و
محبت و اتفاق سے اپنے کام میں لگے رہیں
اور نیز مثنوی تحفۃ العشاق کہ بموجب
ارشاد حضرت حافظ ضامن صاحبؒ
میں نے منظوم کیا ہے آپ کے پاس
پہونچتی ہے قبول کریں اسواسطے کہ
آں عزیز کو بجائے حضرت موصوف
جانتا ہوں۔ اگر ممکن ہو تو ایک نسخہ

نقل کنانیدہ نزد فقیر بفرستند کہ
نزد من بجز مسودۂ او نماند است۔

مکتوب ہشتم۔ بخدمت بابرکت

عزیزم حکیم ضیاء الدین صاحب
طال عرفانہ باللہ از فقیر حقیر امداد اللہ
عفی اللہ عنہ سلام مسنون مطالعہ
نمایند سہ خط آں عزیز یکے مرقومہ
ہیجدہم ربیع الاول دوم مورخہ بست
ویکم جمادی الثانی سوم مرقومہ ہفتم
رمضان شریف ۱۲۸۳ھ بعد از آمدن
مدینہ منورہ وصول یافت۔ از مضمون
آنہا فرحتہا اندوختم کہ در خط اول
حال اربعین مع کیفیات واردات
معنوی گوناگوں وحصول لذت و
کیفیت در آنہا مرقوم بودند و از
دریافت[ع۵] آنہا بسیار خوشنود شدم

نقل کرکے فقیر کے پاس بھیجیں کیونکہ
میرے پاس بجز اسکے مسودہ کے نہیں ہے

مکتوب آٹھواں بخدمت بابرکت

عزیزم حکیم ضیاء الدین صاحب طال
اللہ عرفانہ باللہ فقیر حقیر امداد اللہ
عفی اللہ عنہ بعد سلام مسنون مطالعہ
کریں کہ آنعزیز کے تین خط ایک مرقومہ
۱۸ ربیع الاول دوسرا مورخہ ۲۱ جمادی
الثانی تیسرا مرقومہ ۷ رمضان شریف
۱۲۸۳ھ مدینہ منورہ سے واپسی کے
بعد وصول ہوئے۔ اُن کے مضامین سے
مسرتیں حاصل ہوئیں۔ اول خط میں
چلہ کا حال مع کیفیات اور اقسام کے
باطنی واردات اور لذت وکیفیت
کا حصول اُن میں مرقوم تھا جن کے
معلوم ہونے سے بہت مسرور ہوا۔

ع۵ مقصود اس سے کیفیات کی محمودیت کا اظہار ہے کیونکہ معین مقصود ہیں چنانچہ عنقریب ہی ان کی تقویت کیلئے ایک مراقبہ کی تعلیم فرمائی ہے۔ اس قول میں "ایں معنی را ہر وقت ملحوظ خاطر دارند الی قولہ" تا فاعلیت غیر از نظر بردارند۔ اور اس سے مقصودیت ان کیفیات کی لازم نہیں آتی۔

وسجدۂ شکر بجا آوردم مبارکباد
اللھم زد فزد۔ عزیز جانم
جائے شکر است مصرع۔
کہ ایں دولت سرمد ہمہ کس را
نہ دہند۔ ہر کرا خواہند میدہند
بسیار مرداں طالب حق دریں
راہ کوشش وسعی بے شمار
و زہد بے پایاں بکار برند۔ و
سالہا سال خون جگر میخورند تاہم
عشر عشیر ایں مرتبہ حاصل نمی
شود کہ شمارا باوجود قلت محنت
بفضل الٰہی حاصل شد پس
درکار باشند وشغل باطن را
برہمہ امور مقدم دارند خواستہ
بودم کہ جواب ہر فقرہ جداگانہ بنویسم
مگر دست وقلم یاری نداد۔ مجبورم
در بنولا ایں معنی را ہر وقت ملحوظ
خاطر دارند یعنی افعال وحرکات وسکنات
خودرا وجمیع موجودات را

اور سجدۂ شکر ادا کیا مبارکباد اللھم
زد فزد۔ عزیز جانم جائے شکر ہے
مصرع کیں دولت سرمد ہمہ کس را
نہ دہند۔ جس کو چاہتے ہیں دیتے
ہیں۔ بہت سے مردان طالب حق
اس راہ میں بے شمار کوشش وسعی
اور بے انتہا زہد اختیار کرتے ہیں۔
اور سالہا سال خون جگر پیتے ہیں۔
تاہم دسواں حصہ اس مرتبہ کا حاصل
نہیں ہوتا جو تم کو باوجود قلت محنت
فضل الٰہی سے حاصل ہوا۔ بس
کام میں لگے رہو اور باطنی شغل
کو تمام امور پر مقدم رکھیں میں
نے چاہا تھا کہ ہر فقرہ کا جواب جدا جدا
لکھوں مگر دست وقلم نے مدد نہیں
کی مجبور ہوں۔ اس وقت اس
بات کو ہر وقت دل میں رکھیں
یعنی اپنے افعال حرکات و
سکنات کو اور تمام موجودات کو

مظہر افعال حق دانند و ہمہ اشیار
او را فاعل مطلق تصور نمایند ایں
حیثیت را ہر لحظہ و ہر آن در خلا
و ملا از دست نہ دہند۔ اگر غفلت
آید لاحول خوانده باز رجوع نمایند
تا فاعلیت غیر از نظر بر دارند و
دوست و دشمن را یکساں دانند،
و احوال خود را از مولوی رشید احمد
صاحب سلمہ گفتہ باشند۔ ہرچہ
اوشاں گویند تصدیق نمودہ برآں
عامل باشند و آنکہ در مقدمہ قصد
ہجرت نوشتہ بودند عزیز از جان
ازیں چہ بہتر۔ خدائے تعالیٰ مبارک
کناد مگر اے عزیز دریں ولا چونکہ احوال
مہاجران حال دیدہ می شود
بآں حسرت و افسوس می آید
یعنی آنکہ صلاحیت و دینداری
در ہند می داشتند دریں جا آمدہ اکثر
دراں فتورے واقع میشود خصوصاً

افعال حق کا مظہر جانیں اور تمام
اشیار کا اُسی کو فاعل مطلق تصور
کریں اس حیثیت کو ہر لحظہ اور
ہر آن خلا و ملا میں ہاتھ سے نہ
دیں۔ اگر غفلت ہو جائے تو لاحول
پڑھ کر پھر رجوع کریں تاکہ غیر کی
فاعلیت نظر سے اُٹھ جائے اور
دوست و دشمن کو یکساں سمجھیں اور
اپنے احوال کو مولوی رشید احمد صاحب
سلمہ سے کہتے رہیں وہ جو کچھ کہیں تصدیق
کر کے اُسپر عامل رہیں اور قصد ہجرت
کے بارہ میں جو کچھ لکھا تھا تو العزیز از
جان اس سے کیا بہتر۔ خدائے تعالیٰ
مبارک کرے مگر العزیز اس وقت
تو احوال مہاجرین کے دیکھے جاتے
ہیں اسپر حسرت و افسوس آتی ہے
یعنی جو صلاحیت و دینداری ہند
میں رکھتے تھے یہاں آکر اکثر اسمیں
نقصان واقع ہو جاتا ہے خصوصاً

در عبادت و ذکر و شغل الٰہی زیادہ
خلل می افتد بجز فکر شکم و فرج ہیچ
نمی ماند پس العزیز اول ہجرت
از اوصاف ذمیمہ باوصاف حمیدہ
مثل توکل و قناعت و رضا و تسلیم
وغیرہ کہ فرض دائمی است باید کہ
تا ہجرت ظاہری راست آید۔
زیرا کہ بدون ہجرت اول ہجرت
ثانی ہرگز درست نمی گردد۔ لہذا
ایں احقر دریں امر کہ مقدمہ نازک
است ہیچ نمی گوید۔ نہ منع کنم و نہ
اجازت دہم مگر ایں مناسب
معلوم می شود کہ قصد خود را مرکوز
خاطر داشتہ بہر حال بجناب
صفت ایجابی ملتجی باشند و
استخارہ ہا نمودہ باشند کہ الٰہ العلمین

عبادت و ذکر و شغل الٰہی میں زیادہ
خلل پڑ جاتا ہے اور سوائے فکر شکم و
فرج کچھ باقی نہیں رہتا۔ پس العزیز اول
ہجرت اوصاف ذمیمہ سے اوصاف
حمیدہ کی طرف ہونا چاہیئے جیسے توکل
و قناعت و رضا و تسلیم وغیرہ کہ دائمی
فرض ہے تاکہ ظاہری ہجرت درست
ہو سکے اسلئے کہ بدون اول ہجرت کے
دوسری ہجرت ٹھیک نہیں ہوتی لہذا
یہ احقر اس امر میں کہ نازک مقدمہ ہے
کچھ نہیں کہتا ہے۔ نہ منع کرتا ہوں نہ
اجازت دیتا ہوں۔ مگر یہ مناسب
معلوم ہوتا ہے کہ اپنے ارادہ کو دل
میں جما کر بہر حال جناب صفت
ایجابی ملتجی ہو اور استخارے کرتے
رہیں کہ اے الہ العالمین اگر یہ امر

---

۵ کیونکہ تصرفات کا تعلق صفات ثبوتیہ ہی سے ہے اور صفات تنزیہیہ محض نقائص کی نفی ہے اور فی نفسہ کمالات جیسے لم یلد و لم یولد حوادث اُن سے مرتبط نہیں۔

اگر ایں امر خیر در حق ما ضعیفان و عاصیان بہتر باشد و تو راضی باشی سامان ایں امر خیر مہیا کن و الا ہر جا کہ داری در رضا خود و اتباع شریعت دار و درین بمیر اند و برین برانگیز اند آمین پس اگر در علم الہی بحق شما بہتر خواہد شد خود بخود حسب دلخواہ سامان جمع خواہد شد ورنہ سعی شما لاحاصل ست و آنکہ در مقدمہ قصد[ؔ] شروع عربی ایما بود بہتر است مگر آنعزیز چناں باید دانست کہ بعد حصول معلوم بہ علم مشغول بودن جستن نردبان است بعد رسیدن بہ بام آسماں و ایں محض

خیر ہم جیسے ضعیفوں اور عاصیوں کے حق میں بہتر ہو اور آپ راضی ہوں تو اس امر خیر کا سامان مہیا کیجئے ورنہ جس جگہ رکھیں اپنی رضا و اتباع شریعت میں رکھیں اور اسی میں ماریں اور اسی میں اٹھائیں آمین پس اگر علم الہی میں تمہارے حق میں بہتر ہوگا خود بخود حسب دلخواہ سامان جمع ہو جائیگا ورنہ تمہاری کوشش لاحاصل ہے اور جو کچھ عربی کے شروع کرنے کے بارہ میں اشارہ کیا تھا بہتر ہے مگر آنعزیز کو جاننا چاہیئے کہ معلوم کے حصول کے بعد علم میں مشغول ہونا ایسا ہے جیسا کہ بام آسمان پر پہونچنے کے بعد زینہ

ؔ اس میں تحقیق ہے اس مسئلہ کی ترک الدلیل قبل الوصول الی المدلول مذموم وطلب الدلیل بعد الوصول الی المطلوب قلیح اور شعر ہر کہ محراب نمازش الخ میں عیس کے محراب ہونے سے مراد مشاہدہ و حضور ہے اور ایمان سے مراد ایمان تقلیدی و رسمی اور چونکہ مسئلہ عام فہم نہ تھا آگے احتیاط کی طرف اشارہ فرمایا اس قول میں ؎ مگر قلم یاری نداد "

ناشکریست شعر ہر کہ محراب
نمازش گشت عین + سوئے ایماں
رفتنش میداں توشین * ہر کہ با
سلطاں شود او ہمنشیں + بر درش
شستن بود حیف و غبیں - فہم من
فہم بس - اے عزیز ہر قدر کہ علم
داری کافیست - بحق مشغول
باش و از ہمہ معزول شود
اللہ بس باقی ہوس - خواستہ
بودم کہ دریں امر چیزے نویسم
مگر قلم یاری نہ داد - عاقبت
بخیر باد -

مکتوب نہم بسم اللہ الرحمن الرحیم -
فقیر حقیر روسیاہ گمراہ مسمی
بامداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت
بابرکت عزیز القدر گرامی مرتبت
مقبول دارین حکیم ضیاء الدین صاحب
دام عرفانہ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ
و برکاتہ و اشتیاق ملاقات واضح رائے عزیز

کی تلاش کرنا اور یہ محض ناشکری ہے
شعر ہر کہ محراب نمازش گشت
عین + سوئے ایماں رفتنش میداں
توشین * ہر کہ با سلطان شود او
ہمنشیں + بر درش شستن بود حیف و
غبیں - جو اسکو سمجھا وہ سمجھا - بس
اے عزیز جسقدر علم تم رکھتے ہو کافی
ہے حق میں مشغول رہو اور تمام سے
معزول - اللہ بس باقی ہوس -
میں نے چاہا تھا کہ اس میں کچھ اور
لکھوں مگر قلم نے مدد نہیں کی عاقبت
بخیر ہو -

مکتوب نواں بسم اللہ الرحمن الرحیم -
فقیر حقیر روسیاہ گمراہ مسمی بامداد اللہ
عفا اللہ عنہ کی طرف سے بخدمت
بابرکت عزیز القدر گرامی مرتبت
مقبول دارین حکیم ضیاء الدین صاحب
دام عرفانہ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و
برکاتہ و اشتیاق ملاقات واضح رائے عزیز

باد احقر بہرحال مشکور بودہ داعی	ہوا حقر ہر حالت میں مشکور ہو کر
الخیر آں عزیز است مکتوب پُر درد	عزیزوں کی بھلائی کا دعاگو ہے۔ خط
وسوز و عشق افروز ہزاراں	درد سوز سے بھرا ہوا اور عشق کا بھڑکانے
شوق و ذوق ورود نمود نار فراق	والا ہزاروں ذوق و شوق کے ساتھ
و درد داشتیاق اینجا نب دو بالا	وارد ہوا۔ فراق و درد اور شوق کی
گردانید۔ چنانچہ جوابش سابق	آگ کو اس جانب کی دوبالا کیا۔ چنانچہ
روانہ کردہ شد یقین کہ رسیدہ	اس کا جواب پہلے روانہ کیا گیا ہے
باشد۔ عزیز من درد و سوز عرفانی	یقین ہے کہ پہنچا ہوگا۔ عزیز من عرفانی
وشوق و حیرانی سبحانی را نہایتے	درد وسوز اور سبحانی شوق و حیرت کی
نیست آرام کجا و تسکین چیست	کوئی نہایت نہیں کہاں کا آرام کیسی تسکین
وتسلی چہ تمام انبیار و اولیا دریں	اور کیا تسلی تمام انبیاء اولیاء اسی
طلب حیراں وسوزاں رفتند	طلب میں حیران وسوزاں گذر گئے۔
بجز حیرانی وپریشانی ہیچ نمودند	سوائے حیرانی وپریشانی کے کچھ نہ
العزیزہ ایں درد وسوز و حیرانی	کیا۔ العزیز درد وسوز و حیرانی
شما مبارک باد۔ مصرع ایں دولت	تم کو مبارک ہو۔ مصرع ایں دولت
سرمد ہمہ کس را نہ دہند شعر	سرمد ہمہ کس رانہ دہند شعر
درد آمد بہتر از ملک جہاں	درد آمد بہتر از ملک جہاں
تا بخوانی تو خدارا در نہاں	تا بخوانی تو خدارا در نہاں
عزیز من بموجب تحریر شما بے اختیار	عزیز من تمہاری تحریر کے باعث بے اختیار

میخواہم کہ در آنجا رسیدہ از قافلہ
خود ملاقات نمودہ خوشنود شوم
لیکن چہ کنم کہ اختیار بدست نیست
اگر خواستہ الٰہی است و در مقدر است
ملاقات با حسن الوجوہ خواہد شد
خاطر جمع دارند و خدمت عزیز از
جان عــہ محمد یوسف را بر ہمہ مقدم
دارند کہ خوشی من ہمین است و
کتاب مثنوی شریف مولانا روم
ہم رسید چنانچہ اشتیاق بود مطالعہ
او نمودہ دلم سرد شد زیرا کہ بسیار
غلط یافتم سابق بنظر سرسری دیدہ
بودم اگر مرضی باشد عوض او مثنوی

چاہتا ہوں کہ وہاں پہونچکر اپنے
قافلہ سے ملکر خوشنود ہوں لیکن کیا
کروں کہ ہاتھ میں اختیار نہیں ہے اگر
خدا کی مشیت ہے اور مقدر میں ہے
بہتر طریق سے ملاقات ہوگی خاطر
جمع رکھیں۔ خدمت عزیز از جان
محمد یوسف کو تمام پر مقدم رکھیں
کیونکہ میری خوشی یہی ہے۔ مولانا
روم کی کتاب مثنوی شریف بھی پہنچی
جتنا شوق تھا اس کا مطالعہ
کر کے میرا دل سرد ہو گیا اسواسطے
کہ میں نے بہت غلط پایا۔ پہلے نظر
سرسری سے اسکو دیکھا تھا۔ اگر مرضی ہو

عــہ یہ کمال شفقت و رافت ہے کہ باوجود اس کمال تعلق حضرت حق سبحانہ و تعالے کے اپنے متعلقین کی طرف اس قدر توجہ ہے۔ اور راز اس میں یہ ہے کہ اہل اللہ کی محبت اللہ ہی کی محبت ہے۔

عــہ وجہ اس کی یہ ہے کہ حضرت مکتوب الیہ خلیفہ ہیں حضرت حافظ محمد ضامن صاحبؒ کے اور یہ عزیز صاحبزادہ ہیں حضرت حافظ صاحب کے۔ اس میں تعلیم ہے اپنے مشائخ کی اولاد کی خدمت و احترام کی۔

دیگر کہ صحیح باشد بدل[ع۱] کردہ آید
یا بدستور واپس کردہ آید عاقبت
بخیر باد۔

مکتوب دہم۔ از فقیر امداد اللہ
عفی اللہ عنہ بخدمت عزیز با تمیز
برگزیدۂ رب العالمین حکیم محمد ضیاء الدین
صاحب زاد اللہ شوقہ وذوقہ
بیت اے غائب از نظر کہ شدی
ہمنشین دل + میگویمت سلام و دعا
می فرستمت۔ واضح رائے عزیز باد
مکاتبات سابق وحال در آخر شوال
سنہ ۱۲۸۰ ہجری رسیدند دریں اثنار
ہیچ خط کسے نرسیدہ بود متعجب بودم
کہ باوجود تقاضا ہمہ قافلہ غافل ماندند
خیر معلوم شد کہ ایں دیر در راہ شد
از کیفیات مندرجہ آنہا مسرور
گشتم و از خیریت رسی جملہ قافلہ
دوطن مطمئن شدم مگر از انتقال عزیزہ

اس کے عوض دوسری مثنوی جو صحیح
ہو بدلی جاوے یا بدستور واپس کی
جاوے۔ عاقبت بخیر ہو۔

مکتوب دسواں۔ فقیر امداد اللہ
عفا اللہ عنہ سے بخدمت عزیز باتمیز
برگزیدۂ رب العالمین حکیم محمد ضیاء الدین
صاحب زاد اللہ شوقہ و ذوقہ
بیت اے غائب از نظر کہ شدی
ہمنشیں دل + میگویمت سلام و دعا
می فرستمت۔ واضح رائے عزیز ہو
سابق و حال کے خطوط آخر شوال
سنہ ۱۲۸۰ھ میں پہونچے اس درمیان میں
کسی کا کوئی خط نہیں پہونچا متعجب تھا
کہ باوجود تقاضا تمام قافلہ غافل ہو
گیا خیر معلوم ہوا کہ یہ دیر راستہ میں ہوئی
انکے مندرجہ کیفیات سے خوش
ہوا اور تمام قافلہ کی وطن میں خیریت
سے مطمئن ہوا مگر عزیزہ عمدۃً

ع۱ حضرت کو اسکا بیحد اہتمام تھا کہ کسی پر کسی قسم کا بار یا گرانی نہ ہو اس تغییر کا منشا یہی ہے۔

عمدۃ[۵۱] مرحومہ البتہ رنج است کہ	مرحومہ کے انتقال سے البتہ رنج
برہمہ اقربا خود داغ الم و رنج	ہے کہ اپنے تمام اقربا پر رنج والم کا
دادہ رفت انا للہ وانا الیہ	داغ دے کر چلی گئی انا للہ وانا
راجعون ۔ خداتعالیٰ ہمہ عزیزان	الیہ راجعون ۔ خداوند تعالیٰ تمام
را صبر روزی کند ونعم البدل آں	عزیزوں کو صبر نصیب کرے اور نعم البدل
عنایت فرماید آمین ۔ و در مقدمہ	اسکا عنایت فرمائے ۔ آمین ۔ اور مقدمہ
نکاح برارشاد علماء[ئے] عمل باید	نکاح میں علماء کے ارشاد پر عمل کرنا
نمود مگر بخیال فقیر از بیوہ اولے	چاہیئے مگر فقیر کے خیال میں بیوہ سے بہتر
معلوم میشود لیکن عزیز را باید کہ	معلوم ہوتا ہے لیکن عزیز کو مناسب ہے
حکم علماء را مقدم دارند ۔	کہ علماء کے حکم کو مقدم رکھیں ۔

"بی بی امۃ[ئے] الحبیب کو بعد سلام ودعائے خیر کے معلوم ہو کہ از انتقال ڈپٹی[۵۳] صاحب وبرخورداری عمدۃ[۵۲] رنجیکہ اوپر خاطر فقیر کے گذرا حاجت تحریر کی نہیں ۔ خداتعالیٰ دونوں کو بخشے اور جنت الفردوس عنایت کرے اور تم کو صبر دے اور محبت اور ذوق وشوق میں اپنے رکھے۔

---

۵۱ ان کا پورا نام عمدۃ النساء ہے میری ماموں زاد بہن تھیں ۱۲ سعید الدین

۵۲ والدہ صاحبہ عمدۃ النساء مذکورہ ۱۲ سعید الدین

۵۳ مراد میرے ماموں ڈپٹی عبدالحق صاحب ہیں جو بہن عمدۃ النساء مذکور کے والد تھے ۱۲ سعید الدین

ئے درویشوں کو اس سے سبق لینا چاہیئے کہ باوجود اس کمال محققیت اور مسئلہ ظاہر ہونے اور اپنی رائے عالی لکھنے کے بھی علماء کی اطاعت کی تاکید فرما رہے ہیں۔

دنیا چند روز ہے آگے پیچھے سب کو جانا ہے سو مناسب ہے کہ وہ کام کرے جس سے معرفت ہو اور دونوں محبت والے جنت میں ابدالآباد خوش رہیں۔ چاہیئے کہ کثرت نوافل اور تلاوت قرآن شریف اور بارہ تسبیح اور پاس انفاس کا دھیان رکھے اور اپنے اوقات کو نیک عمل میں صرف کرے اور جو حکم الہی ہو خواہ نفس چاہے یا نہ چاہے اس کو بموجب حکم شریعت کے بجالاوے کہ اس میں سراسر بہتری ہے آئندہ تو خود عاقل و صالح ہے حاجت تحریر کی نہیں اور کچھ پوچھنا ہو وظیفہ وغیرہ مولوی رشید احمد صاحب سے یا عزیز از جان ضیاء الدین سے پوچھ لینا۔ اور اگر اللہ کی مرضی ہووے تو بشرط خیریت فقیر بھی چند عرصہ[۷] میں ملاقات سب عزیزوں سے کرے گا خاطر جمع رکھو اور دعا کرو۔"

بخدمت حکیم ضیاء الدین صاحب	بخدمت حکیم ضیاء الدین صاحب
معلوم باد کہ مولوی رحمت اللہ[۸]	معلوم ہو کہ مولوی رحمت اللہ
صاحب اسطنبول یعنی قسطنطنیہ	صاحب استنبول یعنی قسطنطنیہ

ع۵ قولہ فقیر بھی چند عرصہ میں الخ ایسا ہی مضمون مکتوب سابق میں بھی ہے۔ "اگرچہ خواستہ الہی ست الخ اس میں حضرت نے اپنی واپسی ہند کو تحریر نہیں فرمایا۔ ملاقات کی صورت یہ بھی ممکن ہے کہ یہ لوگ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوں. چنانچہ اکثر وہاں حاضر ہوئے۔

ف۵ مراد مولانا رحمت اللہ صاحب کیرانوی بانی مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ ۱۲ سعید الدین۔

تشریف دارد و باعث روانگی
شاں در روم ایں شد کہ خطے
از استنبول بایں مضمون آمدہ
بود کہ درینجا نصارے چند سوال
بر اہل اسلام کردہ اند علمار اینجا
میگویند کہ از تصنیف مولوی رحمۃ اللہ
ہندی اگر موجود باشد بسیار مناسب
است کہ شنیدہ ایم کہ اوشاں
رد نصاری خوب نوشتہ است
لہذا علمار اینجا مثل شیخ دحلان
وغیرہ و شریف ہم تجویز نمودہ مولوی
صاحب را خود روانہ کردند و از
رسیدن مولوی صاحب علمار روم
بسیار خوش بودند۔ چنانچہ در جواب
سوال نصاری مصروف اند خدا
غالب کند و دین محمد صلی اللہ علیہ
وسلم را سخن بالا شود فقط۔

مکتوب یازدہم۔ از فقیر حقیر
روسیاہ امداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت

تشریف رکھتے ہیں اور روم میں انکی
روانگی کا باعث یہ ہوا کہ خط استنبول
سے اس مضمون کا وارد ہوا تھا کہ
اس جگہ نصاری نے چند سوال اہل
اسلام پر کئے ہیں۔ اسجگہ کے علمار
کہتے ہیں کہ مولوی رحمۃ اللہ ہندی
کی تصنیف اگر موجود ہو بہت مناسب
ہے کیونکہ ہم نے سنا ہے کہ انھوں نے
نصاری کا رد خوب لکھا ہے۔ لہذا
یہاں کے علمار مثل شیخ دحلان وغیرہ
اور شریف نے بھی تجویز کرکے مولوی
صاحب کو روانہ کیا اور مولوی صاحب
کے پہونچنے سے علمار روم بہت
خوش ہوئے۔ چنانچہ جواب میں
نصاری کے سوال کے مصروف ہیں
خدا غالب کرے اور دین محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کا بول بالا ہو فقط۔

مکتوب گیارھواں فقیر حقیر
روسیاہ امداد اللہ عفا اللہ عنہ سے بخدمت

بابرکت عزیز القدر گرامی مرتبت
برگزیدۂ رب العالمین حکیم ضیاء الدین
صاحب دام ذوقہ وشوقہ وعرفانہ
باللہ۔ پس از تبلیغ مراسم مسنون و
اشتیاق مشحون مشہود رائے عزیز
باد للہ الحمد کہ احقر بہر حال شکور
بودہ بحق آنعزیز معہ دیگر یاران
طریقت دعا خیر می کند سابق ازیں
جوابات مکتوبات سابق در شوال و
دیگر خطوط در ذی الحجہ روانہ کردہ شد
رسیدہ باشد۔ حال اینجا
بنظر آمدہ باشد حال تازہ نیست
کہ بتحریر آید۔ عزیزم حافظ عبداللہ[1]
از چند ماہ در بخار خفیف مبتلا بود۔
حالا بخار و سرفہ زور کردہ است
علاج معالجہ کردہ میشود خدا تعالیٰ
صحت بخشد دست پا ربندہ است
والا خدا نخواستہ اگر نوع دیگر شود

بابرکت عزیز القدر گرامی مرتبت
برگزیدۂ رب العالمین حکیم ضیاء الدین
صاحب دام ذوقہ وشوقہ وعرفانہ
باللہ۔ پس از مراسم سلام مسنون
کے تبلیغ اشتیاق رائے عزیز کو واضح
معلوم ہو۔ للہ الحمد کہ احقر ہر حال میں
مشکور رہو کر آں عزیز اور دوسرے
یاران طریقت کے حق میں دعائے خیر کرتا
ہے پہلے اس سے مکتوبہ خطوط سابق کا
جواب شوال میں اور دیگر خطوط ذی حجہ
میں روانہ کئے گئے پہونچے ہوں گے
یہاں کا حال دیکھا ہوگا کوئی حال
تازہ نہیں ہے کہ تحریریں آئے۔ عزیزم
حافظ عبداللہ چند مہینوں سے خفیف
بخار میں مبتلا تھے اب بخار و کھانسی نے
زور کیا ہے علاج معالجہ کیا جاتا ہے
خداوند تعالیٰ صحت بخشے۔ بندہ کا ہاتھ پیر
ہے ورنہ خدا نخواستہ کوئی دوسرا معاملہ ہو جائے

---

[1] خادم خاص حضرت حاجی صاحبؒ ۱۲ سعید الدین

البتہ احقر را ظاہراً تکلیف خواہد شد	تو البتہ احقر کو ظاہر میں تکلیف ہوگی
مرد خدمت گذار و تابعدار است	مرد خدمت گذار تابعدار رہے
دعا کنند خدا تعالیٰ او را شفا بخشد[عہ]	دعا کریں خداوند تعالیٰ اُسکو شفا بخشے
و بر طریقہ نیک دارد و از خط عزیزم	اور طریقۂ نیک پر رکھے۔ عزیزم محمد علی
محمد علی[لہ] معلوم شد کہ آں عزیز از	کے خط سے معلوم ہوا کہ عزیز نے بی حفیظاً
بی حفیظاً[لہ] نکاح کردہ اند بسیار	سے نکاح کیا ہے بہت خوش ہوا۔
خوشنود شدم الحمد للہ کہ رسم[عہ] کفار	الحمد للہ کفر کی رسم اور قید بد ہمارے
و قید بد از خاندان ما دور شد	خاندان سے دور ہوئی خداوند تعالےٰ
خدا تعالیٰ ہر دو را جزائے خیر دہد	ہر دو کو جزائے خیر دے اور اپنے
و بذوق و شوق خود و اتباع شریعت	ذوق و شوق اور اتباع شریعت میں
مستقیم دارد و از خلاف مرضی اللہ	مستقیم رکھے اور اللہ و رسول کی خلاف

عہ سبحان اللہ کس قدر رعایت ہے اپنے خادم کی مصلحت کی کہ صرف اپنی ہی مصلحت کے لئے شفار کی دعا نہیں بلکہ اُس کی دینی مصلحت کو بھی اُس کے ساتھ جمع فرمایا کہ بر طریقۂ نیک دارد۔ عہ یعنی نکاح بیوگان کا عیب سمجھنا ۱۲

لہ منشی محمد حسن صاحب تھانوی کے تایازاد بھائی ۱۲ سعید الدین۔

لہ ان کا پورا نام حفیظ النسار تھا میری ممانی تھیں اور حکیم ضیاء الدین صاحب کی بھی حقیقی ممانی تھیں۔ بعدہ بیوہ ہونے کے حکیم صاحب نے ان سے نکاح کرلیا تھا۔ اسپر خاندان میں بہت ناراضگی ہوگئی تھی۔ اوّل تو نکاح بیوہ دوسرے وہ بھی حقیقی ممانی سے اسی پر حضرت نے مکتوب نمبر ۳۲ میں تنبیہہ فرمائی ہے ۱۲ سعید الدین۔

ورسول دور دارد باید کہ دراوراد
واشغال ومراقبہ وتعلیم یاران
طریقت قصور وفتور را راہ ندہند
ومطالعہ کتب اخلاق وملفوظات
مشائخ ومکتوبات کردہ باشند زیرا
کہ کلمات[۵۵] مشائخ مرد را شیر گرداند
ونامرد را مرد نماید واز حال خود اطلاع
کردہ باشند بخدمت عزیز از
جان محمد یوسف بعد سلام مسنون
واضح آنکہ جواب خط آن عزیز
سابق بسبیل ڈاک روانہ کردہ
شد رسیدہ باشد حالا بسبب
ضعف ونقاہت کہ اکثر مریض میمانم
خط علیحدہ نوشتن نتوانست باید
کہ اوراد واشغال کردہ باشند واز
حال خود اطلاع نمودہ باشند۔ خط
عزیز از جان احمد حسین[۵۶] رسید

مرضی سے دور رکھے مناسب ہے
کہ اوراد واشغال کی تعلیم میں یاران
طریقت کی قصور اور سستی کو راہ نہ
دیں اور کتب اخلاق اور ملفوظات
مشائخ اور مکتوبات کا مطالعہ کرتے
رہیں اسواسطے کہ کلمات مشائخ مرد
کو شیر بناتے ہیں اور نامرد کو مرد اور
اپنے حال سے اطلاع کرتے رہیں بخدمت
عزیز از جان محمد یوسف بعد سلام مسنون
واضح ہو کہ عزیز کے پہلے خط کا جواب
بذریعہ ڈاک روانہ کیا گیا پہونچا ہوگا
اب ضعف ونقاہت کے سبب
اکثر مریض رہتا ہوں علیحدہ خط
نہیں لکھ سکتا۔ مناسب ہے کہ
اوراد واشغال کرتے رہیں اور
اپنے حال سے اطلاع کرتے رہیں۔
خط عزیز از جان احمد حسین کا پہنچا

---

۵۵ بزرگوں کے ملفوظات کے مطالعہ کی حکمت بیان فرمائی گئی ہے۔

۵۶ برادرزادہ حضرت حاجی صاحب رح ۱۲ سعید الدین۔

حال از اوشاں معلوم گردید کہ
عزیز از جان محمد یوسف حسب الطلب
میاں شیخ احمد[لہ] صاحب بمقام
الور رفتہ است . افسوس[عہ] است
کہ دریں حال نیک خلل افتاد و
امتحان پیش آمد - خدا تعالیٰ رحم
کند فقر وفاقہ بحق مومناں معراج
است طاقت نداشتہ از گوشۂ
قناعت و صبر بیروں رفت اگرچہ
چندروزہ تکلیف کشیدندے و
بر آں استقامت داشتندے
بعرصہ چند ہمہ تکلیف دور گشتے
خیر خدا تعالیٰ عزیز مذکور را بکار
خود مشغول دارد و ذوق وشوق
برقرار دارد و ترقی کند آمین .

اس سے معلوم ہوا کہ عزیز از جان
محمد یوسف حسب الطلب میاں
شیخ احمد کے مقام الور گئے ہیں .
افسوس ہے کہ اس کے حال نیک
میں خلل واقع ہوا - نہایت
آزمائش پیش آئی - خداوند تعالیٰ
رحم کرے . فقر وفاقہ مومنین کے
حق میں معراج ہے . طاقت نہ رکھ کر
قناعت کے گوشہ اور صبر سے باہر
ہوگیا اگرچند روز تکلیف برداشت
کرتا اور اسپر استقامت رکھتا تو
چند عرصہ میں تمام تکلیف دور ہوجاتی
خداوند تعالیٰ عزیزم مذکور کو اپنے
کام میں مشغول رکھے اور ذوق وشوق کو
برقرار رکھے اور ترقی کرے - آمین

عہ سبحان اللہ کسقدر اہتمام ہے اپنے متعلقین کے مصالح دینیہ خصوص باطنیہ کا .

لہ مراد حکیم شیخ احمد صاحب تھانوی جو ریاست ٹونک کی تحصیل سرونج میں ایک مدت تک عامل رہے ہیں ۱۲ سعید الدین -

مکتوب دوازدہم۔ از فقیر

امداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت بابرکت
عالم علوم معقول ومنقول عزیزم
مولوی محمد یعقوب دام صاحب دام
شوقہ وذوقہ وعرفانہ بعد از سلام
سنت الاسلام واشتیاق ملاقات
بیغایات واضح رائے انور باد۔ احقر
مشکور بودہ داعیٔ خیر بحق آنعزیزم
مکتوب عقیدت ومحبت اسلوب معہ
جبّہ وپارچہ صدری ولوٹہ مسی ورود
نمودہ فرحتہا بخشید جزاکم اللہ خیر
الجزاء۔ چنانچہ سابق ازیں جواب
مکاتیۂ سامی معہ رسید اشیائے
مذکورہ معرفت سید محمد یٰسین صاحب
روانہ کردہ ام رسیدہ باشد۔ از
دریافت جمع بودن یکجا آں عزیزد
مولوی محمد قاسم صاحب بسیار خوشنود
گردیدم کہ در اجتماع خیر وبرکت میشود

مکتوب بارھواں۔ فقیر

امداد اللہ عفا اللہ سے بخدمت بابرکت
عالم علوم معقول ومنقول عزیزم
مولوی محمد یعقوب صاحب دام
شوقہ وذوقہ وعرفانہ بعد از سلام
سنت الاسلام واشتیاق ملاقات
بے غایات واضح رائے انور ہو کہ احقر
مشکور رہو کر حق میں عزیز کے دعائے
خیر کرتا ہے۔ خط عقیدت ومحبت کا
معہ جبّہ وپارچہ صدری اور لوٹے مسی
پہونچا مسرور کیا۔ جزاکم اللہ خیر الجزاء
چنانچہ اس سے پہلے نامۂ گرامی کا
جواب معہ اشیاء مذکورہ کی رسید کے
سید محمد یٰسین صاحب کی معرفت میں
نے روانہ کیا ہے پہونچا ہوگا۔ اس بات
کے معلوم کرنے سے کہ آں عزیز و مولوی
محمد قاسم صاحب ایک جگہ جمع ہیں بہت
مسرور ہوا کیونکہ اجتماع میں خیر وبرکت ہوتی ہے

عـہ ساکن بوڑیہ خادم حضرت حاجی صاحب رح ۱۲ سعید الدین۔

فی الجماعة برکة خصوصاً آنکہ
ہم مشرب وہم مذہب باشند
فائدہ ازیک دیگر رامی باشد امید
کہ درکار خود جوشاں وخروشاں
می باشند واحقر[ع۵] راازخود دورنہ
پندارند بلکہ از دعاؤ ہمت مصروف[ف]
ام قبولیت وغیر قبولیت بدست
محبوب حقیقی است امید قبولیت
کہ طلب ومحنت آں عزیزاں رائگاں
نخواہد شد واحقر مرتبہ آں عزیزاں
رابلندمی یابد انشاء اللہ تعالےٰ بر
آں عزیزاں ہم ظاہر خواہد شد
واگرمولوی محمد منظہر[ف۵] درنانوتہ تشریف
داشتہ باشند بعد سلام شوق ملاقات

فی الجماعة برکة خصوصاً جبکہ
ہم مشرب وہم مذہب ہوں فائدہ
ایک دوسرے کو پہونچیگا۔ امید کہ
اپنے کام میں جوش وخروش سے
لگے رہیں گے اور احقر کو اپنے سے
دور نہ سمجھیں گے۔ بلکہ میں دعاؤ ہمت
سے مصروف ہوں۔ قبولیت وغیر قبولیت
محبوب حقیقی کے قبضہ میں ہے۔ قوی
امید ہے کہ آں عزیزوں کی طلب و
محنت ضائع نہ ہوگی اور احقر آں عزیزوں
کے مرتبہ کو بلند پاتا ہے۔ انشاء العزیز
آں عزیزوں پر بھی ظاہر ہوگا۔ اگر مولوی
محمد منظہر نانوتہ میں تشریف رکھتے ہوں
بعد سلام شوق ملاقات فرما کر

ع۵ اس کی تفسیر اس کے ساتھ ہی مذکور ہے کہ " از دعاؤ ہمت مصروف ام " پس شیخ کے حاضر وناظر ہونے کا اعتقاد اس سے لازم نہیں آتا مطلب یہ ہے کہ دور ہونے سے جو شبہ بے توجہی کا ہو جاتا ہے اسکی نفی مقصود ہے۔

ف۵ مراد مولانا محمد منظہر صاحب نانوتوی رح سابق صدر مدرس مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۲ سعید الدین۔

فرمودہ دہند کہ آں یگانہ زمانہ
را در جماعت خود واز دوستان خود
می شمارم واز دعائے خیر غافل
نیم خاطر جمع فرمایند و انچہ کہ ذکر و
شغل دریافت کردن منظور باشد
بذریعہ خط از احقر یا از مولوی
رشید احمد صاحب کہ او شاں
را بجائے احقر دانند معلوم
فرمایند فی الحال اگر منظور باشد
ترکیب دوازدہ تسبیح کہ عمدہ
ذکر خاندان ما یان ست از
مولوی صاحب موصوف دریافتہ
بعمل آرند انشاء اللہ تعالیٰ فائدہ
عظیم خواہد شد عاقبت بخیر باد

مکتوب سیزدہم

از فقیر امداد اللہ
عفی اللہ عنہ بخدمت بابرکت جامع
علوم ظاہری و باطنی مولوی محمد قاسم
صاحب و مولوی محمد یعقوب صاحب
سلمہ اللہ تعالیٰ بعد سلام علیکم

یہ پیام دیں کہ اُس یکتائے زمانہ
کو اپنی جماعت میں اپنے دوستوں
سے شمار کرتا ہوں اور دعائے خیر سے
غافل نہیں ہوں خاطر جمع فرما دیں۔
اور جو کچھ کہ ذکر و شغل کے متعلق دریافت
کرنا منظور ہو بذریعہ خط احقر سے یا
مولوی رشید احمد صاحب سے کہ اُن
کو بجائے احقر جانیں معلوم کریں
فی الحال اگر منظور ہو دوازدہ
تسبیح کی ترکیب کہ ہمارے خاندان
کا بہترین ذکر ہے مولوی صاحب
موصوف سے دریافت کر کے
عمل کریں انشاء اللہ فائدہ عظیم
ہوگا۔ عاقبت بخیر ہو۔

مکتوب تیرھواں

فقیر امداد اللہ
عفا اللہ عنہ سے بخدمت بابرکت
جامع علوم ظاہری و باطنی مولوی
محمد قاسم صاحب مولوی محمد یعقوب صاحب
سلمہ اللہ تعالیٰ بعد سلام علیکم

ورحمۃ اللہ وبرکاتہ معلوم فرمایند
کہ حافظ عبدالرحمن صاحب[۱] راجوپوری
کہ مرد دیندار وطالب حق اند وسہ
روز پیش از روانگی داخل گردیدہ
اند فقط ترکیب پاس انفاس و
یک دو وظیفہ تعلیم کردہ شد باقی
بخدمت آں صاحبان[۲] گاہ گاہ خواہند
شد۔ ترکیب دوازدہ تسبیح وغیرہ
حسب استعداد اوشاں تعلیم کردہ
باشند وتوجہ بر حال اوشاں مرعی
دارند ونیز اگر اہل راجوپور کہ
بعضے از آں از فقیر ارادت و
عقیدت مثل میاں خواجہ محمد وغیرہ
دارند بخدمات شما ملتجی شوند گاہ گاہ
تشریف بردہ فیض دینی رسانیدہ باشند۔

ورحمۃ اللہ وبرکاتہ معلوم کریں کہ
حافظ عبدالرحمن صاحب راجوپوری
کہ مرد دیندار اور طالب حق ہے۔ دو
تین روز روانگی سے پہلے داخل سلسلہ
ہوئے ہیں فقط ترکیب پاس انفاس
اور ایک دو وظیفہ تعلیم کئے گئے۔ باقی
خدمت میں آپ صاحبوں کی کبھی کبھی
حاضر ہونگے۔ دوازدہ تسبیح وغیرہ کی ترکیب
اُنکی حسب استعداد تعلیم کی جائے
اُن کے حال پر توجہ رکھیں نیز اہل
راجوپور کہ بعضے ان میں سے مثل
میاں خواجہ محمد وغیرہ فقیر سے
ارادت وعقیدت رکھتے ہیں تمہاری
خدمت میں ملتجی ہونگے کبھی کبھی تشریف
لیجاکر فیض دینی پہونچایا جائے۔

---

[۱] راجوپور ضلع سہارنپور کے ایک بزرگ تھے ۱۲ سعید الدین۔

[۲] اس میں وحدت مطلب کے خلاف کا شبہ نہ کیا جاوے دو صاحبوں کی سپرد کرنے کے معنی یہ ہیں کہ ان میں سے جس ایک کو طالب معین کرے اس تعیین کے بعد وہ ایک صاحب عذر نہ کریں۔

زیرا کہ خطوط راجوپور در سعی این
مقدمہ مذکورہ آمدہ اند امید است
کہ از آں صاحبان بسیار فائدہ
دین خواہد شد باقی حال اینجا
از خطوط سابق کہ بدست مولوی
حقداد خان صاحب ساکن خورجہ و دیگر
بدست برادر مولوی محمد احسن ساکن
میرٹھ روانہ کردہ ام معلوم خواہد
شد۔

مکتوب چہاردہم

از فقیر امداد اللہ
عفی اللہ عنہ بخدمت عزیز القدر حکیم
ضیاء الدین و محمد یوسف وغیرہ
سلامت۔ بعد سلام مسنون و اشتیاق
ملاقات واضح رائے عزیز باد۔ عرصہ
قریب سال گردیدہ کہ کدام مسرت
نامہ از آں سو نہ رسیدہ از تحریر مولوی
رشید احمد صاحب و مولوی محمد قاسم
صاحب حالِ انتقال جناب بھائی غلام محی الدین[۱]

اسواسطے کہ خطوط راجوپور اس مقدمہ
مذکورہ کی سعی میں آئے ہیں۔ امید
ہے کہ آپ صاحبوں سے بہت فائدہ
دین کا ہوگا۔ باقی یہاں کا حال خطوط
سابق سے جو مولوی حقداد خاں
صاحب ساکن خورجہ کے ہاتھ اور
دوسرے برادر مولوی محمد احسن صاحب
ساکن میرٹھ کے ہاتھ روانہ کئے ہیں
معلوم ہوگا۔

مکتوب چودھواں

فقیر
امداد اللہ عفا اللہ عنہ سے بخدمت
عزیز القدر حکیم ضیاء الدین و محمد یوسف
وغیرہ سلامت۔ بعد سلام مسنون و
اشتیاق ملاقات واضح رائے عزیز ہو
قریب ایک سال کے عرصہ ہوا کہ کوئی
مسرت نامہ اُس طرف سے نہیں پہونچا
مولوی رشید احمد صاحب و مولوی محمد قاسم
صاحب کی تحریر سے جناب بھائی غلام محی الدین

---

[۱] والد صاحب جناب حکیم محمد ضیاء الدین صاحب ۱۲ اسعید الدین۔

صاحب مرحوم معلوم گردیدہ ازیں
معنی رنج بیراموں خاطر احقر گردید
خداتعالیٰ آنجناب مرحوم مغفور را
مغفور سازد و بجنت الفردوس
رساند و باقیماندگان را صبر
روزی کند و خوش و خورم دارد
و عزیز از جان[ع] شاید کہ ہمہ امور
کہ تعلق بذات مرحوم بودند بآں
عزیز مفوض بودہ باشد عزیز از
جان را مناسب کہ در امور بطوریکہ
والد شما در ہر امر بہ بُردباری و حلم
و اسلوبی را کار می فرمودند آنعزیز
ہم اختیار کند و خلاف حکم الٰہی
را ہرگز راہ ندہند بلکہ مناسب کہ
امور ریاست را ترک دہند

صاحب مرحوم کے انتقال کا حال
معلوم ہوا اس سے رنج احقر کے دل
کو پہونچا خداوند تعالیٰ اس جناب مرحوم
مغفور کو بخشے اور جنت الفردوس
میں پہونچاوے اور باقیماندوں کو صبر
نصیب کرے اور خوش و خرم رکھے
اور عزیز از جان چاہیئے کہ تمام امور
کہ ذات مرحوم سے تعلق رکھتے تھے
آنعزیز کی سپرد کئے جاویں عزیز از
جان کو مناسب ہے کہ امور میں جس
طور سے تمہارے والد ہر امر میں بُردباری
حلم اور طریقہ سے کام کرتے تھے آنعزیز
بھی اختیار کریں اور خلاف حکم الٰہی کو ہرگز راہ
نہ دیں بلکہ مناسب ہے کہ امور ریاست
کو ترک کریں اور اپنے بھائیوں کے

ع قولہ عزیز از جان الی قولہ بلکہ مناسب کہ امور ریاست را ترک دہند الخ ان دونوں میں منافات نہ سمجھی جاوے۔ قول اول کا حاصل انتظام کا مشورہ دینا نہیں بلکہ یہ ہے کہ اگر انتظام کرو تو فلاں فلاں قیود کی رعایت کرو اور دوسرے قول کا حاصل یہ ہے کہ اولی یہی ہے کہ انتظام ہی ترک کردو۔

حوالہ برادران خود کنند و خود مشغول
بحق باشند کہ انشاء اللہ تعالیٰ
بہ برکت انفاس آں عزیز ہمہ امور
اسلوب خواہند شد خاطر جمع دارند
یقین کہ ہمیں بودہ باشد از حال
خود و دیگر احوال آنجا مفصل
ارقام فرمایند و از حال عزیزاں
اطلاع نمایند۔ سابق ازیں چند
قطعہ خط روانہ کردہ ام مگر از جواب
یکے خوشنود نہ شدم۔ امید کہ
عزیزان و برادران دینی را تعلیم تلقین
و تاکید بر شغل کردہ باشند۔

مکتوب پانزدہم[۵] از فقیر امداد اللہ
عفی اللہ عنہ بخدمت بابرکت برادرم
مولوی رشید احمد و مولوی محمد قاسم
و حکیم ضیاء الدین و مولوی محمد یعقوب

حوالہ کریں اور خود حق کے ساتھ
مشغول ہوں انشاء اللہ تعالیٰ
بہ برکت پاس انفاس آنعزیز کے تمام
امور عمدہ ہو جائیں گے خاطر جمع رکھیں
یقین کہ ایسا ہی ہوگا۔ اپنے حال
اور وہاں کے احوال مفصل
تحریر کریں اور عزیزوں کے حال
سے بھی اطلاع دیں۔ اور اس سے
پہلے چند قطعہ خط میں نے روانہ کئے
ہیں مگر ایک کے بھی جواب سے مسرور
نہیں ہوا امید کہ عزیزان و برادران دینی کو
تعلیم و تلقین و تاکید شغل کرتے رہیں گے۔

مکتوب پندرھواں۔ فقیر
امداد اللہ عفا اللہ عنہ سے بخدمت بابرکت
برادر مولوی رشید احمد و مولوی محمد قاسم
و حکیم ضیاء الدین و مولوی محمد یعقوب

---

۵ تمام خط آئینہ ہے شان شفقت کا کہ سب کی مصالح کی طرف کس درجہ توجہ ہے
ولنعم ما قیل ؎ بندۂ پیر خراباتم کہ لطفش دائم است
زانکہ لطف شیخ و زاہد گاہ ہست و گاہ نیست

ومولوی ابوالنصر[1] صاحبان سلمہم اللہ
تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ واشتیاق ملاقات بغایات
مشہود رائے عالیات بادا حقر بخیریت
بودہ جویائے اخبار آں عزیزان
میماند۔ عرصہ قریب ہفت ماہ بودہ
باشد کہ کدام نامہ خیریت شمامہ
از آں سو نرسیدہ اکثر اوقات
طبع نگراں بانصوب میماند و دیگر از
آیندگان ایں صوب کہ دریں سال
از آں نواح کدام کس
خواہند آمد وحال مولوی مظفر حسین[2]
صاحب قبلہ ومولوی شیخ محمد[3] صاحب
نیز بنگارند کہ دریں سال خواہند
آمد یا نہ وحالات اینجا زبانی حجاج و
خطوط احقر کہ بدست شاں روانہ کردہ ام

ومولوی ابوالنصر صاحبان سلمہم اللہ
تعالیٰ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ واشتیاق ملاقات بغایات
مشہود رائے عالیات ہو احقر خیریت سے
ہے آں عزیزوں کی خبروں کا جویاں
رہتا ہے۔ سات ماہ کے قریب عرصہ ہوتا
ہے کہ کوئی نامہ خیریت شمامہ نہیں
پہونچا۔ اکثر اوقات طبیعت اُسطرف
نگراں رہتی ہے اور دوسرے اس
جانب کے آنیوالوں میں سے اس سال
میں اُس نواح سے کون کون لوگ
آئیں گے اور مولوی مظفر حسین
صاحب قبلہ ومولوی شیخ محمد صاحب
کا حال بھی لکھیں کہ اس سال آئیں گے
یا نہیں اور یہاں کے حالات حجاج کی زبانی
اور احقر کے خطوط کہ جو اُنکے ہاتھ روانہ کئے ہیں

ع۱ برادر حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رح ۱۲ سعید الدین۔ ع۲ مراد حضرت مولانا مظفر حسین صاحب کاندھلوی رح ۱۲ سعید الدین ع۳ مراد حضرت مولانا شیخ محمد صاحب محدث تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲ سعید الدین۔

معلوم خواہد شد و مولوی رحمۃ اللہ
ہنوز تشریف باستنبول میدارند
خدائے تعالیٰ مولوی صاحب را
جلد آرد و درینولا درینجا گرانی
غلہ و دیگر اجناس و اشیار بسیارست
مردمان غربائے اینجا گونہ تشویش
میدارند۔ خدا تعالیٰ رحم کند درین
روزہا اگر کدام کس قصد حج دارد
خرچ وافر باید و حال اینجا بسبب
بعضے مصلحت نتوانم نوشت و از
حال قیام عزیز از جان احمد حسین
برنگارند کہ کجا می ماند یا نانوتہ یا
رام پور قیام او در تھانہ ہرگز پسند
ندارم۔ آیندہ اختیار اوست
از خطوط سابق معلوم شد کہ عزیز
از جان محمد یوسف بالور رفتہ است
خدا تعالیٰ او را مشغول بخود دارد
کہ وقت امتحان است افسوس
است کہ از حال نکاح حکیم

معلوم ہونگے اور مولوی رحمۃ اللہ صاحب
ابھی استنبول میں تشریف رکھتے ہیں۔ خدا
تعالےٰ مولوی صاحب کو جلد لائے
اسوقت یہاں غلہ اور دوسرے اجناس
اور اشیار کی گرانی بہت ہے۔ یہاں
غریب لوگ ایک گونہ پریشان ہیں۔
خداوند تعالیٰ رحم کرے۔ انذنوں میں
اگر کوئی آدمی حج کا قصد کرے تو
بہت خرچ چاہیئے بعض مصلحتوں
کے سبب یہاں کا حال نہیں لکھ سکتا۔
عزیز از جان احمد حسین کے قیام کے
حال سے اطلاع دیں کہ کہاں رہتا
ہے نانوتہ یا رام پور۔ اس کے قیام
کو تھانہ میں ہرگز پسند نہیں کرتا۔
آیندہ اسکو اختیار ہے خطوط سابق سے
معلوم ہوا کہ عزیز از جان محمد یوسف الور
تشریف لیگئے ہیں۔ خداوند تعالیٰ ان کو
اپنے میں مشغول رکھے کہ آزمائش کا وقت
ہے بہت افسوس ہے کہ حکیم ضیاء الدین

ضیاء الدین صاحب از خطوط دیگر
معلوم شد مگر آں عزیز نہ نوشتہ است
غرض از ہر دو نکاح بسیار خوشنود
گردیدم خدا تعالیٰ ایں رسم نیک
در ہمہ مسلمانان جاری کند و معلوم
نہ شد کہ والد حکیم موصوف راضی اند
یا ناراض و دیگر اقربا ہم راضی اند
یا نے بخدمت مولوی رشید احمد
صاحب جواب خطوط کہ بدست حافظ
قادر بخش سہارنپوری و دینا[1]
فرستادہ ام و بتحریرم عمل کردہ
اطلاع دہند و حال رسیدن داروغہ[2]
صاحب و دیگر حجاج نیز بنگارند
و حالات پنجاب کہ از خطوط میاں
عبدالصمد[3] معلوم بودہ باشد نیز
بنگارند بہ ہمشیرہ عزیزم بعد سلام

صاحب کے نکاح کا حال دوسروں کے
خطوط سے معلوم ہوا مگر آن عزیز نے نہ
لکھا۔ غرض دونوں نکاح سے بہت
خوش ہوا۔ خدا تعالیٰ اس نیک رسم کو
تمام مسلمانوں میں جاری کرے معلوم
نہ ہوا کہ والد حکیم موصوف راضی ہیں
یا ناراض اور دوسرے اقربا بھی راضی
ہیں یا نہیں۔ بخدمت مولوی رشید احمد
صاحب خطوط کے جواب حافظ قادر بخش
سہارنپوری و دینا کے ہاتھ میں نے
بھیجے ہیں۔ میری تحریر پر عمل کرکے اطلاع
دیں اور داروغہ صاحب اور دوسرے
حجاج کے پہونچنے کا بھی حال لکھیں
میاں عبدالصمد صاحب کے خطوط سے
جو حالات پنجاب معلوم ہوئے ہیں وہ
بھی لکھیں اور ہمشیرہ عزیزم کو بعد سلام

---

[1] میرے ماموں صاحب قبلہ کا خادم نہایت دیانتدار تھا ۱۲ سعید الدین۔ [2] تھانہ بھون کے ایک بزرگ تھے جو داروغہ صاحب کے لقب سے مشہور تھے انکا نام قاضی محمد حسین تھا ۱۲ سعید الدین

[3] ہمارے خاندان کے بزرگوں میں سے تھے ۱۲ سعید الدین۔

آنکہ مناسب کہ از مولوی محمد قاسم
یا مولوی رشید احمد صاحب پرسیدہ
کدام شغل و ذکر کہ از آں محبت
ماسوے اللہ دور شود بعمل آرند
شب و روز بذکر و شغل و یاد الہٰی
مشغول مانند و خود را معطل ندارند۔
و برائے ہر یک دعائے خیر میکنم۔

مکتوب شانزدہم از فقیر

عبدالکریم عفی اللہ عنہ بخدمت
بابرکت جامع علوم ظاہری و باطنی
مولوی محمد قاسم صاحب دام عرفانہ
بعد سلام مسنون و اشتیاق
ملاقات بغایات واضح رائے عزیز
باد۔ پیش ازیں جوابات خطوط سابق
آنصاحبان جدا جدا گاشتہ و احوال
اینجا معہ نسخہ ضیا القلوب فی
لقاء المحبوب ہمراہ مولوی حقداد خاں
صاحب و حافظ عبدالرحیم خاں پسر
شان روانہ خدمات نمودہ ام رسیدہ

مناسب ہے کہ مولوی محمد قاسم یا مولوی
رشید احمد صاحب سے کوئی شغل و ذکر
پوچھ کر جس سے ماسوے اللہ کی محبت
دور ہو جائے عمل کریں اور شب و روز
ذکر و شغل اور یاد الہٰی میں مشغول
رہیں اور خود کو معطل نہ رکھیں ہر ایک
کے لئے دعائے خیر کرتا ہوں۔

مکتوب سولھواں۔ فقیر

عبدالکریم عفا اللہ عنہ سے بخدمت
بابرکت جامع علوم ظاہری و باطنی
مولوی محمد قاسم صاحب دام عرفانہ
بعد سلام مسنون و اشتیاق ملاقات
بغایات واضح رائے عزیز ہو اس سے
پہلے آپ صاحبوں کے خطوط سابق
کے جوابات الگ الگ اور یہاں کے
احوال معہ نسخہ ضیاء القلوب فی لقاء المحبوب
مولوی حقداد خاں صاحب و حافظ
عبدالرحیم خاں پسر مولوی صاحب
موصوف کے ہمراہ خدمت میں روانہ کئے ہیں

باشند از رسیدنش زود اطلاع نمایند
ونیز در نیولا خط آنعزیز مورخہ ۳ ذیقعدہ
در آخر محرم رسیدہ از جمیع حالات و
خیریت اقربا و عزیزان و دوستان
اطلاع بخشید شکر الٰہی بجا آوردہ
شد و نیز رسیدن مبلغان میاں
غریب اللہ[1] مرحوم بوارثان او معرفت
حافظ عبدالرزاق[2] صاحب تسلی
گردید خدائے تعالیٰ شما را جزائے
خیر دہد و کمالات عرفانی و نعمائے
قرب حق روزی کند و نیز قبول نہ
کردن عزیزم حافظ احمد حسین[3]
علاقہ مطبع بسبب قلت تنخواہ
معلوم شد۔

پہونچے ہوں گے اس کی رسید سے
جلد اطلاع دیں اور نیز اس اثنا میں
آنعزیز کا خط مورخہ ۳ ذیقعدہ آخر
محرم میں پہونچا تمام حالات اور اقرباو
عزیزوں و دوستوں کی خیریت سے
اطلاع بخشی شکر الٰہی بجالایا گیا۔
نیز میاں غریب اللہ مرحوم کے
مبلغان معرفت حافظ عبدالرزاق
صاحب کے اُن کے وارثونکو پہونچ
جانے سے تسلی ہوئی خدائے تعالیٰ تم کو
جزائے خیر دے اور کمالات عرفانی اور قرب
حق کی نعمتیں نصیب کرے نیز قبول نہ
کرنا عزیزم حافظ احمد حسین کا مطبع کے
تعلق کو بسبب قلت تنخواہ کے معلوم ہوا۔

---

[1] شاید تھانہ بھون کے کوئی بزرگ ہیں پوری طرح واقف نہیں ۱۲ اسعیدالدین۔

[2] رئیس قصبہ تھانہ بھون ضلع مظفر نگر ۱۲ اسعیدالدین

[3] نیز قبول نہ کردن الی قولہ بہ قلت معاش قانع الخ سبحان اللہ کیسا حکیمانہ وعارفانہ مذاق ہے کہ ترک اسباب و تکثیر اسباب کے درمیان مرتبہ تقلیل اسباب کا تجویز فرما کر اُس کے متعلق مشورہ عطا فرمایا ۱۲

ازیں معنی طبعم مکدر گشت زیراکہ	اس وجہ سے میری طبیعت مکدر
من میخواہم کہ عزیز مذکور فقر و	ہو گئی اس لئے کہ میں چاہتا ہوں
فاقہ راعزت و فخر دانستہ بہ	کہ عزیزم مذکور فقر و فاقہ کو عزت و فخر
قلت معاش قانع بودہ بحق	جانکر قلت معاش پر قانع ہو کر حق
مشغول شود۔ خدائے تعالیٰ	میں مشغول ہو۔ خدائے تعالیٰ اس
در آں برکت دہد عزیز مذکور نظر	میں برکت دیگا۔ عزیز مذکور بلند
بالا دارد و آرائش دنیا را دوست	نظر رکھتا ہے اور دنیا کی آرائش کو
میدارد مجبورم و دریں علاقہ	دوست رکھتا ہے مجبور ہوں اور
مطبع چند فائدہ فہمیدہ بودم۔	اس علاقہ میں مطبع کے چند فائدے
اول آنکہ مجمع صلحا است۔	میں نے سمجھے تھے اول یہ کہ صلحا کا مجمع
خصوصاً صحبت آں عزیز و عزیزم	ہے خصوصاً آں العزیز اور عزیزم مولوی
مولوی محمد یعقوب بود کہ دریں	محمد یعقوب کی صحبت تھی کہ انہیں
صلاح دارین او متصور ست	اس کے دارین کی صلاح متصور ہے
و دیگر مزدوری بظاہر حلال است	اور دوسرے ظاہر میں مزدوری حلال ہے
آخیر اختیار اوست مگر آنکہ	آخیر اس کو اختیار ہے۔ مگر آنکہ تحریر
از تحریر عزیزم مولوی محمد یعقوب	سے عزیزم مولوی محمد یعقوب
معلوم شدہ کہ منشی صاحب بموجب	معلوم ہوا کہ منشی صاحب نے اس
عرض ایں فقیر قصد طبع مثنوی کردہ	فقیر کی عرض کے سبب مثنوی کے طبع
اند چنانچہ مولوی موصوف تحشیہ	کا قصد کیا ہے۔ چنانچہ مولوی موصوف نے

آن از دفتر ثانی شروع کردہ
اند ازیں معنی بسیار خوشنود شدم
کہ مرا از مثنوی شریف محبت است
اگر آں عزیز نیز در تحریر تحشیہ و
صحت آں شریک شوند بسیار
انسب معلوم میشود۔ امید است
درصورت شریک شدن آنعزیز
مثنوی بسیار خوب طبع خواہد شد
بعد الفراغ آں بہتر است کہ گوشۂ
عافیت بگیرند و در تعلیم و تلقین علم
ظاہری و باطنی مشغول شوند۔
خدائے تعالیٰ حامی و مددگار است
درہمہ امور انشاء اللہ تعالےٰ از
حوائج ضروری ہرگز تنگ نخواہد شد۔

مکتوب ہفتادم۔ بخدمت

بابرکت عزیزم مولوی محمد یعقوب
صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد سلام
مسنون شوق مشحون و مواصلت
جسمانی واضح باد مکتوب محبت و

دفتر ثانی سے اس کا تحشیہ شروع کیا
ہے اسوجہ سے بہت خوش ہوا کہ مجکو
مثنوی شریف سے محبت ہے اگر
آنعزیز بھی تحشیہ اور اس کی صحت
میں شریک ہوں بہت مناسب
معلوم ہوتا ہے۔ امید ہے کہ
آنعزیز کے شریک ہونے کی صورت
میں مثنوی بہت اچھی طبع ہوگی۔ اس
سے فراغ کے بعد بہتر ہے کہ گوشۂ
عافیت اختیار کریں اور علم ظاہری و
باطنی کی تعلیم و تلقین میں مشغول
ہوں۔ خدا تعالیٰ تمام امور میں
حامی و مددگار ہے۔ حوائج ضروریہ
سے ہرگز تنگی نہ ہوگی۔

مکتوب سترھواں۔ بخدمت

بابرکت عزیزم مولوی محمد یعقوب
صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد سلام
مسنون شوق مشحون و مواصلت
جسمانی کے واضح ہو نامۂ محبت و

وعقیدت اسلوب مع خط عزیزم
حافظ احمد حسین سلمہ مورخہ ۲۷ر
ذیقعدہ در آخر محرم رسیدہ۔
مسرت ساخت واز حال مندرجہ
اش آگاہی بخشید۔ معلوم شد کہ
عزیز احمد حسین علاقہ مطبع بسبب
قلت تنخواہ قبول نہ کرد بہتر نہ نمود
اگر برآں قناعت کردے۔ خدائے
تعالیٰ درآں برکت دادے۔ خیر
اختیار اوست وہم از دریافت
قصد طبع مثنوی شریف وکمر ہمت
بستن آں عزیز در مقدمہ صحت وتحشیہ
آں عزیز بسیار فرحت رو داد۔ اللہ
تعالیٰ سعی آں عزیز را مشکور و
مقبول کناد وبحسن وخوبی باختتام
رساناد آمین۔ باید کہ دریں امر سست
نشوند وہمت را کار فرمایند۔
خدائے تعالیٰ حامی ومددگار است
وایں مدبر را ہم از دعا شریک

عقیدت اسلوب مع خط عزیزم
احمد حسین سلمہ مورخہ ۲۷ر ذیقعدہ
آخر محرم میں پہونچا خوش کیا اور
اس کے مندرجہ حال سے آگاہی
بخشی۔ معلوم ہوا عزیز احمد حسین
نے قلت تنخواہ کے سبب مطبع
کے تعلق کو قبول نہ کیا۔ اچھا نہ کیا
اگر اس پر قناعت کرتا خدائے
تعالیٰ اس میں برکت دیتا۔ خیر اسکو
اختیار ہے وانیز طبع مثنوی شریف
کے قصد معلوم ہونے سے اور آں عزیز
کا اس کی صحت اور تحشیہ کے بارہ
میں کمر ہمت باندھنے سے بہت خوشی
حاصل ہوئی اللہ تعالیٰ آں عزیز کی
سعی کو مقبول ومشکور کرے اور
حسن وخوبی سے اختتام کو پہونچائے
آمین۔ چاہیئے کہ اس امر میں سست
نہ ہوں اور ہمت کو کام میں لائیں۔ خدا
تعالیٰ حامی ومددگار ہے اس بے نصیب کو بھی

دانند و باید دانست کہ بجز حل
مطلب از طولانیٔ حاشیہ بپرہیزند
و نیز بعض مرتبہ یک لغت را
معنی بسیار باشند. فقط معنی مراد
مولانا دیگر نہ نویسند کہ تحریر
طویل خواہد شد بلکہ لغت را اعراب
باید داد و حاجت ترکیب نام
نیست و معنی لغت تحت لغت
یا در سفیدی نظم نوشتہ شوند
مناسب معلوم مے شود دریں
دو فائدہ است. یکے زینت
نظم است دوم آنکہ گنجائش
بر حاشیہ برائے تحشیہ حل مطالب
خواہد شد آیندہ ہر چہ مناسب
دانند بعمل آرند مگر بمقدور
خود ہیچ دقیقہ فرو نگذارند و
نیز اختتام مثنوی
شریف تصنیف مولوی
مفتی الٰہی بخش صاحب مرحوم

دعا سے شریک جائیں. جاننا چاہیئے
کہ بجز حل مطلب طولانی حاشیہ سے
پرہیز کریں نیز بعض مرتبہ ایک لغت
کے بہت سے معنی ہوتے ہیں صرف
مولانا کے مرادی معنی کے سوا دوسرے
نہ لکھیں تحریر طویل ہو گی بلکہ لغت
پر اعراب دینا چاہیئے اور ترکیب نام
کی حاجت نہیں. مناسب معلوم ہوتا
ہے کہ لغت کے معنی لغت کے نیچے یا نظم
کی سفیدی میں لکھے جائیں. اس میں
دو فائدے ہیں ایک زینت نظم دوسرے
حاشیہ پر گنجائش حل مطالب کے تحشیہ
کے لئے نکل آئے گی آئندہ جو کچھ
مناسب جانیں عمل میں لائیں.
لیکن اپنے مقدور کے موافق
کوئی دقیقہ نہ چھوڑیں نیز
اختتام مثنوی شریف
تصنیف مولوی مفتی الٰہی بخش
صاحب مرحوم کاندھلوی مولوی

کاندھلوی از نزد مولوی نور الحسن[51]
صاحب طلبیدہ ضرور شریک کردہ
طبع نمایند۔ تاکہ کتاب کامل شود۔
ونیز بزبانی مولوی محب اللہ صاحب[52]
معلوم شد کہ عبد الرحمن صاحب[53]
مصالحہ مثنوی یعنی شروح وغیرہ
بسیار خوب جمع کردہ بودند بلکہ دفتر
اول بہ تحشیہ وصحت کنانیدہ
اند بسبب بعضے امور در طبع
توقف شد۔ اگر ممکن باشد آں
مصالح را از مطبع میاں عبد الرحمن
طلبیدہ بکار برند و اگر طلبیدہ شد
بہتر شد وقتیکہ طبع شروع
خواہد شد فقیر را ہم اطلاع باید
کرد معلوم نیست کہ پرچہ شجرات
طبع شدہ یا نے از آں ہم اطلاع

نور الحسن صاحب کے پاس سے
طلب کرکے ضرور شریک کرکے طبع
کریں تاکہ کتاب کامل ہو جائے
نیز مولوی محب اللہ صاحب کی
زبانی معلوم ہوا کہ عبد الرحمن صاحب
نے مثنوی کا مصالحہ یعنی شروح وغیرہ
بہت خوب جمع کی تھیں بلکہ دفتر اول
کا تحشیہ اور صحت کرائی ہے بعض
وجوہ کے سبب طبع میں توقف ہوا
اگر ممکن ہو اُس مصالح کو میاں
عبد الرحمن کے مطبع سے طلب
کرکے کام میں لائیں اگر طلب کیا
گیا تو اچھا ہوا۔ جس وقت کہ طبع
شروع ہو فقیر کو بھی اطلاع کرنا
چاہیئے۔ معلوم نہیں کہ شجرات کے
پرچے طبع ہوئے یا نہیں اسکی بھی اطلاع

---

[51] حضرت مفتی صاحب خاتم مثنوی ممدوح کے پوتے بہت بڑے عالم فاضل تھے مولانا فضل حق صاحب کے خاص شاگرد تھے تحصیلدار بھی رہے ہیں ۱۲ اسعید الدین [52] غالباً پانی پت کے ایک بزرگ تھے ۱۲ اسعید الدین [53] مالک مطبع نظامی کانپور ۱۲ اسعید الدین۔

بخشند و از قیمت قرآن شریف
مترجم کہ طبع میشود و ترجمہ مشکوۃ
شریف آگاہی دہند و قتیکہ ہر دو
کتاب تیار شوند جلد بند کنانیدہ
بفرستند کہ درینجا جلد خوب نمی
بندند بر وقت اطلاع قیمت آنہا عہ
فرستادہ خواہد شد و از حال
تجویز طبع ضیاء القلوب بموجب
مرضی و ایمائے بندہ کہ میاں
مولوی عبد الحکیم صاحب قصد
کردہ اند و نیز مولوی حقداد خاں
صاحب ساکن خورجہ ہم ارادہ
مینمایند۔ مطلع سازند و ہم از رسید
نسخہ مذکور کہ رسیدہ است یا نے
از احقر دو نسخہ کتاب مذکور یک
نسخہ مولوی حقداد خاں صاحب
بردہ اند و دیگر بدست حاجی

دیں اور قیمت سے مترجم قرآن
شریف کی جو طبع ہوتا ہے اور مشکوۃ
شریف کے ترجمہ سے آگاہی دیں۔
جسوقت دونوں کتابیں تیار ہو جائیں
جلد بندھوا کر بھیجیں کہ اسجگہ جلد اچھی نہیں
بندھتی بر وقت اطلاع انکی قیمت
بھیجی جاویگی اور حال سے تجویز طبع
ضیاء القلوب جسکا ارادہ مولوی
میاں عبد الحکیم صاحب نے بموجب
مرضی و ایمائے بندہ کیا ہے نیز
مولوی حقداد خاں صاحب
ساکن خورجہ بھی ارادہ کرتے ہیں۔
مطلع کریں نیز نسخہ مذکور کی رسید سے
کہ پہنچی ہے یا نہیں احقر سے دو نسخہ
کتاب مذکور ایک نسخہ مولوی
حقداد خاں صاحب لے گئے
ہیں اور دوسرا بدست حاجی

عہ آج کل اس باب میں مشائخ کا معمول دیکھ کر یہ مضمون خارق عادت معلوم ہوتا ہے مریدوں کو فرمائشی چیزوں کی قیمت کون دیتا ہے ۱۲

محمد اسمٰعیل سہارن پوری کہ در
گنگوہ یا رام پور رسیدہ باشد
فرستادہ باشند و مثنوی تو تصنیف
تحفۃ العشاق نیز ہمراہ صاحب
موصوف ارسال نمودہ شد از
رسید آنہا اطلاع بخشند بخدمت
شریف منشی ممتاز علی[1] صاحب
بعد سلام شوق مضمون بالا واحد
است۔ خدا تعالے سعی شما مشکور
گرداناد از طرف زوجہ نہال احمد
مرحوم دعا و طواف کردہ شد۔
اللہ تعالیٰ مقبول کند و آں مرحوم
را بخشد۔

مکتوب ہیجدہم از کمترین خلائق

مسمّٰی بہ امداد اللہ عفی اللہ عنہ
بخدمت بابرکت عالم عامل عزیزم
مولوی محمد قاسم و مولوی محمد یعقوب
صاحب دام شغلکم باللہ بعد سلام

محمد اسمٰعیل سہارنپوری کہ گنگوہ
یا رام پور میں پہونچی ہو گی بھیجیں
اور مثنوی تو تصنیف تحفۃ العشاق
بھی صاحب موصوف کے ہمراہ
ارسال کی گئی ہے اُنکی رسیدوں
سے اطلاع بخشیں۔ بخدمت
شریف منشی ممتاز علی صاحب بعد
سلام شوق مضمون بالا ایک
ہے خداوند تعالیٰ تمہاری کوشش
کو مشکور کرے۔ نہال احمد مرحوم
کی زوجہ کی طرف سے دعا اور
طواف کیا گیا خداوند تعالیٰ اُسے
مقبول کرے اور اس مرحوم کو بخشے۔

مکتوب اٹھارواں کمترین خلائق

امداد اللہ عفا اللہ عنہ سے بخدمت
بابرکت عالم عامل عزیزم مولوی
محمد قاسم و مولوی محمد یعقوب صاحب
دام شغلکم باللہ بعد سلام مسنون

[1] مالک مطبع ہاشمی دہلی و مہاجر مکہ معظمہ ۱۲ سعید الدین

مسنون و اشتیاق مشحون مشہود
رائے عزیز باد مکتوب معہ پارچہ
کھیس یکے مورخہ ۲۶ جمادی الثانی
و دیگر مورخہ ۲۲ شوال رسیدند۔
از مندرجہ آنہا آگاہی یافتم از
انتقال عزیزم شیخ احمد[۱] دیوبندی
مرحوم رنج کردید خدا تعالیٰ مغفرتش
کند جائیکہ از طواف و دعائے
مغفرت کردہ شد قبول باد و نیز از
دریافت نکاح ثانی عزیزہ ام
ہمشیرہ مولوی محمد قاسم بحسن تدبیر و
سعی مولوی صاحب موصوف و آنعزیز
خیلے فرحہا اندوختم کہ بقلم نمی گنجد
و بے اختیار دعائے خیر بحق آں
عزیزان وغیرہ موصوف و نہال احمد
و برخوردار ضیاء احمد از تہ دل برمی آید

داشتیاق مشحون مشہود رائے
عزیز ہو۔ ایک مکتوب مع پارچہ
کھیس مورخہ ۲۶ جمادی الثانیہ
اور دوسرے ۲۲ شوال پہونچا۔
مندرجہ احوال سے آگاہی پائی۔
عزیزم شیخ احمد دیوبندی کے انتقال
سے رنج ہوا خدا تعالیٰ اُسکی مغفرت
کرے اس کے لیے طواف اور مغفرت
کی دعا کی گئی قبول ہو نیز معلوم ہونے
سے نکاح ثانی عزیزم ہمشیرہ مولوی
محمد قاسم حسن تدبیر اور سعی سے
مولوی صاحب موصوف اور آنعزیز
کے اسقدر مسرتیں ہوئیں کہ قلم میں
گنجائش نہیں بے اختیار دعائے خیر حق
میں آں عزیزان وغیرہ و نہال احمد
و برخوردار ضیاء احمد تہ دل سے نکلی۔

ف اس مضمون سے حضرت کا اہتمام تبلیغ شرائع وعلوم کا کس قدر ظاہر ہے۔

[۱] برادر شیخ نہال احمد صاحب رئیس دیوبند ضلع سہارنپور ۱۲ سعید الدین۔

[۲] برادر زادہ شیخ نہال احمد صاحب رئیس اعظم دیوبند ۱۲ سعید الدین۔

خداتعالیٰ آں عزیزان را مدام
برطریق شریعت ورضامندی خود
مستقیم ومستدیم داردوازنور ہدایت
شما عالم را منور گرداند وازتمامی
نعمائے عرفانی وکمالات قربیت خود
مشرف سازد آمین وازاجرائے
مدرسہ علم دین بسعی آں عزیزان
وعزیزم حافظ عابد حسین[1] چہ خوشیہا
رو نمود کہ بیان نمی آید۔ خداتعالیٰ
ایں امر خیر را مدام جاری دارد
وساعیان وباعثان ایں را جزائے
خیر دہاد وآں عزیزان را باید کہ
نفع رسانی را در امور دین مثل
وعظ وپند وارشاد وتلقین بر
ہمہ امور مقدم دارند واوقات خود را
دریں صرف سازند زیراکہ دین اسلام

خداتعالیٰ آں عزیزوں کو ہمیشہ
طریق شریعت اور اپنی رضامندی پر
مستقیم اور دائم رکھے اور تمہارے نور
ہدایت سے عالم کو منور کرے اور تمام
عرفانی نعمتیں اور اپنے تمام کمالات قرب
سے مشرف کرے آمین۔ اجراء سے
مدرسہ علم دین کے آں عزیزوں وعزیزم
حافظ عابد حسین صاحب کی سعی سے
کس قدر خوشیاں حاصل ہوئیں کہ بیان
میں نہیں آتا خداتعالیٰ اس امر خیر کو ہمیشہ
جاری رکھے اور اسکے ساعی وباعثوں
جزائے خیر دے آں عزیزوں کو چاہیے کہ امور دین
میں نفع رسانی مثل وعظ وپند اور ارشاد
وتلقین تمام امور پر مقدم رکھیں اور اپنے
اوقات کو اس میں صرف کریں۔
اس لیے کہ دین اسلام

ف۔ اس مضمون سے حضرت کا اہتمام ترویج شرائع اور علوم کا کس قدر ظاہر ہے۔

[1] سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند ضلع سہارنپور ۱۲ سعید الدین۔

[2] غالباً یہاں سے حاجی صاحب نے حافظ صاحب کو نوشتہ ۔ ۱۲

بسیار ضعیف گردیدہ و مددگار
اینہا کمیاب شدہ۔ اگر طالب
صادق باشد یا کاذب اگر پیش
آید کسر نفسی را بر طاق نہادہ
با و مشغول شوند خدا تعالےٰ
ہادی مطلق است ہدایت
خواہد نمود و نیز بحکم دل بیار و
دست بکار مشغولی باطن را
از دست ندہند و اگر مناسب
دانند و در رائے آں عزیزاں آید
نسخہ ضیاء القلوب را نزد مولوی
عبدالحکیم صاحب برادر شیخ الٰہی بخش
ٹھیکیدار میرٹھ بفرستند کہ اوشاں
طبع خواہند کنانید چرا کہ خط اوشاں
نزد احقر آمدہ بود۔ بایں مضمون کہ
نسخہ مذکور نزدم بفرستند حسب
مرضی تو یعنی احقر طبع کنانیدہ نزد
مولوی محمد قاسم و مولوی رشید احمد
صاحب وغیرہ خواہم فرستاد

بہت ضعیف ہو گیا ہے۔ اس کے
مددگار کمیاب ہو گئے ہیں اگر طالب
آجائے صادق ہو یا کاذب کسر نفسی
کو طاق پر رکھ کر اس میں مشغول
ہوں۔ خدا تعالےٰ ہادی مطلق ہے
ہدایت کرے گا۔ نیز بحکم دل
بیار و دست بکار مشغولی باطن
کو ہاتھ سے نہ دیں۔ اگر مناسب جانیں
اور آن عزیزوں کی رائے میں آئے
ایک نسخہ ضیاء القلوب کا نزدیک
مولوی عبدالحکیم صاحب
برادر شیخ الٰہی بخش ٹھیکہ دار
میرٹھ بھیجیں کہ وہ طبع کرائیں گے
اس واسطے کہ اُن کا ایک خط
احقر کے پاس اس مضمون کا آیا
تھا کہ نسخہ مذکور میرے پاس
بھیجیں تو آپ کی حسب مرضی یعنی
احقر کی طبع کرا کر مولوی محمد قاسم و مولوی
رشید احمد صاحب وغیرہ کے پاس

اوشاں را اختیار است۔ ہر کرا
اہل خواہند دانست خواہند
داد۔ اگر ایں صورت ظہور کرد
مولوی محمد قاسم صاحب بشرطیکہ
ہیچ حرج و تکلیف نہ شود خود
میرٹھ رفتہ در پیش نظر خویش
بصحت تمام معہ تحشیہ وغیرہ
در مطبع منشی ممتاز علی صاحب
طبع کنانند۔ و در رسالہ مذکور
ہر جا کہ الفاظ غیر مربوط باشند
و عبارت خراب باشد اصلاح (عـــہ)
دہند و ادب را یک سو نہند۔
و الامر فوق الادب را پیش گیرند۔
و نیز یقین است کہ ہر چہ شجرہا را
منشی صاحب در ذیل طبع رسالہ
طبع خواہند نمود و ہم باید دانست
کہ حضرت مرشدم میانجیو صاحب
قدس سرہ را انتساب است از سید صاحب

بھیجوں گا انکو اختیار ہے جسکو
اہل جانیں دیں۔ اگر یہ صورت
ظہور میں آئے مولوی محمد قاسم
صاحب بشرطیکہ اُن کو کوئی
حرج و تکلیف نہ ہو خود میرٹھ
میں جا کر اپنی نظر کے سامنے
بصحت تمام و تحشیہ وغیرہ مطبع
میں منشی ممتاز علی صاحب کے
طبع کرائیں۔ اور رسالہ مذکور
میں جس جگہ کہ الفاظ غیر مربوط ہوں
اور عبارت خراب ہو اصلاح دیں
اور ادب کو ایک طرف رکھیں۔
اور الامر فوق الادب کو اختیار کریں۔
نیز یقین ہے کہ ہر چہ شجرہ کے منشی
صاحب طبع رسالہ کے ذیل میں طبع
کریں گے اور بھی جاننا چاہیے کہ
حضرت مرشدم میانجیو صاحب
قدس سرہ کو سید صاحب سے انتساب

عـــہ کیا انتہا ہے تواضع و اتباع حق و حفاظت دین کی ۱۲

بلا واسطہ حاجی صاحب قدس سرہ پس نام حضرت
میانجی صاحب بعد نام سید
صاحب بنویسند و حاجی صاحب
را انتساب است از شاہ عبدالعزیز
صاحب رحمۃ اللہ علیہ بواسطہ سید
صاحب و بلا واسطہ سید صاحب
نیز و در شجرۂ سہروردیہ از خاندان
شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہٗ
ہمیں قدر رسیدہ کہ شیخ عظیم اللہ
اکبرآبادی عن ابیہ عن جدہ و نام پدر
و جد شاں معلوم نیست شما ہم بایں طور
بنویسند و شجرہ مداریہ و قلندریہ شاید
کہ بسہو نہ نوشتہ ام شما بنویسند
و اگر فراغ باشد بعد نماز صبح یا
مغرب یا عشا علیحدہ در حجرہ وغیرہ
بنشینند و دل را از جمیع خیالات
خالی کردہ متوجہ[عہ] بایں جانب شوند و

بلا واسطہ حاجی صاحب قدس سرہٗ کے
ہے پس حضرت میانجی صاحب کا نام سید
صاحب کے نام کے بعد لکھیں اور حاجی
صاحب کو شاہ عبدالعزیز صاحب سے
بواسطہ سید صاحب و بلا واسطہ
سید صاحب بھی انتساب ہے۔
اور شجرہ سہروردیہ میں خاندان شاہ
عبدالعزیز صاحب قدس سرہٗ
سے اسی قدر پہونچا ہے کہ شیخ عظیم اللہ
اکبرآبادی عن ابیہ عن جدہ اور اُن کے
باپ اور دادا کا نام معلوم نہیں اور تم
بھی اسی طور لکھو اور شجرۂ مداریہ قلندریہ
کو شاید کہ میں نے سہواً نہیں لکھا ہے تم
لکھو اگر فراغ ہو جائے بعد نماز صبح یا
مغرب یا عشاء علیحدہ حجرہ وغیرہ میں
بیٹھیں اور تمام خیالات سے دل کو
خالی کر کے اس جانب متوجہ ہوں اور

عہ توجہ و تصور مستلزم اعتقاد و تصدیق کو نہیں پس اس میں نہ کوئی اعتراض ہے
نہ اہل غلو کے استناد کی گنجائش ہے ۱۲

تصور کنند کہ گویا پیش شیخ خود نشستہ
ام و فیضان الٰہی از سینہ او بسینہ
ام می آید باین حیثیت اگر دل بجہید
ذوق وشوق دست دہد فبہا و الا
در ذکر نفی و اثبات بجہر متوسط
مشغول باشند یک دو ساعت
کم و زیادہ شغل دارند و مولوی
عبد الرحمن خلف الرشید مولوی
احمد علی[۵۱] صاحب را حسب درخواست
شان غائبانہ بیعت گرفتہ داخل
سلسلہ بزرگان خاندان خود
کردہ شد خدا تعالیٰ قبول کند و
از فیضان بزرگان سلسلہ مشرف
سازند آمین۔ و اوشان را بعد
سلام دعائے خیر فرمودہ دہند
کہ مولوی محمد قاسم صاحب مولوی
محمد یعقوب را بجائے فقیر دانستہ
از خدمت شان فیضیاب بودہ باشند

تصور کریں کہ گویا اپنے شیخ کے سامنے
بیٹھا ہوں اور اس حیثیت سے فیضان
الٰہی اسکے سینہ سے میرے سینہ میں آتا
ہے اگر دل کو لگے ذوق وشوق پیدا
ہو فبہا ورنہ ذکر نفی و اثبات میں متوسط
جہر سے مشغول ہوں کم و زیادہ ایک
دو گھنٹہ شغل رکھیں۔ مولوی عبد الرحمن
خلف الرشید مولوی احمد علی صاحب
کو ان کے حسب درخواست غائبانہ
بیعت لے کر اپنے خاندان کے بزرگوں
کے سلسلہ میں داخل کیا گیا۔ خدا
تعالیٰ قبول کرے اور فیضان
سے سلسلہ کے بزرگوں کے مشرف
کرے آمین۔ اور ان کو بعد سلام
دعائے خیر کے پیام دیں کہ مولوی
محمد قاسم صاحب مولوی محمد یعقوب
صاحب کو بجائے فقیر سمجھ کر ان
کی خدمت سے فیضیاب ہوں۔

---

[۵۱] محدث سہارنپوری رح ۱۲ سعید الدین۔

اگر در مقدر راست از فقیر نیز ملاقات
خواہد شد و بحق برادر شان نیز دعا
کردہ شد۔ انشاء اللہ تعالےٰ
اوشاں بصلاحیت خواہند آمد
و فکر ارسال مظاہر الحق نہ کنند۔
درینولا چنداں حاجت نیست مگر
پنج شش جلد قرآن شریف مترجم
کہ برحاشیہ اش تفسیر عبداللہ
ابن عباس مطبوع گردیدہ از منشی
صاحب گفتہ ضرور ارسال فرمایند
قیمت آنہا کہ از مطبع برآمدہ بنگارند
کہ دریں جا چند اشخاص بسیار
شایق اند و قیمت آنہا میدادند
مگر من نہ گرفتم و گفتم کہ بروقت
آمدن جلد ہائے قرآن شریف
گرفتہ فرستادہ خواہد شد۔ و آنکہ در
مقدمہ تالیف در رسالہ دیگر بطور نصائح
بیان عقائد و طریق مسلم بزرگان
ایما رفتہ بود عزیز من دریں مقدمہ

اگر مقدر میں ہے فقیر سے بھی ملاقات
ہوگی۔ ان کے برادر کے حق میں بھی
دعا کی گئی انشاء اللہ تعالیٰ وہ
صلاحیت پر آئیں گے اور مظاہر الحق
کے بھیجنے کی فکر نہ کریں اسوقت
چنداں حاجت نہیں ہے مگر قرآن
شریف مترجم کی پانچ چھ جلد کہ
اُس کے حاشیہ پر عبداللہ ابن
عباس کی تفسیر مطبوع ہوئی ہے
منشی صاحب سے کہہ کر ضرور بھیجیں
ان کی قیمت جو کچھ مطبع میں ہے لکھیں
کہ اس جگہ چند اشخاص بہت شائق
ہیں اور اُن کی قیمت رکھتے ہیں مگر
میں نے نہیں لی اور کہہ دیا ہے کہ
قرآن شریف کی جلدوں کے آنے
پر بھیجی جائے گی اور جو کچھ دوسرے
رسالہ کی تالیف کے مقدمہ میں بطور
نصائح بیان عقاید طریق مسلم بزرگان
کا اشارہ کیا تھا عزیز من اس بارہ میں

کتب بسیار اند مثل آداب المریدین وغیرہ۔ دیگر آنکہ فقیر بے[۵] علم است دریں امر جرأت نمی شود مگر چوں مولوی محمد قاسم دریں امر تحریر نماید یا آں عزیز انشاء اللہ خوب خواہد شد موافق مرضی فقیر و مولوی رشید احمد صاحب نیز شریک خواہند شد و حال انتقال مولوی محب اللہ صاحب پانی پتی از تحریر سابق معلوم بودہ باشد کہ وقت مراجعت از مدینہ منورہ از دست بدواں شہید شدند انا للہ و انا الیہ راجعون ؕ

بخدمت عزیز جانم مولوی قاسم صاحب مکرر آنکہ بہ ہمشیرہ خود و برخوردار ضیاء احمد را بعد سلام و دعائے خیر گفتہ دہند کہ ایں احقر را ازیں عمل خیر شما بسیار فرحت رو نمود۔

بہت کتب ہیں مثل آداب المریدین وغیرہ۔ دوسرے وہ کہ فقیر بے علم ہے اس امر میں جرأت نہیں ہوتی۔ مگر جب مولوی محمد قاسم اس امر میں تحریر کریں یا آنعزیز انشاء اللہ موافق مرضی فقیر کے خوب ہوگا اور مولوی رشید احمد صاحب بھی شریک ہوں گے مولوی محب اللہ پانی پتی کے انتقال کا حال سابق تحریر سے معلوم ہوا ہوگا کہ مدینہ منورہ سے مراجعت کے وقت بدوؤں کے ہاتھ سے شہید ہوگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ؕ

بخدمت عزیز از جان مولوی محمد قاسم صاحب مکرر آنکہ اپنی ہمشیرہ اور برخوردار ضیاء احمد کو بعد سلام دعائے خیر کے پیام دیں کہ اس احقر کو تمہارا اس عمل خیر سے بہت خوشی ہوئی۔

---

[۵] اللہ اکبر یہ فناء نفس و تواضع جس شخص کے علم کے انوار میں اہل علم کو علم کے حقائق منکشف ہوئے وہ اپنے کو بے علم کہیں۔

خدا تعالیٰ جزائے خیر دہد و از تمامی
نعمائے دینی دنیوی مشرف کناد و
بخدمت بھائی صاحب مکرم معظم جناب
شیخ اسد علی عہ صاحب سلمہ بعد سلام
نیاز مبارکباد اللہ تعالیٰ آنجناب
را توفیق اتباع عہ سنت نبوی صلے
اللہ علیہ وسلم داد امید قوی ست
کہ ہمیں عمل خیر وسیلۂ نجات جناب
شود عجب نیست و شکر کنند کہ خدا
تعالیٰ شما را ایک ولی کامل عطا
فرمودہ کہ ببرکت انفاس او انچنیں
اعمال نیک و رضامندی اللہ و رسول
بظہور آمد و الا ایں دولت سرمد
ہمہ کس را نہ دہند۔ عزیز جانم چہار
خط شما دو مورخہ جمادی الثانی ۱۲۸۳ھ
بر وقت آمدن از مدینہ منورہ وصول
یافتم و یک مورخہ ۱۲ شوال و دیگر
مرقومہ ۴ ذیقعدہ رسید از مطالعہ آنہا

خدا تعالیٰ جزائے خیر دے اور تمام
نعمائے دینی و دنیوی سے مشرف کرے
اور بخدمت بھائی صاحب مکرم و معظم
جناب شیخ اسد علی صاحب سلمہ بعد
سلام نیاز مبارک ہو اللہ تعالیٰ آنجناب
کو توفیق اتباع سنت نبوی صلے
اللہ علیہ وسلم کی دے۔ امید قوی ہے
کہ یہی عمل خیر جناب کی نجات کا وسیلہ
ہو جائے عجب نہیں ہے اور شکر کریں
کہ خدا تعالیٰ نے تم کو ایک ولی کامل
عطا فرمایا ہے کہ اُسکے انفاس کی برکت
سے ایسے اعمال نیک اور اللہ رسول
کی رضامندی ظہور میں آئی ورنہ ایں
دولت سرمد ہمہ کس را نہ دہند۔ عزیز جانم
تمہارے چار خط جنمیں سے دو مورخہ
جمادی الثانی ۱۲۸۳ھ مدینہ منورہ سے آنیکے
وقت پائے اور ایک مورخہ ۱۲ شوال اور
دوسرا ۴ ذیقعدہ پہنچا ان کے مطالعہ سے

عہ یہ والد ہیں حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رح کے ۱۲۔ عہ یعنی نکاح ثانی ہمشیرہ مولانا محمد قاسم صاحب رح کا شیخ نہال احمد مرحوم کے ساتھ ۱۲

مسرتہا اندوختم و از جواب ہر یک
علیحدہ علیحدہ بسبب بے قابو بودن
دست معذورم معاف دارند و رسید
وصول مبلغان از حاجی بو علی بخش[۵۱]
صاحب رسید خاطر جمع دارند۔
مولوی ذو الفقار علی[۵۲] صاحب داخل
سلسلۂ بزرگاں شدند مگر بسبب
عدم فرصت و کم قیام و سفر مدینۂ منورہ
وغیرہ ہیچ کردن نتوانستند۔ لہذا
بالعزیز حوالہ کردہ می آیند بر حال
شاں توجہ مرعی دارند و از تعلیم و
تلقین دریغ ندارند و ہر کس کہ طالب حق
اند کاذب باشد یا صادق از و انکار
نکنند با و مشغول شوند۔ بعونہ تعالیٰ
صدق شما بر کذب شاں غالب خواہد
شد اگر در مقدر است ہدایت خواہند
یافت۔ فقط۔ از حال عزیز از جان

خوشی ہوئی اور ہر ایک کے جواب
سے علیحدہ علیحدہ ہاتھ کے بے قابو
ہونے کی وجہ سے معذور ہوں معاف
رکھیں اور وصول مبلغان کی رسید
حاجی بو علی بخش صاحب سے پہونچی خاطر
جمع رکھیں مولوی ذو الفقار علی صاحب
بزرگوں کے سلسلہ میں داخل ہوئے مگر
قلت فرصت و کم قیام اور مدینۂ منورہ
وغیرہ کے سفر کی وجہ سے کچھ نہ کر سکے۔
لہذا آں عزیز کے حوالہ کئے جاتے ہیں انکے
حال پر توجہ رکھیں تعلیم و تلقین سے
مضائقہ نہ کریں اور جو لوگ کہ طالب حق
ہیں کاذب ہوں یا صادق اس سے انکار
نہ کریں اسمیں مشغول ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ
کی مدد سے تمہارا صدق انکے کذب پر
غالب ہوگا۔ اگر مقدر میں ہے ہدایت
پائینگے۔ فقط۔ عزیز از جان حافظ

---

۵۱ غالباً یہ تھانہ بھون کے ایک بزرگ تھے ۱۲ سعید الدین

۵۲ والد صاحب حضرت مولانا محمود حسن صاحب دیوبندی رح ۱۲ سعید الدین۔

حافظ احمد حسین بنگارند کہ او دریں
سال ہیچ حال نہ نوشتہ است معلوم
شد کہ بر تحریر من کہ او را بطور
نصائح نوشتہ بود خفا شد و
ہیچ از حال خود و اہل و عیال نہ
نوشتہ است خیر او داند مراصلہ
رحمی ضرور است۔ عزیزان و اقربایان
را سلام فقط۔

مکتوب نوزدہم۔ عزیز القدر

گرامی مرتبت سعید کونین مولوی
محمد قاسم صاحب دام ذوقہ وشوقہ
بعد سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
واشتیاق ملاقات واضح رائے عزیز
باد۔ از عرصہ چند مکاتب عزیز نہ
رسید۔ اکثر اوقات خیال بانصوب
میماند۔ امید کہ مدام تا وقت ملاقات
طریقہ مراسلات جاری دارند کہ
نصف ملاقات شدہ خواہد ماند و
قرآن شریف بموجب تحریر آں صاحب

احمد حسین کا حال لکھیں کہ اُس نے
اس سال کچھ نہیں لکھا ہے۔ معلوم
ہوا کہ میری تحریر پر کہ اس کو بطور
نصائح کے لکھی گئی تھی خفا ہوا اور
کوئی اپنا حال اور اہل وعیال کا
نہ لکھا خیر وہ جانے مجکو صلۂ رحمی
ضروری ہے۔ عزیزوں و قریبوں
کو سلام فقط۔

مکتوب انیسواں۔ عزیز القدر

گرامی مرتبت سعید کونین مولوی
محمد قاسم صاحب دام ذوقہ وشوقہ
بعد سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
واشتیاق ملاقات واضح رائے عزیز
ہو۔ چند عرصہ سے عزیز کا خط نہیں
پہونچا۔ اکثر اوقات اُسطرف خیال
رہتا ہے۔ امید کہ ہمیشہ ملاقات کے
وقت تک خط وکتابت کا طریقہ جاری
رکھیں گے کہ نصف ملاقات ہوگی۔ دو
قرآن شریف آپکی تحریر کے موجب

واپس می رسند۔ رسیدش بنگارند
وآنچه ذکر و شغلے ضروریہ از فقیر رسیدہ
میکردہ باشند انشاء اللہ تعالیٰ
فائدہ خواہد شد و اگر بعد نماز صبح یا
مغرب فرصت باشد لمحہ دو لمحہ
مراقب باشند و چناں خیال
کنند کہ گویا پیش مرشد خود نشستہ
ام و از قلب مرشد بہ قلب من چیزے
می آید۔ و انشاء اللہ تعالیٰ ازیں جانب
ہم خیال باں طرف خواہد کرد۔ اگر
فضل الٰہی شامل حال است
فائدہ خواہد شد خاطر جمع دارند و
بعد نماز وتر یکصد و یکبار معہ ضرب
شدید بر قلب یا حی یا قیوم اول و
آخر درود شریف بخوانند بخدمت
شریف شاہ عبد الغنی صاحب بعد
سلام نیاز طلب دعائے خیر
نمایند۔

واپس پہونچتے ہیں اس کی رسید لکھیں
اور جو کچھ ضروری ذکر و شغل فقیر سے
پہونچا ہے کرتے رہیں انشاء اللہ تعالیٰ
فائدہ ہوگا اور اگر بعد نماز صبح یا مغرب
فرصت ہو لمحہ دو لمحہ مراقب ہوں اور
ایسا خیال کریں کہ گویا اپنے مرشد
کے سامنے بیٹھا ہوا ہوں اور مرشد
کے قلب سے میرے قلب میں کوئی
چیز آرہی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس
طرف بھی اُس طرف کا خیال کرینگے اگر
فضل الٰہی شامل حال ہے فائدہ
ہوگا خاطر جمع رکھیں اور بعد نماز
وتر ایک سو ایک بار مع ضرب شدید
قلب پہ یا حی یا قیوم پڑھیں اور
اول و آخر درود شریف۔ شاہ
عبد الغنی صاحب بعد سلام
نیاز طلب دعائے خیر
کریں۔

عہ یہ وہی مضمون ہے جس کی تحقیق مکتوب بالا کے حاشیہ عہ میں لکھی گئی ۱۲۔

مکتوب بستم ۔ حامداً و مصلیا

از فقیر امداد اللہ عفی عنہ بخدمت بابرکت
محمد یعقوب صاحب و مولوی محمد قاسم
صاحب سلمہم اللہ تعالیٰ بعد سلام علیکم ورحمۃ
اللہ وبرکاتہ واشتیاق ملاقات واضح
رائے شریفین باد۔ مکاتبہ شریف رسید
واز حال مندرجہ اش آگاہی بخشید
از دریافت حال شورش ڈاکہ و حملہ
دہاقین بسیار رنج وتفکر لاحق گردیدہ
خدا تعالیٰ آنجا را بفضل خویش
بحفاظت وامان خود دارد و بداندیشاں
را نادم و پشیمان و رسوا سازد۔
آمین یا رب العالمین مناسب کہ آں
صاحبان نظر بخدا تعالیٰ دارند۔
ہراساں نشوند ان شاء اللہ تعالیٰ خیر
خواہد ماند گر ختم حصن حصین بیک جلسہ
وقرآن شریف باید نمود وبعد استغفار
کثرت یا حافظ یا حفیظ یا سلام و

مکتوب بیسواں ۔ حامداً و مصلیا

فقیر امداد اللہ عفا اللہ عنہ سے بخدمت
بابرکت مولوی محمد یعقوب صاحب و مولوی
محمد قاسم صاحب سلمہم اللہ تعالیٰ بعد از
سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واشتیاق
ملاقات واضح رائے شریفین ہو۔ نامہ شریف
پہونچا مندرجہ حال سے آگاہی ہوئی۔
تمام دہقانوں کے حملہ اور ڈاکہ کی شورش
معلوم کرنے سے بہت رنج وتفکر لاحق
ہوا۔ خداوند تعالیٰ اس جگہ کو اپنے فضل
سے اپنی حفاظت وامان میں رکھے اور
بداندیشوں کو نادم و پشیمان و رسوا کرے
آمین یا رب العالمین مناسب ہے کہ
آپ صاحبان خدا تعالیٰ پر نظر رکھیں
اور کچھ خوفزدہ نہ ہوں ان شاء اللہ تعالیٰ
خیر رہیگی مگر حصن حصین اور قرآن شریف
کا ایک جلسہ میں ختم کرنا چاہیئے۔ اور
استغفار کے بعد یا حافظ یا حفیظ یا سلام اور

[1] ایسی تدبیر جو بحکم دعا ہے استرقا میں داخل نہیں پس توکل عارفانہ کے خلاف نہیں ۱۲۔

درود شریف بکنند حسبنا اللہ لا الٰہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم۔ نیز بخوانند و ہمہ مستورات راہمیں عمل تعلیم کنند۔

درود شریف کی کثرت کریں حسبنا اللہ لا الٰہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم بھی پڑھیں۔ تمام مستورات کو بھی یہی عمل تعلیم کریں۔

مکتوب بست ویکم۔

از فقیر عبد الکریم بخدمات بابرکات مولوی رشید احمد صاحب و مولوی محمد قاسم صاحب و مولوی محمد یعقوب و حکیم ضیاء الدین صاحب و حافظ محمد یوسف وغیرہ جملہ عزیزان سلمہم اللہ تعالیٰ بعد سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واشتیاق ملاقات واضح رائے عزیزان باد۔

مکتوب اکیسواں

فقیر عبد الکریم سے بخدمات بابرکات مولوی رشید احمد صاحب و مولوی محمد قاسم صاحب و مولوی محمد یعقوب و حکیم ضیاء الدین صاحب و حافظ محمد یوسف وغیرہ جملہ عزیزان سلمہم اللہ تعالیٰ بعد سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واشتیاق ملاقات واضح رائے عزیزان ہو۔

فقیر ہر طرح سے خوش وخرم ہے اور تمام احباب کے حق میں دعاء خیر کرتا ہے خطوط متواتر ہر ایک کے پہونچے مدینہ شریفہ سے آکر انکا مطالعہ کیا اور مسرت حاصل ہوئی جواب خطوط ہر ایک مفصل نام بنام ہمدست مولوی ذوالفقار علی دیوبندی کے پہونچیگا اسوقت بباعث جلدی کے اور نیز اس سبب سے کہ بسبب بیماری کے جو مدینہ شریفہ میں لاحق ہوئی تھی ہاتھ میں کسی قدر لغزش ہوگئی ہے خطوط مفصل نہ بھیج سکا اور حال مفصل اس جگہ کا زبانی مولوی محمد احسن صاحب کے معلوم ہوگا حاجت تحریر نہیں ہے مولوی عبد الحکیم ساکن میرٹھ نے لکھا ہے کہ رسالہ ضیاء القلوب ابتک

میرے پاس نہیں پہونچا کہ چھاپا جاتا اس لئے لکھا جاتا ہے کہ اگر رسالہ مذکور کا چھپوانا منظور ہے تو پاس مولوی عبدالحکیم کے بھجوا دیجئے وہ اپنے صرف سے چھپوائیں گے اور تمہارے پاس بھیجدیں گے۔ مولوی محمد قاسم صاحب سے دریافت فرمادیں کہ آپ کا میرٹھ میں جانا ہو تو بہتر ہے کہ رسالہ مذکور تمہارے اہتمام سے چھپے۔ مولوی محمد یعقوب صاحب معلوم کریں۔ آپ نے لکھا ہے کہ شجرہ سہروردیہ میں بعد نام شاہ عبدالعزیز دہلوی کے نام حاجی عبدالرحیم صاحب کا تحریر ہوا معلوم نہیں کہ حاجی صاحب کو بلاواسطہ شاہ عبدالعزیز صاحب سے انتساب ہے یا بواسطہ سید صاحب کے سوا اس مقدمہ میں ہمکو یہی پہونچا ہے کہ حاجی صاحب کو شاہ صاحب سے بواسطہ اور بلاواسطہ سید صاحب کے انتساب ہے اس واسطے میں نے دونوں طرح سے لکھنا مناسب نہیں جانا بسبب طول کے اب تم کو اختیار ہے جس طرح چاہو تحریر کرو اور حضرت مرشدم میانجی نور محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بلاواسطہ حاجی صاحب کے سید صاحب سے انتساب ہے۔ حاجی صاحب کا لکھنا بیچ میں ضرور نہیں ہے اور شجرہ سہروردیہ میں جو خاندان مولانا شاہ عبدالعزیز سے لکھا ہے مجکو شیخ عظمت اللہ اکبرآبادی عن ابیہ عن جدہ اسی قدر معلوم ہوا ہے۔ نام باپ اور دادا کا معلوم نہیں اور جو شجرہ بزرگوں امروہی سے ہمکو دریافت ہوا یعنی بعد شیخ عبدالہادی کے جو نام شاہ عزالدین کا لکھا ہے صحیح یہی معلوم ہوتا ہے کہ بجائے نام شاہ نصیرالدین نام شاہ عضدالدین صحیح ہے اور بجائے محمد مکی کے نام محمد حامد بھی غالباً صحیح ہے کیونکہ ہم بھی ان ناموں میں شک تھا جو تم کو امروہہ سے صحیح معلوم ہوا ہے وہی صحیح ہے اس طرح سے ان ناموں سے

شجرہ کو مرتب کر دینا باقی جوابات تمہارے خطوط کے انشاء اللہ تعالیٰ متعاقب
پہونچیں گے۔ مگر یہ کہ اگر رسالہ مذکور کو چھاپنے میں مولوی عبدالحکیم تامل کریں
تو مولوی محمد احسن صاحب اُس کا چھاپنا چاہتے ہیں اُن کو رسالہ دید و مگر رسالہ کی
سو جلدوں سے کم نہ چھپیں اور غالباً سو روپیہ میں تیار ہو جاویں تم اُس کے
صرف کا فکر نہ کرنا مولوی محمد احسن سے ذکر اس کا آگیا ہے فقط۔

مکتوب بست و دوم۔

عزیز القدر سعید کونین مقبول دارین
مولوی محمد قاسم صاحب دام شوقہ و
ذوقہ از فقیر حقیر اسیر نفس شریر امداد اللہ
عفا اللہ عنہ معلوم باد شعر سلام علیکم
چو در خاطری + گر از چشم دوری بدل
حاضری۔ شکر تعالیٰ کہ حال پر ملال بحال
مکاتیب سعید رسید فرحت بخشید۔
شعر تو نگو مارا بداں شہ بار نیست +
بر کریماں کارہا دشوار نیست۔ خاطر
جمع دارید و از حضرت اکرم الاکرمین
نا امید مشوید و آنچہ کہ ذکر و شغل از پیران
عظام رسیدہ حتی المقدور کردہ
باشید و این مضمون بخیال دارید۔

مکتوب بائیسواں۔

عزیز القدر سعید کونین مقبول دارین
مولوی محمد قاسم صاحب دام شوقہ و
ذوقہ فقیر حقیر اسیر نفس شریر امداد اللہ
عفا اللہ سے معلوم ہو شعر سلام علیکم
چو در خاطری + گر از چشم دوری بدل
حاضری۔ اللہ کا شکر ہے کہ میرا حال
پر ملال بدستور ہے۔ تمہاری مکاتبت
سعید پہونچی فرحت بخشی شعر تو مگو مارا
بداں شہ بار نیست + بر کریماں کارہا دشوار
نیست۔ خاطر جمع رکھو اور حضرت
اکرم الاکرمین سے نا امید مت ہو اور جو کچھ
ذکر و شغل پیران عظام سے پہنچا ہے حتی
المقدور کرتے رہو اور یہ مضمون خیال میں رکھو۔

شعر ندارم ہیچ گونہ توشۂ راہ + بجز لا
تقنطوا من رحمۃ اللہ۔ انشاء اللہ تعالیٰ
فائدہ شدہ خواہد ماند خاطر جمع دارند
(۳۲) نسخہ جہاد اکبر رسیدہ خاطر جمع
دارند بخدمت مولوی حافظ احمد علی
صاحب سلمہ بعد سلام نیاز عرض آنکہ
اگر مناسب[۵] دانند مجموعہ دعائے مغنی
وغیرہ طبع کنانیدہ دہند چراکہ اکثر
مردمان ایں دیار شائق ہستند یقین
کہ بخوبی ہدیہ خواہد شد۔ بخدمت شریف
مولانا شاہ عبدالغنی صاحب بعد
اشتیاق سلام علیک گفتہ دہند کہ
دعائے خیر طلب نمایند

مکتوب بست سویم۔ از فقیر

عبدالکریم عفی اللہ عنہ بخدمت بابرکت
برادرم مولوی رشید احمد صاحب
دام عرفانکم۔ شعر اے غائب از نظر کہ
شدی ہمنشین دل + میگویمت سلام

شعر ندارم ہیچگونہ توشۂ راہ + بجز
لاتقنطوا من رحمۃ اللہ انشاء اللہ تعالیٰ
فائدہ ہو کر رہیگا خاطر جمع رکھیں ۳۲ نسخہ
جہاد اکبر کے پہونچے خاطر جمع رکھیں۔
بخدمت حافظ مولوی احمد علی صاحب
سلمہ بعد سلام نیاز عرض ہے اگر
مناسب جانیں مجھے دعائے مغنی وغیرہ
طبع کرا کر دیں اس لئے کہ اکثر مردمان
اس دیار کے اس کے شائق ہیں یقین
ہے کہ بخوبی ہدیہ ہوگا۔ بخدمت شریف
مولانا شاہ عبدالغنی صاحب بعد
اشتیاق سلام علیک کہہ کر پیام دیں
کہ دعائے خیر کریں۔

مکتوب تیئیسواں فقیر

عبدالکریم عفا اللہ عنہ سے بخدمت بابرکت
برادر مولوی رشید احمد صاحب دام عرفانکم
شعر اے غائب از نظر کہ شدی
ہمنشین دل + میگویمت سلام

عــ۵ اس قید میں مشورہ میں گرانی سے بچانا ہے جیسا مکتوب بالا سے ابھی معلوم ہوا ۱۲۔

ودعا میفرسیمت ۔ مشہود ضمیر منیر باد
مکتوب شوق اسلوب سامی رسیدہ
اشتیاق اینجانب را دوبالا گردانید واز
حال مندرجہ آں آگاہی بخشید ونیز شطرنجی
وکتاب تفسیر ارواح ثلثہ حافظ الٰہی بخش
سہارنپوری رسانید حوالہ حافظ عبداللہ
کردہ شد وانچہ کہ بحافظ مذکور نوشتہ بودند
باو گفتہ شد جوابش از تحریر او واضح خواہد
شد ونیزلا بموجب درخواست والتماس
آنعزیز ان اذکار واشغال خاندان چشتیہ
وقادریہ انچہ از بزرگان خود رسیدہ بود
باشارۂ غیبی جمع نمودہ و مرتب ساختہ
ونامش ضیاء القلوب نہادہ بدست حاجی
اسمٰعیل صاحب سہارنپوری روانۂ خدمات
نمودہ ام خواہد رسید از رسیدش زود
اطلاع دہند وآنرا از اول تا آخر بغور

ودعا میفرسیمت مشہود ضمیر منیر ہو ۔
مکتوب شوق اسلوب گرامی پہونچا ۔ اور
اس جانب کے اشتیاق کو دوبالا کیا اور
اس کے مندرجہ حال سے آگاہی بخشی اور
نیز شطرنجی اور کتاب تفسیر ارواح ثلثہ حافظ
الٰہی بخش سہارنپوری پہونچی جو حافظ عبد اللہ
صاحب کے حوالہ کی گئی اور جو کچھ کہ حافظ
مذکور کو لکھا گیا تھا اسکو کہا گیا جسکا جواب
اسکی تحریر سے واضح ہوگا اس اثنا میں بموجب
درخواست والتماس آنعزیز ان اذکار واشغال
چشتیہ وقادریہ کے خاندان کے جو کچھ کہ
بزرگوں سے پہونچے تھے اشارۂ غیبی سے جمع
ومرتب کرکے اور نام اسکا ضیاء القلوب رکھ
کر حاجی اسمٰعیل صاحب سہارنپوری کے
ہاتھ خدمت میں روانہ کیا ہے پہونچیگا اسکی رسید
سے جلد اطلاع دیں اور اسکو اول سے آخر تک

سلہ خیال ہوتا ہے کہ پنجابی سوداگروں میں سے تھے جامع مسجد کے نیچے دوکان تھی ۱۲ سعید الدین

عہ مصلحت دینیہ سے ایسے اسرار کا اظہار محمود ہے یہاں مصلحت دینیہ زیادت رغبت و وثوق ہے ۱۲

ملاحظہ نمودہ انچہ کم زیادہ کردن منظور
باشد ویا الفاظ وعبارات غیر محاورہ باشد
درست نمودہ بکار برند و نیز حسب ارشاد
حافظ محمد ضامن صاحب رحمۃ اللہ علیہ مثنوی
تحفۃ العشاق نظم کردہ نیز بدست حاجی
موصوف میرسد حوالہ میاں حکیم ضیاء الدین
صاحب کردہ دہند کہ خلیفہ حضرت موصوف
اند و از مولوی رحمۃ اللہ صاحب سلام شوق
قبول باد و نیز از عبد اللہ۔

مکتوب بست چہارم۔ از فقیر

امداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت بابرکت
جامع علوم ظاہری وباطنی برادرم مولوی
رشید احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد
سلام مسنون واشتیاق ملاقات واضح
رائے شریف باد مکاتیب سامی پے درپے
رسیدند از حال مندرجہ اش آگاہی بخشید
از دریافت خیریت عزیزان خوشنود
گردیدم رسید پنج عدد اشرفی مرسلہ حافظ
محمد علی تاہنوز نرسید۔ حافظ مذکور مشوش

ملاحظہ کرکے جو کچھ کم وزیادہ کرنا منظور ہو یا
الفاظ وعبارات غیر محاورہ ہو درست
کرکے کام میں لائیں اور نیز حسب ارشاد حضرت
حافظ محمد ضامن صاحب رحمۃ اللہ علیہ مثنوی
تحفۃ العشاق بھی نظم کرکے حاجی موصوف
کے ہاتھ پہونچتی ہے جسکو میاں حکیم ضیاء الدین
صاحب کے حوالہ کریں کہ خلیفہ حضرت موصوف
کے ہیں اور مولوی رحمۃ اللہ صاحب سے سلام
شوق قبول ہو اور نیز عبد اللہ سے۔

مکتوب چوبیسواں فقیر امداد اللہ

عفا اللہ عنہ سے بخدمت بابرکت جامع علوم
ظاہری وباطنی برادرم مولوی رشید احمد
صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد سلام مسنون و
اشتیاق ملاقات واضح رائے شریف
ہو کہ نامہ ہائے گرامی پے درپے پہونچے
اور اسکے مندرجہ حال سے آگاہی بخشی۔
عزیزوں کی خیریت معلوم ہونے سے
خوشنود ہوا پانچ عدد اشرفی کی رسید مرسلہ
حافظ محمد علی ابتک نہیں پہنچی حافظ مذکور پریشان

است میگوید کہ اگر از دست مولوی رشید احمد
صاحب نزد پدرم رسیدے تسلی ام بود لہذا
باید کہ از دست قادر بخش سہارنپوری گرفتہ
در سید مہری معہ دو گواہان از پدرش
گرفتہ ارسال نمایند و یقین است کہ
مبلغان محمدی[1] بخانہ او رسیدہ باشند
درینولا در اینجا کثرت وبا و بیماری بسیار
ہر روز صد ہا مردمان می میرند و ہر یک
خوفان و ہراساں است حال مفصل اینجا
زبانی حامل رقعہ منشی سید محمد لیسین صاحب
ساکن بوڑیہ معلوم خواہد شد منشی صاحب
موصوف ہم داخل سلسلہ شدند مگر
بسبب بیماری و عدم فرصتی ہیچ استفادہ
از اینجا نہ برداشتہ اند بخدمت آن والا
قدر حاضر خواہند شد امید کہ بر حال ایشاں
توجہ فرمودہ حسب استعداد و ہمت شان
اشغال و دوازدہ تسبیح وغیرہ تعلیم فرمودہ
دہند و در حلقہ خود شریک سازند۔

ہے کہتا ہے کہ اگر ہاتھ سے مولوی رشید احمد
کے میرے باپ کے پاس پہنچتیں میری تسلی
ہوتی لہذا چاہیے کہ قادر بخش سہارنپوری
کے ہاتھ سے لیکر اور سید مہری دو گواہوں
کے ساتھ اس کے باپ سے لیکر روانہ کریں۔
یقین ہے کہ مبلغان محمدی اسکے گھر پہونچے
ہونگے۔ ان ایام میں یہاں وبا و بیماری
کی کثرت بہت ہے ہر روز سیکڑوں آدمی
مرتے ہیں ہر ایک خوفزدہ و ہراساں ہے
یہاں کا مفصل حال حامل رقعہ منشی
سید محمد لیسین صاحب ساکن بوڑیہ کی زبانی
معلوم ہوگا منشی صاحب موصوف بھی
داخل سلسلہ ہوئے مگر بسبب بیماری اور
فرصت نہ ہونیکے کوئی فائدہ یہاں سے نہ
اٹھایا۔ بخدمت والا قدر حاضر ہونگے امید
کہ انکے حال پر توجہ فرما کر موافق انکی استعداد
ہمت کے اشغال و دوازدہ تسبیح وغیرہ
تعلیم فرمائیں اور حلقہ میں اپنے شریک کریں۔

---

[1] ایک تھانہ بھون کی بی بی تھیں ۱۲ سعیدالدین۔

آں برادر را العلم خود بعالی مرتبہ می یابم
خدا تعالیٰ مبارک کناد و ترقی دہاد ترصد
کہ ایں مدبر را ہم از دعائے خیر یاد دارند
کہ آں عزیز را وسیلۂ نجات خود میدانم
و مولوی محمد قاسم را فہمائش نمایند کہ
از بیعت گرفتن و تعلیم نمودن طریقۂ
سلسلۂ مشائخ ہرگز انکار نہ کنند احقر را
امید است کہ از اوشاں بسیار فیض
خواہد شد نسبت؎ شاں بر اوشاں مکشوف
نشدہ بر طالبان اوشاں ظاہر خواہد
شد مثل آنکہ ہر شخص چہرہ خود را دیدن
نتواند ہرگاہ کہ آئینہ پیش آید ہماں وقت
چہرۂ خود را می بیند از ترقی عزیز جان محمد یوسف
سجدات شکر بجا آوردہ شد خدا تعالیٰ
روز بروز ترقی دہد آمین۔

مکتوب بست پنجم

۔ بخدمت بابرکت
عالم علوم ظاہری و باطنی برگزیدہ درگاہ
احد مولوی رشید احمد صاحب دام

میں آں برادر کو اپنے علم میں عالی مرتبہ
پاتا ہوں۔ خداوند تعالیٰ مبارک کرے
اور ترقی دے امید کہ اس بد نصیب کو بھی
دعائے خیر سے یاد رکھیں کہ آں عزیز کو اپنی
نجات کا وسیلہ جانتا ہوں مولوی محمد قاسم
کو فہمائش کریں کہ بیعت لینے اور تعلیم کرنے سے
سلسلۂ مشائخ کے طریقہ سے ہرگز انکار نہ
کریں احقر کو امید ہے کہ اُن سے بہت فیض
ہوگا انکی نسبت انپر مکشوف نہیں ہوئی
ہے اُن کے طالبین پر ظاہر ہوگی جیسا کہ
کوئی شخص اپنے چہرہ کو نہیں دیکھ سکتا
ہے جس وقت کہ آئینہ سامنے آتا ہے اُس
وقت اپنے چہرہ کو دیکھتا ہے ترقی سے
عزیز از جان محمد یوسف کی سجدات شکر بجالائے
گئے۔ خدا تعالیٰ روز بروز ترقی دے آمین۔

مکتوب پچیسواں

۔ بخدمت
بابرکت عالم علوم ظاہری و باطنی برگزیدہ
درگاہ احد مولوی رشید احمد صاحب دام

؎ کتنا بڑا شبہ حل فرمایا ہے ۱۲

برکاتہ وعرفانہ بعد سلام سنت الاسلام
واشتیاق ملاقات بغایات واضحرائے
تشریف بادہ۔ الحمد للہ کہ حالم بحال وصحاح
مزاج وترقی درجات آں یگانہ وقت
ازحضرت الٰہی میخواہم سابق ازیں جوابات
خطوط ہمراہ منشی سید محمد یٰسین صاحب
ساکن بوڑیہ روانہ کردہ ام رسیدہ
باشد وحال اینجا ازو واضح بودہ باشد
حالا خبر تازہ نیست کہ بتحریر آید حال گرانی
اینجا بدستور است ودریں سال در
ایام حج وبا بسیار گردیدہ کہ ہزارہا مردمان
فوت شدند ہرچند کہ طبع احقر برائے دیدن
دیدار برکت آثار آں مقبول درگاہ پروردگار
معہ جماعت خود بسیار می خواہد مگر مجبورم
کہ اختیار بدستم نیست اگر در مقدر است
ملاقات باحسن الوجوہ خواہد شد اللہ تعالیٰ
آں برگزیدہ را معہ جماعت خود بذوق و
شوق در رضامندی خود واتباع شرع شریف

برکاتہ وعرفانہ بعد سلام سنت الاسلام
واشتیاق ملاقات بغیات واضحرائے
تشریف ہو الحمد للہ میرا حال بدستور ہے
اور صحت مزاج اور ترقی درجات آپ یگانہ وقت
کی حضرت الٰہی سے چاہتا ہوں اس سے پہلے
خطوط کے جوابات منشی سید محمد یٰسین صاحب
ساکن بوڑیہ کے ہمراہ میں نے روانہ کئے ہیں
پہونچے ہونگے اور یہاں کا حال اس سے
واضح ہوگا۔ اب کوئی خبر تازہ نہیں ہے کہ تحریر
میں آئے یہاں کی گرانی کا حال بدستور ہے
اس سال زمانہ حج میں وبا بہت ہوئی کہ
ہزاروں آدمی مرگئے۔ ہرچند کہ احقر کی طبیعت
دیدار برکت آثار مقبول درگاہ پروردگار
مع اپنی جماعت کے دیکھنے کو بہت چاہتی ہے
مگر مجبور ہوں کہ اختیار میرے ہاتھ میں نہیں ہے
اگر مقدر میں ہے ملاقات باحسن وجوہ ہوگی۔
اللہ تعالیٰ آپ برگزیدہ کو مع اپنی جماعت کے
ذوق وشوق واپنی رضامندی اور اتباع شریعت شریف

---

۵ باوجود اس اشتیاق کے فرمائش نہ کرنا بھی رعایت ہے جسکا ذکر اوپر کے دو مکتوب میں ہے ۱۲۔

دارد آمین بسبب عدم فرصتی کہ ہجوم
جوابات خطوط بسیار است حال مفصل
نوشتہ نتوانم از زبانی الٰہی بخش و دیگر حجاج
معلوم خواہد شد از عسرت احمد حسین رنج
است خدا تعالیٰ رحم کند۔ قیام او در
تھانہ خوش نمیدانم خیر اختیار اوست۔

مکتوب بست و ششم۔ عزیز جانم
محمد وحید الدین[1] دام ذوقہ و شوقہ بعد ہدیہ
سلام سنت الاسلام و اشتیاق دیدہ
بوسی واضح رائے عزیز باد۔ مکاتبہ عزیز رسید
خوشنود ساخت و از حال مندرجہ مطلع
نمود اللہ تعالیٰ آں عزیز را باین نیک عمل
روز بروز توفیق زیادہ دہاد آمین۔
اے عزیز دنیا روز چند است آخر کار
باخداوند است چناں عمل باید نمود کہ آخر کار
باپروردگار سرخروئی حاصل آید و چناں
نباید نمود کہ پشیمانی رو نماید لہذا مناسب است
کہ اشغالیکہ از احقر رسیدہ باشند کردہ باشند

میں رکھے آمین بسبب فرصت نہ ہونیکے کہ
خطوط کے جوابات کا ہجوم بہت ہے مفصل
حال نہیں لکھ سکتا ہوں۔ الٰہی بخش اور دوسرے
حاجیوں کی زبانی معلوم ہوگا۔ احمد حسین کی
تنگدستی سے رنج ہے خدا تعالیٰ رحم کرے اُنکا
تھانہ بھون میں قیام مناسب نہیں سمجھتا ہوں خیر اُسکو اختیار ہے۔

مکتوب چھبیسواں۔ عزیز جان
محمد وحید الدین دام ذوقہ و شوقہ بعد ہدیہ سلام
سنت الاسلام و اشتیاق دیدہ بوسی واضح
رائے عزیز ہو کہ عزیز کا خط پہونچا خوشنود
کیا اور مندرجہ حال سے مطلع کیا۔ اللہ تعالیٰ
آنعزیز کو اس نیک عمل سے روز بروز توفیق
زیادہ دے آمین العزیز دنیا چند روزہ ہے
آخر کار خدا سے تعلق ہوگا ایسا عمل کرنا چاہئے
کہ آخر کار پروردگار سے سرخروئی حاصل ہو اور
ایسا نہ چاہیئے کہ پشیمانی ظاہر ہو لہذا
مناسب ہے کہ جو اشغال احقر سے پہونچے
ہیں کرتے رہیں۔

---

[1] میرے والد ماجد صاحب رح ۱۲ سعید الدین۔

وزیادہ اگر توفیق رفیق باشد از مولوی
رشید احمد صاحب طلب نمایند او شان
مناسب حال تعلیم خواہند نمود و او شان
را بجائے فقیر تصور باید نمود و منزل قرآن
شریف و کثرت درود شریف و مطالعہ کتب
اخلاق مثل پندنامہ حضرت فریدالدین
عطار و منہاج العابدین و آداب
الصالحین وغیرہ کردہ باشند و مسائل[1]
ضروری فقہ و عقاید ضرور بخوانند مثل
مالابد یا ترجمہ فارسی کنز و یا مجموعہ سلطانی
و تکمیل الایمان یا عقاید عظیم وغیرہ کہ در
علم عقائد اند ضرور خوانند کہ اینہا از لوازم
دینداری ست از صحبت بد پرہیز نمایند
و صحبت نیک غنیمت شمارند بیت مولانا روم
ع صحبت صالح ترا صالح کند + صحبت
طالح ترا طالح کند و اکثر اوقات در خدمت
برادر خود حکیم صاحب[2] باشند و دیگر عزیزان

اور زیادہ اگر توفیق رفیق ہو مولوی
رشید احمد صاحب سے طلب کریں۔ وہ
مناسب حال تعلیم کرینگے اور انکو بجائے
فقیر کے تصور کرنا چاہیئے اور قرآن شریف
کی منزل اور درود شریف کی کثرت اور کتب
اخلاق کا مطالعہ جیسا کہ پندنامہ حضرت
فریدالدین عطار اور منہاج العابدین اور
آداب الصالحین وغیرہ کرتے رہیں اور فقہ
وعقاید کے ضروری مسائل پڑھیں جیسا
کہ مالابد منہ یا کنز کا ترجمہ فارسی یا مجموعہ
سلطانی اور تکمیل الایمان یا عقاید عظیم وغیرہ
کہ علم عقاید میں ہیں ضرور پڑھیں کہ یہ لوازم
دینداری سے ہے اور بد صحبت سے پرہیز کریں۔
صحبت نیک کو غنیمت شمار کریں بیت مولانا روم
ع صحبت صالح ترا صالح کند + صحبت
طالح ترا طالح کند۔ اور اکثر اوقات خدمت میں
اپنے برادر حکیم صاحب کی رہیں اور دیگر عزیز و

---

[1] اسمیں اصلاح ہے غلاۃ صوفیہ کی جو شریعت کو غیر ضروری کہتے ہیں ۱۲ [2] حکیم ضیاءالدین صاحب رامپوری مراد ہیں والد صاحب اور حکیم صاحب ماموں پھوپی زاد بھائی تھے ۱۲ سعید الدین

مضمون واحد است و از یاد الٰہی غافل نباشند
و حیات مستعار را بکار خیر سپارند ؎
دمبدم دم را غنیمت داں و ہمدم شو بدم +
واقف دم باش دم را دمبدم بیجا مدم ۔
و عزیز القدر حکیم محمد ضیاء الدین را بجائے
جناب حافظ صاحب[1] مرحوم مغفور قدس
سرہ دانند و از او شاں استفادہ نمودہ باشند
و صحبتش غنیمت شمارند اطلاعاً بقلم آمدہ
مگر آنکہ اگر تہجد میخوانند مناسب ترکیب
دوازدہ تسبیح کہ بعد نماز تہجد می شود و
طریقۂ خاص مشائخ ما یانست از برادر
خود حکیم ضیاء الدین بپرسند و نیز ترکیب
پاس انفاس استفسار نمایند و اگر مناسب
باشد صبح شام دعائے حزب البحر یک یک
بار ورد سازند و نود و نہ نام ہم یاد کنند
پانصد بار اللّٰہ الصمد مدام باید خواند و از
مولوی موصوف گاہ گاہ ملاقات کردہ باشند
و از صحبت شاں فیض میگرفتہ باشند

کو مضمون واحد ہے اور یاد الٰہی سے غافل
نہ ہوں اور حیات مستعار کو کار خیر میں سپرد کریں ؎
دمبدم دم را غنیمت داں و ہمدم شو بدم +
واقف دم باش دم را دمبدم بیجا مدم ۔
اور عزیز القدر حکیم محمد ضیاء الدین کو بجائے
حافظ صاحب مرحوم و مغفور قدس سرہ
جانیں اُنسے استفادہ کرتے رہیں اُنکی صحبت
کو غنیمت شمار کریں ۔ اطلاعاً حوالۂ قلم کیا ۔
مگر آنکہ اگر تہجد پڑھیں تو ترکیب دوازدہ
تسبیح کہ بعد نماز تہجد کے ہوتی ہے مناسب
ہے اور طریقہ خاص ہمارے مشائخ کا ہے
اور اپنے برادر حکیم ضیاء الدین سے پوچھیں
پاس انفاس کی ترکیب بھی دریافت کریں
اور اگر مناسب ہو صبح و شام دعائے حزب البحر
ایک ایکبار ورد کریں اور نود و نہ نام بھی یاد
کریں اور پانسو بار اللّٰہ الصمد ہمیشہ پڑھتے
رہیں اور مولوی صاحب سے کبھی کبھی ملاقات
کرتے رہیں اُنکی صحبت سے فیض لیتے رہیں ۔

---

[1] جناب حافظ محمد ضامن صاحب تھانوی شہید مراد ہیں ۱۲ اسعید الدین ۔

زیادہ والسلام۔

مکتوب بست ہفتم۔ از فقیر روسیاہ

امداد اللہ عفی عنہ بخدمت بابرکت عزیزم
حکیم محمد ضیاء الدین صاحب دام اللہ شوقہ
و ذوقہ و عرفانہ بعد سلام مسنون و اشتیاق
ملاقات مشہود رائے عزیز باد۔ مکتوب ورود اسلوب
رسیدہ خوشنود ساخت عرصہ سہ ماہ بودہ
باشد کہ از تقدیر الٰہی عقد نکاح بندہ
باوجود چندیں انکار بوقوع آمدہ خدا تعالیٰ
انجام بخیر کند البتہ حالا چیزے آرام خورد
نوش گردیدہ اطلاعاً بقلم آمدہ از انتقال
[1] بی کلثوم رنج گردیدہ خدا تعالیٰ بخشد
از طرف او طواف [5] و دعا کردہ شد و میکنم
و نیز از انتقال حافظ محمد حسین صاحب
[2] و صبیہ عزیزم یوسف و میاں شیخ محمد [3] برادر

زیادہ والسلام۔

مکتوب ستائیسواں۔ فقیر

روسیاہ امداد اللہ عفا اللہ عنہ سے بخدمت
بابرکت عزیزم حکیم محمد ضیاء الدین صاحب دام
اللہ شوقہ و ذوقہ و عرفانہ بعد سلام مسنون و
اشتیاق ملاقات مشہود رائے عزیز ہو کہ
مکتوب درد اسلوب پہونچا خوشنود کیا عرصہ
تین ماہ کا ہوتا ہے کہ تقدیر الٰہی سے عقد نکاح
بندہ کا باوجود ہر چند انکار کے وقوع میں
آیا خدا تعالیٰ انجام بخیر کرے البتہ کچھ آرام
خورد و نوش کا ہو گیا ہے اطلاعاً تحریر میں آیا
انتقال سے بی کلثوم کے رنج ہوا خداوند
تعالیٰ بخشے۔ طرف سے انکی طواف و دعا کی گئی
اور کرتا ہوں اور نیز انتقال سے حافظ محمد حسین
صاحب اور لڑکی عزیزم محمد یوسف و میاں شیخ محمد برادر

---

[1] یہ پیر دادا صاحب کی بھتیجی تھیں ۱۲ سعید الدین۔ [2] مولوی شیخ احمد صاحب رامپوری کے والد صاحب مراد ہیں انہوں نے ایک نکاح کاندھلہ میں کیا تھا انسے بھی اولاد تھی ۱۲ سعید الدین۔

[3] حافظ محمد حسین صاحب مذکور کے بھائی اور قاضی عبد الباری صاحب رامپوری مرحوم کے والد ۱۲ سعید الدین عفی اللہ عنہ

[5] بڑوں کو چھوٹوں کا حق ادا کرنا خصوصاً بعد موت کے یہ معمولی بات نہیں ہے ۱۲

حافظ صاحب مذکور مرحوم رنج گردیده
اللہ تعالیٰ مغفرت کند رسالہ در حال حافظ
صاحب رحمۃ اللہ علیہ نیز رسید از مطالعہ
اش بسیار حظ بر داشتم او تعالیٰ مقبول
فرماید و رسالہ دیگر نرسید بفرستند کہ مشتاق
آنم و برائے احقر دعائے خیر کنند از دریافت
حال حافظ محمد یوسف بسیار تاسف
گردیده خیر آنچہ مقدر بود شد اللہ تعالیٰ
او را سلامت دارد و از جمیع حوادث
زمانہ محفوظ داشتہ بذوق شوق خود آرد
و تنگدستی را دور سازد آمین و بخدمت
بابرکت مولوی رشید احمد صاحب بعد
سلام شوق عرض آنکہ سابق ازیں خط
اسمی شما مع احوال اینجا بدست حاجی زمان[1]
شاه کہ از اقربایان منشی محمد یسین صاحب
بودند روانہ کردہ ام رسیدہ باشد بر گفت و
شنود معاندان و حاسدان خیال نکنند
و بکار خود مشغول مانند۔

حافظ صاحب مذکور مرحوم کے رنج ہوا۔
اللہ تعالیٰ مغفرت کرے۔ رسالہ حال میں
حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی پہونچا اس کے
مطالعہ سے لطف اٹھایا اللہ تعالیٰ اس کو
مقبول کرے دوسرا رسالہ نہیں پہونچا بھیجیں اسکا
میں مشتاق ہوں اور احقر کیلئے دعائے خیر کریں۔
اور دریافت سے حال عزیزم محمد یوسف کے
بہت افسوس ہوا خیر جو کچھ مقدر تھا ہوا اللہ
تعالیٰ اسکو سلامت رکھے اور تمام حوادث زمانہ
سے محفوظ رکھ کر اپنے ذوق و شوق میں رکھے
اور تنگدستی دور کرے۔ آمین اور بخدمت
بابرکت مولوی رشید احمد صاحب بعد
سلام شوق عرض ہے کہ اس سے پہلے ایک خط
تمہارے نام کا یہاں کے احوال کے ساتھ حاجی
زمان شاہ کے ہاتھ کہ اقربایان منشی محمد یسین
صاحب سے تھے روانہ کیا ہے پہونچا ہوگا۔
گفت و شنید معاندین و حاسدین کا خیال
نکریں اور اپنے کام میں مشغول رہیں۔

---

[1] غالباً بوڑیہ کے کوئی بزرگ ہیں ۱۲ سعید الدین۔

بعونہ تعالیٰ خود نادم و پشیمان خواہند
شد و اگر بسبب امر معلومہ زیادہ تکلیف
دہند آنرا گزاشتہ کنارہ گیرند و بدل
جمعی ذکر و شغل و درس و تدریس شاغل
باشند **ابیات** آں کہ جاں در روئے
او خندہ چو قند + از ترش روئی
خلقش چہ گزند = آنکہ جاں بوسہ دہد
بر روے او + کے خورد غم از فلک و از
چشم او = در شبِ مہتاب مہ را بر سماک +
از سگاں وعوعوِ ایشاں چہ باک = سگ
وظیفہ خود بجا می آورد + مہ وظیفہ خود
بر رخ می گسترد = کار خود را می گذارد
ہر کسے + آب نگذارد صفا بہر خسے =
زیادہ ازیں چہ نوشتہ آید آنعزیز خود
عالم و فاضل اند۔ فقط

مکتوب بست ہشتم۔ بنام مولوی
رشید احمد صاحب گنگوہی و مولوی محمد قاسم
صاحب نانوتوی و حکیم ضیاء الدین صاحب
رامپوری و مولوی ابوالنصر حافظ محمد یوسف

اللہ تعالیٰ کی مدد سے خود نادم و پشیمان
ہونگے اور اگر بسبب امر معلوم کے زیادہ
تکلیف دیں اسکو چھوڑ کر کنارہ کریں اور جمعی
سے ذکر و شغل درس و تدریس میں مشغول
ہوں **ابیات** آنکہ جاں در روئے
او خندہ چو قند + از ترش روئی
خلقش چہ گزند = آنکہ جاں بوسہ دہد
بر روئے او + کے خورد غم از فلک از
چشم او = در شبِ مہتاب مہ را بر سماک +
از سگاں وعوعوِ ایشاں چہ باک = سگ
وظیفہ خود بجا می آورد + مہ وظیفہ خود
بر رخ می گسترد = کار خود را می گذارد
ہر کسے + آب نگذارد صفا بہر خسے =
زیادہ اس سے کیا لکھا جائے۔ آنعزیز
خود عالم و فاضل ہیں۔

مکتوب اٹھائیسواں۔ بنام
مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی و مولوی محمد قاسم
صاحب نانوتوی و حکیم ضیاء الدین صاحب
رامپوری و مولوی ابوالنصر حافظ محمد یوسف

صاحب تھانوی سلمہم اللہ تعالیٰ از فقیر
امداد اللہ عفی اللہ عنہ بعد السلام علیکم و
رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح آنکہ سابق ازیں
بنام ہر یک خط جداگانہ مع کتاب
ضیاء القلوب فی لقاء المحبوب و مثنوی
تحفۃ العشاق نو تصنیف کہ ہم برائے آں
عزیزاں نوشتہ ام ہمراہ حاجی محمد اسمٰعیل
سہارنپوری بخدمات آں صاحبان
روانہ کردہ ام یقین کہ رسیدہ باشد از
رسیدش جلد اطلاع بخشند کہ احقر بسیار
جہد و کوشش نمودہ جمع کردہ است جناب
نشود کہ ضائع شود و درآنجا نرسد و نیز
مجموعہ ارشاد الطالبین وغیرہ کہ فارغ بود
بدست حافظ الٰہی بخش دہلوی و کریم بخش
سہارنپوری کہ حامل رقعہ اند فرستادہ
آمد از رسید ایں ہم مطلع نمایند درینولا
درینجا ارزانی است ارادہ احقر بطرف
مدینہ است لیکن دریں ایام در راہ بسیار
فتور است دیدہ باید کہ تا کے اتفاق

صاحب تھانوی سلمہم اللہ تعالیٰ۔ فقیر
امداد اللہ عفا اللہ عنہ سے بعد السلام علیکم و
رحمۃ اللہ و برکاتہ کے واضح ہو کہ اس سے
پہلے ہر ایک کے نام ایک خط جداگانہ کتاب
ضیاء القلوب و مثنوی تحفۃ العشاق نو تصنیف
کہ وہ بھی آں عزیزوں کے لئے لکھی ہے حاجی
محمد اسمٰعیل سہارنپوری کے ہمراہ خدمت
میں آپ صاحبوں کی روانہ کی ہے یقین
ہے کہ پہونچی ہوگی رسید سے اسکی جلد
اطلاع بخشیں کہ احقر نے بہت جد و جہد
کر کے جمع کیا ہے ایسا نہ ہو کہ ضائع ہو جائے
اور وہاں نہ پہونچے اور نیز مجموعہ
ارشاد الطالبین وغیرہ کہ فارغ تھا
حافظ الٰہی بخش دہلوی و کریم بخش سہارنپوری
کے ہاتھ کہ حامل رقعہ ہیں بھیجا ہے اسکی
رسید سے بھی مطلع کریں۔ ان ایام میں
یہاں ارزانی ہے احقر کا ارادہ مدینہ منورہ
کی طرف ہے لیکن ان ایام میں راستہ میں
بہت فتور ہے دیکھا چاہیئے کہ کب تک جانیکا

رفتن افتد از تحریر حافظ احمد حسین معلوم
شد کہ حافظ مذکور ارادہ سوئے حیدر آباد
دکن دارند این فقیر ہرگز راضی نیست
باید کہ او را منع کنند کہ ازیں قصد باز آید
میخواہم کہ در فقر و فاقہ کہ عزت ما یانست
صابر و شاکر بودہ در طلب الٰہی مستعد
شود و خدا را گذاشتہ طرف دنیا
می رود۔ اگر خدا را طلبیدے دنیا خود
بپائے او آمدے و افتادے دیگر خبرے
تازہ نیست کہ بتحریر آید خیر اینجا زبانی
حاملان خط ہذا معلوم خواہد شد فقط

مکتوب بست نہم۔ از احقر

امداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت بابرکت
عزیز دلم مولوی رشید احمد صاحب دام
عرفانہ باللہ **بیت** اے غائب از نظر
کہ شدی ہمنشین دل ÷ میگویمت ثنا و دعا
میفرستمت۔ سلام مسنون مطالعہ فرمایند
دو خط فرحت نمط یکے مرقومہ ۱۳ ربیع الاول

اتفاق ہو حافظ احمد حسین کی تحریر سے
معلوم ہوا کہ حافظ مذکور حیدر آباد دکن کا
ارادہ رکھتے ہیں۔ یہ فقیر ہرگز راضی نہیں ہے
چاہیئے کہ اسکو منع کریں کہ اس قصد سے باز
آئے میں چاہتا ہوں کہ فقر و فاقہ میں کہ ہماری
عزت ہے صابر و شاکر ہو کر طلب الٰہی میں
مستعد ہو جائے اور وہ خدا کو چھوڑ کر دنیا
کی طرف جاتا ہے اور اگر خدا کو طلب کرتا
دنیا خود اُسکے پیروں پر گرتی پڑتی آتی دوسری
خبر تازہ نہیں ہے کہ تحریر میں آئے یہاں کی خبر
زبانی حاملان خط کے معلوم ہوگی۔

مکتوب انتیسواں۔ از احقر

امداد اللہ عفا اللہ عنہ سے بخدمت بابرکت
عزیز دلم مولوی رشید احمد صاحب دام
عرفانہ باللہ **بیت** اے غائب از نظر
کہ شدی ہمنشین دل ÷ میگویمت ثنا و دعا
میفرستمت۔ بعد سلام مسنون مطالعہ کریں۔
دو خط فرحت نمط ایک مرقومہ ۱۳ ربیع الاول

عہ۵ اپنے خواص کیلئے غیر موکد کو موکد فرمانا عین تربیت و شفقت ہے ۱۲

دویمی ۲۳ جمادی الثانی ۱۲۸۳ھ ہجری
رسیدند فرحت بار و نمود شعر ہماں راحت
کہ از دیدار باشد + بمکتوب ہماں مقدار
باشد - مدام سلسلہ رسل و رسائل جاری
دارند اگر گاہے جوابے ازیں سو نرسد
شاکی نباشند زیرا کہ از عرصہ چند دست
قلم در قبضہ ام نماند وقت تحریر لغزش میکند۔
اگرچہ می نویسم بدقت می نویسم معذور دارند
از رسیدن رسالہ ضیاء القلوب و
مثنوی تسلی شد خدا تعالیٰ او را مقبول
و ہادی کناد حال اینجا زبانی پیرجی حاجی
عظیم اللہ[1] شاہ صاحب و مولوی
ذوالفقار علی صاحب معلوم خواہد شد
حاجت تحریر نیست از دریافت اجتماع
طالبعلماں و مشغولی علم حدیث و تفسیر
و فقہہ خوشی حاصل شد ہمیشہ اللہ تعالیٰ
علم دین را ترقی دہد - و نیز مشغولی ایں[2]

دوسرا ۲۳ جمادی الثانی ۱۲۸۳ھ ہجری
پہونچے خوشیں پیدا ہوئیں - شعر ہماں
راحت کہ از دیدار باشد + بمکتوب ہماں
مقدار باشد - ہمیشہ رسل و رسائل کا
سلسلہ جاری رکھیں اگر کبھی جواب اس طرف
سے نہ پہونچے شاکی نہ ہوں اسواسطے کہ
چند عرصہ سے دست و قلم میرے قبضہ میں نہیں ہاں
وقت تحریر لغزش کرتا ہے اگرچہ لکھتا ہوں
تو بدقت لکھتا ہوں معذور رکھیں - رسالہ
ضیاء القلوب اور مثنوی کے پہونچنے سے تسلی
ہوئی خداوند تعالیٰ اسکو مقبول و ہادی
کرے - یہاں کا حال پیرجی حاجی عظیم اللہ صاحب
مولوی ذوالفقار علی صاحب کی زبانی معلوم
ہوگا تحریر کی حاجت نہیں ہے - طالبعلموں کے
اجتماع اور علم حدیث و علم تفسیر اور فقہہ کی
مشغولی کے معلوم ہونیسے خوشی حاصل ہوئی -
اللہ تعالیٰ ہمیشہ علم دین کو ترقی دے اور ان علوم

---

[1] غالباً یہ بزرگ دیوبندی تھے ۱۲ سعید الدین۔

[2] جو لوگ مطلقاً علوم دینیہ کو بھی حجاب کہتے ہیں وہ آنکھیں کھولیں ۱۲

علوم مذکور مقوی شغل معنوی است
باید کہ بعد فراغ درس مشغولی باطن را
فرض دایمی دانند و نذرانہ مولوی مظہر
صاحب بہ تجویز آں صاحب بمصرف
خود خاطر جمع فرمایند فقط

مکتوب سی ام از فقیر حقیر امداد اللہ

عفی اللہ عنہ بخدمت بابرکت عزیزم
مولوی رشید احمد صاحب رزقہ اللہ
عرفانہ بعد سلام مسنون و اشتیاق ملاقات
مشہود خاطر عاطر باد. للہ الحمد کہ احقر
بہر حال مشکور و بہبودی دارین آنعزیز
خواہانم صحیفہ شریفہ رسید از حال
آنجا آگاہی بخشید از دریافت پرخاش
پیرزادگان و قحط باران و غلبہ بدعات
ولامذہبان رنج گردید او تعالیٰ رحم
فرماید و ازیں بلاہا خلوق را نجات بخشد
اگرچہ تکالیف و شدائد دنیاوی بظاہر
رنج است چوں بحقیقت بنگری چہ
رنج بلکہ گنجے است بیکراں ۔

مذکورہ کی مشغولی بھی شغل معنوی کا مقوی
ہے چاہیئے کہ درس کے فراغ کے بعد
مشغولی باطن کو فرض دائمی جانیں اور نذرانہ
مولوی مظہر صاحب آپ صاحب کی تجویز کے
موافق اپنے مصرف پر پہونچگیا خاطر جمع رکھیں۔

مکتوب تیسواں من فقیر حقیر امداد اللہ

عفا اللہ عنہ سے بخدمت بابرکت عزیزم
مولوی رشید احمد صاحب رزقہ اللہ عرفانہ
بعد سلام مسنون و اشتیاق ملاقات مشہود
خاطر عاطر ہو۔ للہ الحمد کہ احقر بہر حال مشکور
اور آنعزیز کے دارین کی بہبودی کا خواہاں
ہے۔ صحیفہ شریفہ پہونچا وہاں کے حال سے
اطلاع ہوئی پیرزادوں کی پرخاش اور قحط
بارش اور لامذہب اور بدعات کے غلبہ
کے معلوم ہونیسے رنج ہوا خداوند تعالیٰ رحم
فرمائے اور ان بلاؤں سے مخلوق کو نجات بخشے
اگرچہ تکالیف و شدائد دنیاوی ظاہر میں رنج ہیں
لیکن جب حقیقت پر غور کرے تو کیا رنج۔
بلکہ بے انتہا گنج ہے ۔

شعر دربلاہای چشم لذات او + مات
اویم مات اویم مات او. ورضا بقضا
مقصود و مطلوب است بہرحال ہرچہ
ساقی ماریخت عین الطاف است وعنائے
طالبان است اگر مخالفاں خواہند و
ایذا دہند امرحق دانستہ خانقاہ وحجرا
راترک باید کرد. طالب حق را خانقاہ
وصومعہ ہردو برابر است شعر
دردمنداں رانباشد کار غیر + خواہ در
مسجد برو خواہی بدیر = از مشغولی درس
تدریس و مراقبہ آں صاحب فرحتہا گردید.
شکر بجا آوردہ شد آنکہ نوشتہ اند کہ بہ
وقت مشغولی درس حدیث وتفسیر موجب
دلچسپی است ووقت صبح کہ بکار عزیز
مشغول می شوم ازیں طرف ہم آمدن
ناگواری شود ولذت خلوت نمی گذارد.
شکر بجا آرند کہ مقام کاملان عطا

شعر دربلاہای چشم لذات او + مات
اویم مات اویم مات او. ورضا بقضا
مقصود و مطلوب ہے بہرحال ہرچہ
ساقی ماریخت عین الطاف است وعنائے
طالبان ہے اگر مخالفین چاہتے ہیں او-
ایذا دیتے ہیں امرحق جانکر خانقاہ وحجرہ
ترک کرنا چاہیئے. طالب حق کو خانقاہ و
صومعہ دونوں برابر ہیں. شعر دردمنداں
رانباشد کار غیر + خواہ در مسجد برو خواہی
بدیر = درس وتدریس کی مشغولی اور
مراقبہ سے آپکے فرحت ہوئی شکر بجالایا
گیا وہ جو لکھا ہے کہ وقت پر درس حدیث
وتفسیر کی مشغولی دلچسپی کا سبب ہے
اور صبح کے وقت کہ اس کام (ذکراللہ)
میں مشغول ہوتا ہوں تو اسطرف سے کبھی آنا
ناگوار ہوتا ہے اور لذت خلوت کی نہیں چھوڑتی
شکر بجالائیں کہ مقام کاملین عطا ہوا.

عہ مطلب یہ کہ اس پر نظر نہ کریں کہ خانقاہ چھوڑنے سے اس کی برکات سے مفارقت ہو جائے گی وہ مقصود بالذات نہیں ۱۲-

شد کہ بہر حال و بر ہر مقام و صورت[۵]
شعر چو دیدم روئے خویش را بہر جائے
بہر رنگے + ازیں در بحر و برو کوچہ بازار
میگردم۔ و آنکہ بعض اوقات حال
باعث کلفت میگردد ایں ہم از احوالات
عمدہ مشائخ است و باعث ترقی مقام
است و بے تکلف ثمرۂ الفت حاصل
نمی شود از اسلوبی حال عزیز
وحید الدین خوشنود شدم اللہ تعالیٰ
ترقی کند و بمقصود خود رساند و از
ابتری احوال حافظ احمد حسین رنج
است حالا معلوم شد کہ از آں مرض
لاعلاج نجات یافت فقط

مکتوب سی و یکم۔ از دور افتادہ
راہ مسمی بامداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت
بابرکت عزیزم حکیم ضیاء الدین صاحب
زید عرفانہ باللہ پس از تبلیغ سلام

کہ ہر حال اور ہر مقام پاور صورت[۵]۔
شعر چو دیدم روئے خویش را بہر جائے
بہر رنگے + ازیں در بحر و برو کوچہ بازار
میگردم۔ اور جو کچھ کہ بعض اوقات کوئی
حال باعث کلفت ہوتا ہے یہ بھی عمدہ
مشائخ کے احوال سے ہے اور ترقی مقام
کا باعث ہے اور بے کلفت ثمرۂ الفت
حاصل نہیں ہوتا خوش اسلوبی عزیز
وحید الدین کے حال سے خوشی ہوئی
اللہ تعالیٰ ترقی کرے اور مقصود پر
پہونچائے۔ احوال سے حافظ احمد حسین
کے ابتری کے رنج ہے اب معلوم ہوا کہ اس
مرض لاعلاج سے نجات پائی فقط۔

مکتوب اکتیسواں۔ دور افتادہ
راہ مسمی بامداد اللہ عفی اللہ عنہ سے بخدمت
بابرکت عزیزم حکیم ضیاء الدین صاحب
زید عرفانہ باللہ پس از تبلیغ سلام

---

[۵] عہ یہاں اصل میں بیاض ہے غالباً ایسی عبارت ہوگی کہ حضور میسر است ۱۲
ترجمہ حضور میسر ہے۔

مسنون و دعا خیر دارین مشہود ضمیر
منیر باد مکتوب درد و محبت اسلوب
منظومہ ہزاراں زور و شور نزول نمود
آتش فراق را دو بالا گردانید شعر
بیقراری عشق شور انگیز + شور و شرے
فگند در عالم۔ اللہ تعالیٰ آں عزیز را
بایں درد و اشتیاق سلامت دارد و
روز بروز ترقی دہاد کہ مقصود و مطلوب
ہمیں است۔ شعر حاصل عشقش سہ
سخن بیش نیست + سوختن و سوختن
و سوختن۔ محبت مرشدان عین محبت
اللہ و رسول است کہ نایب ادشاں
است۔ مبارکباد اے عزیز دشمناں ایں
جہاں دوست آنجہاں اند و دوستان
ایں جہاں دشمنان آں جہاں اند و ایں
جہان فانی و آں جہان باقی است
عاقل را باید کہ برآں کار عمل نماید و
برائے دشمنان ظاہری دعاء ہدایت
باید نہ بر دشمنی آنہا۔

مسنون و دعاء خیر دارین مشہود ضمیر
منیر ہو۔ مکتوب درد و محبت اسلوب
ہزاروں زور و شور سے وارد ہوا جس نے
آتش فراق کو دوبالا کر دیا۔ شعر
بیقراری عشق شور انگیز + شور و شرے
فگند در عالم۔ اللہ تعالیٰ آں عزیز کو اس
درد و اشتیاق کے ساتھ سلامت رکھے
اور روز بروز ترقی دے کہ مقصود و
مطلوب یہی ہے۔ شعر حاصل عشقش
سہ سخن بیش نیست + سوختن و سوختن
و سوختن۔ مرشدوں کی محبت عین اللہ
و رسول کی محبت ہے کہ اُن کے نائب
ہیں مبارک ہو اے عزیز اس جہان کے
دشمن اُس جہان کے دوست ہیں۔
اور اس جہان کے دوست اُس جہان
کے دشمن ہیں اور یہ جہان فانی اور وہ
جہان باقی ہے۔ عاقل کو چاہیئے کہ آل کار
پر (انجام کار) عمل کرے اور دشمنان
ظاہری کیلئے دعاء ہدایت چاہیئے نہ کہ انکی دشمنی پر۔

انتقام زیراکہ اوشاں خود دشمن جان
اند خود را ہلاک میکنند پس مستحق رحم اند
نہ غصہ ۔ رسالہ قول فیصل تصنیف
آں عزیز رسید از اول تا آخر مطالعہ
کردم دلائل عقلی و نقلی خوب یافتم ۔
اللہ تعالیٰ عالم را از وے ہدایت کند مگر عہ
بظاہر خالی از خرخشہ نیست زیرا کہ
انصاف از جہاں برخاست و جنگ و
جدال قایم است آنکہ مخالفان اند از
دیدن او نار حسد شاں شعلہ زن خواہد
شد و آنکہ موافقان اند برائے اوشاں
سپر بحث و مباحثہ بدست آمد ایں
فضول است پس فقیر را باید کہ در گوشہ
خاموشی نشستہ بکار خود مشغول باید بود
و حال و قال را حوالہ باہل آں باید کرد
کہ نصیحت و ہدایت فقیر فعلی است و
نصیحت و ہدایت عالم قولی است ۔

انتقام اسلئے کہ وہ خود اپنی جان کے
دشمن ہیں اور اپنے آپکو ہلاک کر رہے ہیں ۔
پس قابل رحم ہیں نہ غصہ ۔ رسالہ قول فیصل
آنعزیز کی تصنیف پہونچی اول سے آخر تک
مطالعہ کیا دلائل عقلی و نقلی کو خوب پایا ۔
اللہ تعالیٰ عالم کو اس سے ہدایت کرے مگر
بظاہر خرخشہ سے خالی نہیں اس لئے کہ
جہاں سے انصاف اٹھ گیا اور جنگ و
جدال قائم ہوگیا ۔ جو مخالفین ہیں اسکے
دیکھنے سے انکے حسد کی آگ اور شعلہ زن
ہوگی اور جو موافق ہیں انکے لئے بحث و
مباحثہ کی سپر ہاتھ میں آئیگی اور یہ فضول
ہے پس فقیر کو چاہیئے کہ گوشۂ خاموشی میں
بیٹھکر اپنے کام میں مشغول ہو اور حال و
قال کو اسکے اہل کے حوالہ کرنا چاہیئے کہ
فقیر کی نصیحت و ہدایت فعلی ہے اور
عالم کی نصیحت و ہدایت قولی ہے ۔

عہ اس میں تعلیم ہے اس کی کہ علوم اسرار گو حق بھی ہوں مگر قابل افشا نہیں کہ مخالف
و موافق دونوں کو مضر ہے ۱۲ ۔

مصرع ہر یکے را بہر کارے ساختہ۔
و مرتبہ اہل درد بالا از ہر دو است۔
شعر دردمنداں را نباشد کار غیر + خواہ
در مسجد برو خواہی بدیر۔ اے عزیز مایان
بمصیبت خود مبتلا ایم غیرے را چہ گفتہ
آید۔ شعر روتی ہے خلق میری خرابی
کو دیکھ کر + روتا ہوں میں کہ ہائے مری
چشم نم نہیں = غمگیں ہمارے غم سے ہے
عالم مگر ہمیں + غم ہے تو بس یہ غم ہے کہ
کچھ بھی تو غم نہیں۔ ہم پر جفا و جور جو کچھ
ہے نصیب ہے + ورنہ طریق یار کا جور
و ستم نہیں = پھولا نہ تخم عشق مرا ورنہ
چشم و دل + گرمیٔ مہر و ابر بہاری سے کم
نہیں۔ از اسلوبی حال حافظ وحید الدین
خوشنود شکر بجا آوردم۔ اللہ تعالیٰ اورا
بمراتب علیا رساند آمین۔ عزیزا زجان
حافظ محمد یوسف اگرچندے دیگر صبر نمودے
و بمقام خود ماندے دنیا زیادہ ازیں کہ
اختیار کردند بپائے او آمدے و افتادے۔

مصرع ہر یکے را بہر کارے ساختہ۔
اور مرتبۂ اہل درد ان دونوں سے بالاتر ہے
شعر دردمنداں را نباشد کار غیر + خواہ
در مسجد برو خواہی بدیر۔ اے عزیز ہم خود
اپنی مصیبت میں مبتلا ہیں غیر کو کیا کہا
جائے۔ شعر روتی ہے خلق میری خرابی
کو دیکھ کر + روتا ہوں میں کہ ہائے مری
چشم نم نہیں۔ غمگیں ہمارے غم سے ہے
عالم مگر ہمیں + غم ہے تو بس یہ غم ہے کہ کچھ
بھی تو غم نہیں۔ ہم پہ جفا و جور جو کچھ ہے
نصیب ہے۔ ورنہ طریق یار کا جور و ستم
نہیں پھولا نہ تخم عشق مرا ورنہ چشم و دل +
گرمیٔ مہر و ابر بہاری سے کم نہیں۔
حافظ وحید الدین کے عمدہ حال سے
خوشنود ہوا اور شکر بجالایا۔ اللہ تعالیٰ
انکو بلند مرتبوں پر پہونچائے۔ آمین۔ عزیز جان
حافظ محمد یوسف اگر تھوڑا اور صبر کرتا اور
اپنے مقام پر رہتا دنیا زیادہ اس سے کہ اختیار کی
ہے اس کے قدم پر آتی اور گرتی۔

خیر ہرچہ شد شد رضا بالقضا اللہ تعالیٰ
اورا از خباثت دنیا محفوظ دارد و بکار خود
مشغول دارد۔ عزیزم بعد انتقال اخی معظم
حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کدام کس از
مریدان آں حضرت موصوف مرحوم بجز آں
عزیز لائق خلافت نیافتم لہذا اشمارا بمقام
حضرت شاں نشانیدم و بجا را و شاں
میدانم و اجازت اخذ بیعت و دادن خرقہ
کہ از بزرگان رسیدہ دادم پس ایں را
رد نباید کرد و ہر کہ طالب بیعت و سلوک
حق آید ہرگز انکار نہ نمایند و بیعت گرفتہ
ارشاد و تلقین ذکر و شغل حسب استعداد
طالب کردہ باشند دریں امر دریغ نکنند
و ترکیب اخذ بیعت در رسالہ ضیاء القلوب
موجود است بر آں عمل باید کرد۔ غرض در
ایں وقت و راہ بیعت سر است و اگر
ممکن باشد ختم خواجہ ہائے جمع بودہ۔
مدام خواندہ باشند کہ دریں بسیار
فائدہ دین و دنیا است و حافظ

خیر جو کچھ ہوا ہوا رضا بالقضا اللہ تعالیٰ اسکو
دنیا کی خباثت سے پاک رکھے اور اپنے
کام میں مشغول رکھے۔ اے عزیز بعد
انتقال میرے برادر معظم حافظ صاحب رحمۃ اللہ
علیہ کے کوئی آدمی حضرت موصوف مرحوم
کے مریدوں میں سے بجز آں عزیز کے لائق
خلافت نہ پایا لہذا تم کو اُن حضرت کی جگہ
پر بٹھایا اور ان کی جگہ پر جانتا ہوں اور
بیعت لینے کی اجازت اور خرقہ دینے کی
کہ بزرگوں سے مجکو پہونچی ہے دیتا ہوں پس
اسکو رد نہ کرنا چاہیئے اور جو بھی طالب
بیعت و سالک حق آئے ہرگز انکار نکریں
اور بیعت لیکر ارشاد و تلقین ذکر شغل موافق
استعداد طالب کرتے رہیں اس امر میں مضائقہ
نکریں اور بیعت لینے کی ترکیب رسالہ ضیاء القلوب
میں موجود ہے اسپر عمل کرنا چاہیئے غرض اس وقت
میں طریقہ بیعت ایک بھید ہے اور اگر ممکن ہو
تو ختم خواجگان جمع ہوکر ہمیشہ پڑھتے رہیں کہ اسمیں
بہت دین اور دنیا کا فائدہ ہے اور حافظ

حسام الدین را باید درمیان سنت و
فرض صبح چہل ویکبار سورۂ فاتحہ معہ
تسمیہ مدام خواندہ باشند ونیز در نماز
صلوٰۃ الاوابین سورہ واقعہ خوانند
انشاء اللہ تعالیٰ در دنیا تنگ نخواہد ماند۔

مکتوب سی ودوم ۔ از فقیر امداد اللہ
عفی عنہ بخدمت عزیز بتمیز سعید کونین
حافظ وحید الدین زاد اللہ شوقہ وذوقہ
وعرفانہ بعد سلام مسنون واضح رائے
باد مکتوب عقیدت اسلوب عزیز رسید
خوشنود ساخت۔ عزیز من عتاب مرشد[عــہ]
شفقت آمیز می باشد زیرا کہ تادیباً است
از تحریر مولوی رشید احمد صاحب خوبی احوال
آں عزیز معلوم شد شکر کردم کہ خدا تعالیٰ
آں عزیز را ذوق وشوق وعرفان خود
نصیب ومشرف کند و بمقصود اصلی
رساند مناسب کہ بکار خود مشغول مانند۔

حسام الدین کو چاہیئے کہ درمیان سنت و
فرض صبح کے اکتالیس بار سورہ فاتحہ معہ
بسم اللہ پڑھتے رہیں اور نیز صلوٰۃ الاوابین
کی نماز میں سورۂ واقعہ پڑھیں انشاء اللہ
تعالیٰ دنیا میں تنگ نہ رہیگا۔

مکتوب بتیسواں ۔ فقیر امداد اللہ
عفا اللہ عنہ سے بخدمت عزیز بتمیز سعید
کونین حافظ وحید الدین زاد اللہ شوقہ و
ذوقہ وعرفانہ بعد سلام مسنون کے واضح
ہو کہ مکتوب عقیدت اسلوب عزیز کا پہونچا
خوشنود کیا۔ عزیز من مرشد کا عتاب
شفقت آمیز ہوتا ہے اسلئے کہ بغرض تادیب
ہے تحریر سے مولوی رشید احمد صاحب کی آں عزیز
کے احوال کی خوبی معلوم ہوئی شکر کیا گیا کہ
خدا تعالیٰ آں عزیز کو ذوق وشوق اور اپنا
عرفان نصیب ومشرف کرے اور مقصود اصلی
پر پہونچائے مناسب ہے کہ اپنے کام میں مشغول رہیں۔

سلہ ہمارے خاندان کے ایک صاحب نسبت بزرگ تھے ۱۲ اسعید الدین۔

عــہ طریق کی اصل عظیم کی تعلیم ہے ۱۲

وخدمت مولوی صاحب راشعار خود	اور مولوی صاحب کی خدمت کو اپنا شعار
سازند مدام از خیریت خود و دیگر احوال	کریں ہمیشہ اپنی خیریت اور دوسرے
مینویساں باشند و فقیر را از طرف	احوال لکھتے رہیں اور فقیر کو اپنی طرف
خود غافل نشمارند۔ فقط	سے غافل نہ شمار کریں۔ فقط

مکتوب سی وسوم ۔ فقیر امداد اللہ کی طرف سے عزیز سعید النساء[1] کو بعد سلام و دعاء خیر کے واضح ہو کہ بعضے خطوں سے معلوم ہوا کہ تم نے ہمشیرہ بی حفیظا[1] کو بسبب نکاح ثانی کے کہ جو سنت اور ثواب ہے چھوڑ دیا اور اپنے بھائی کی رضامندی کے واسطے اللہ اور رسول کو ناراض کیا اس امر سے ہم کو بہت رنج ہوا اور تم نے جوڑا کپڑوں کا زنانہ بھیجا تھا اور اپنی محبت اور اعتقاد ہم سے ظاہر کیا تھا تو اے عزیزہ جب تم نے اللہ اور رسول کو خفا کیا ہماری محبت[2] کس کام آویگی سو وہ جوڑا تمہارا قبول نہیں ہوا بجنسہ رکھا ہے۔ جب تک تم اپنی بہن کو راضی نہ کرو گی اور اللہ سے نہ ڈرو گی تب تک تم سے میں بھی خوش نہ ہونگا اور تمہارا جوڑا اٹھاؤں[3] گا۔ اے عزیزہ دنیا چند روز

---

[1] یہ بی حفیظ النساء مذکورہ مکتوب ۱۱ کی حقیقی بہن تھیں جب بی حفیظ النساء نے حکیم ضیاء الدین صاحب سے نکاح کر لیا تھا تو یہ بہت ناراض ہوئی تھیں اسی پر انکو تنبیہ فرمائی ہے ۱۲ سعید الدین۔

[2] مسئلہ عظیم کی تعلیم ہے اور اس خیال کا ابطال ہے کہ تعلق مرشد نعوذ باللہ مغنی ہے تعلق حق سے ۱۲۔

[3] کسی عذر صحیح سے ہدیہ کے ہٹادینے کا سنت مشائخ ہونا بھی ظاہر ہوگیا اور بڑا کمال حضرت کا اسمیں یہ ثابت ہوتا ہے کہ نہ قبول کیا جیسا غیر مربی مشائخ کا طریق ہے اور نہ واپس کیا جیسا آزاد مشائخ کا طریقہ ہے بلکہ دونوں کے درمیان ایک راہ نکالی جسمیں حق کی بھی رعایت اور خادم کی دلجوئی بھی کہ رکھ کر یہ لکھ دیا کہ اگر تدارک نہ کرو گی تو میں واپس کردونگا۔ ان دونوں کو جمع کرنا سرسری

(باقی برصفحہ آئندہ)

کی ہے۔ یہاں جو ہوسکے تو نیک عمل کرے اور بھائی بہن جس کے واسطے اللہ رسول کو اور اپنے مرشد کو ناراض کرتی ہو کچھ کام نہ آویں گے۔ انجام کو دشمن جانی ہونگے بس ذرا ہوش کرو اور خباثت جسکو عزت سمجھی ہو دل سے دور کرو اور اپنے مالک حقیقی کی تابعداری میں کمر باندھو اور وہ عمل کرو جس سے اللہ رسول راضی ہوں اور جس طرح ہوسکے اپنی بہن سے عذر کرو اور کہا سنا بھی معاف کراؤ اور اگر اس مقدمہ میں بھائی خفا ہو ہونے دو۔ اللہ رسول کو ناراض کرنا اچھا نہیں اور میری طرف سے اپنے بھائی کو بعد سلام کے کہنا کہ اے عزیز از جان اللہ سے ڈرو اور توبہ کرو آگے دانا کو ایک نکتہ بس ہے فقط۔

مکتوب سی وچہارم۔ از فقیر

امداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت عزیز باتمیز راحت جانم حافظ احمد حسین بعافیت باشند پس از تبلیغ مراسم سلام مسنون ودعائے ترقی عمر ودرجات مطالعہ نمایند خط فرحت نمط بعین انتظاری رسید فرحتہا دنمود اللہ تعالیٰ آنعزیز را از جمیع حوادث زمانہ محفوظ دارد

مکتوب چونتیسواں۔ فقیر

امداد اللہ عفا اللہ عنہ سے بخدمت عزیز با تمیز راحت جانم حافظ احمد حسین ہمیشہ عافیت سے رہیں پس از تبلیغ مراسم سلام مسنون دعائے ترقی عمر ودرجات مطالعہ کریں۔ خط فرحت نمط عین انتظار میں پہونچا خوشی ہوئی اللہ تعالیٰ آنعزیز کو تمام حوادثات زمانہ سے محفوظ رکھے۔

(بقیہ مضمون صفحہ گذشتہ) بات نہیں نیز داعی دالیسی جوڑہ کا خبر واحد سے معلوم ہوا ہے چنانچہ اس سے قبل مذکور ہے اور خبر واحد کبھی غیر محقق بھی ہوتی ہے تو اسی تجویز میں اس کی بھی رعایت ہے ۱۲۔

در رضامندی خود و اتباع شریعت روزی
کند. از بعض خطوط حال پریشانی آنعزیز
معلوم شد. بجز دعا ہیچ چارہ ندیدم او
تعالیٰ رحم کند و از ہر طرف بطرف خود
کشد باید کہ بعد از نماز صبح و شام
یا ارحم الراحمین ارحمنا و یا غیاث
المستغیثین اغثنا صد صد بار مع
درود شریف مدام بخوانند و در سورۂ
فاتحہ درمیان سنت و فرض صبح ضرور
دارند انشاء اللہ تعالیٰ برائے ہر امور کافی
خواہد شد و تلاوت قرآن شریف باندازہ
منزل فمی بشوق کردہ باشند قضا نکنند و
اگر مناسب دانند برخوردار مقصود احمد عہ
را در مدرسہ دیوبند نزد مولوی محمد یعقوب
صاحب و حاجی عابد حسین بگذارند یقین
است کہ ایشاں بطور فرزندان خود تعلیم
خواہند نمود و دعا میکنم کہ حق سبحانہ تعالیٰ

اور اپنی رضامندی اور اتباع شریعت
نصیب کرے بعض خطوط سے آنعزیز کی
پریشانی کا حال معلوم ہوا بجز دعا کے کوئی چارہ
نہ دیکھا اللہ تعالیٰ رحم کرے اور ہر طرف سے
اپنی طرف کھینچے۔ چاہیئے کہ بعد نماز صبح و شام
یا ارحم الراحمین ارحمنا و یا غیاث
المستغیثین اغثنا سو سو بار درود شریف
کے ساتھ ہمیشہ پڑھیں اور سورۂ فاتحہ کا
ورد صبح کی سنت اور فرض کے درمیان
ضرور قائم رکھیں انشاء اللہ تعالیٰ تمام امور
کیلئے کافی ہوگا اور قرآن شریف کی تلاوت
فمی بشوق کی منزل مقدار پڑھتے رہیں قضا
نہ کریں اور اگر مناسب جانیں برخوردار
مقصود احمد کو مدرسہ دیوبند میں مولوی محمد یعقوب
صاحب و حاجی عابد حسین کے پاس چھوڑ دیں
امید ہے کہ وہ اپنے فرزندوں کے طور پر تعلیم
کریں گے اور دعا کرتا ہوں کہ حق سبحانہ تعالیٰ

عہ تعلیم دین کا کسقدر اہتمام معلوم ہوتا ہے ۱۲ یہ حاجی صاحبؒ برادرزادہ حافظ محمد حسین صاحب کے صاحبزادہ گویا حضرت حاجی صاحبؒ کے پوتے ہیں ۱۲ سعیدالدین

آں عزیز را کشائش رزق دہد والسلام۔

مکتوب سی و پنجم

- از فقیر حقیر امداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت بابرکت عزیزم مولوی محمد یعقوب صاحب سلمہ پس از تبلیغ سلام مسنون معلوم فرمایند دو خط آں عزیز پے درپے رسیدند و از جملہ احوالات آنجا مطلع ساختند الحمد للہ خیریت طرفین حاصل است مگر از دریافت بعضے احوال پرملال مثل انتقال پرملال بزرگان دین و علمائے شرع متین و کثرت بدعات و لامذہبی و پرخاش حکام باکابیا اہل اسلام و گرانی غلہ و دیگر بلاہائے گوناگوں کہ بر اہل آں دیار کہ صورت قہریہ[۵] الٰہیہ است خیلے رنج گردید حق تعالیٰ بفضل خود رحم فرماید۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ط رضینا بالقضا ہر چہ ساقی ماریخت عین الطاف

آنعزیز کو فراخی رزق دے والسلام۔

مکتوب پینتیسواں

- فقیر حقیر امداد اللہ عفا اللہ عنہ سے بخدمت بابرکت عزیزم مولوی محمد یعقوب صاحب سلمہ پس از تبلیغ سلام مسنون معلوم کریں کہ دو خط آنعزیز کے پے درپے پہونچے اور وہاں کے تمام احوال سے مطلع کیا۔ الحمد للہ طرفین کی خیریت حاصل ہے مگر بعض احوال پرملال کے معلوم ہونے سے مثل انتقال بزرگان دین و علماء شرع متین اور بدعات و لامذہبی کی کثرت اور بزرگان اہل اسلام سے حکام کی پرکاش اور گرانی غلہ اور دوسرے اقسام کی بلائیں کہ اس دیار کے باشندوں پر خدا تعالیٰ کی صورت قہر ہے بہت رنج ہوا حق تعالیٰ اپنے فضل سے رحم فرمائے انا للہ وانا الیہ راجعون رضینا بالقضا ہر چہ ساقی ماریخت عین الطاف

۵ے اس میں تحقیق ہے اس مسئلہ کی کہ جس بلا کا اثر بلا واسطہ یا بواسطہ قریب دین تک پہونچے وہ بلا قہر الٰہی ہے ۱۲۔

است سبحانہ تعالیٰ ما یا ترا و ہمہ
اہل اسلام را توفیق دہد کہ از اعمال
ناشایستہ باز آئیم و بہ توبہ و استغفار
و اعمال صالح گرائیم کہ ایں ہمہ بلاہا از
شامت کرتوت ما یانست **شعر** ہر چہ
آید بر تو از ظلمات و غم + ایں زبیباکی و
گستاخی ست ہم ۔ از ترقی مدرسہ
دیوبند فرحہا گردید و سجدات شکر بجا
آوردہ ۔ اللہ جل شانہ روز بروز ترقی علم
و علما کند و از مدد شاں مخالفان دین
حق را نادم و پشیمان کند آمین مناسب
کہ آں عزیز در درس و تدریس و آنچہ بآں
متعلق است مشتغل باشند و خود را بیکار و
خالی ندارند انشاء اللہ تعالیٰ ایں شغل
ہم آخر کار بمقصود مطلوب خود خواہد
رسید فقط ۔

مکتوب سی و ششم ۔ از فقیر
حقیر امداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت
بابرکت عزیزم مولوی محمد قاسم صاحب

الطاف است سبحانہ تعالیٰ ہمکو اور تمام
اہل اسلام کو توفیق دے کہ ناشائستہ
اعمال سے باز آئیں اور توبہ و استغفار
اور اعمال صالحہ قبول کریں کہ یہ تمام
بلائیں ہمارے کرتوت کی شامت سے ہیں **شعر**
ہر چہ آید بر تو از ظلمات و غم + ایں زبیباکی و
گستاخی ست ہم ۔ مدرسہ دیوبند کی ترقی
خوشی ہوئی اور شکر کے سجدے بجا لائے گئے
اللہ جل شانہ روز بروز ترقی علم و علماء کرے
اور ان کی مدد سے دین حق کے مخالفین
کو نادم و پشیمان کرے آمین مناسب ہے
کہ آنعزیز درس و تدریس میں اور جو کچھ کہ
اسکے متعلق ہے مشتغل رہیں اور خود کو بیکار
و خالی نہ رکھیں انشاء اللہ تعالیٰ یہ شغل بھی
آخر کار حصول مقصود و مطلوب پہ
پہونچا دے گا ۔ فقط ۔

مکتوب چھتیسواں ۔ فقیر حقیر
امداد اللہ عفا اللہ عنہ سے بخدمت
بابرکت عزیزم مولوی محمد قاسم صاحب

سلمہ پس از تبلیغ مراسم سلام مسنون
واشتیاق ملاقات ظاہری مشہود رائے
عزیز باد در آخر ایں سال چار خط شما
پے در پے رسیدند از خیریت آں عزیز
وبعضے عزیزان دیگر خوشنود شدم واز
دریافت حال پر اختلال ظہور قہر آنجا
خصوص صدمۂ انتقال اکابر دین وعلمائے
شرع متین مثل مولانا نور الحسن صاحب (و مفتی صدر الدین صاحب[1])
و مولانا محمد سالار[2] صاحب مرحومین وغیرہ
بسیار رنج گردید انا للہ وانا الیہ
راجعون۔ رضا بقضا مصرعہ کہ ہرچہ
ساقی ماریخت عین الطاف است۔
او تعالیٰ صلحا وعلما باقیماندگان را
سلامت دارند وفیض وبرکت شاں
جاری دارد آمین ودر آخر خبر انتقال
عزیزہ عائشہ مرحومہ نوشتہ بودند ایں
رنج تازہ است کہ دریں وقت صدمہ

سلمہ پس از تبلیغ مراسم سلام مسنون
واشتیاق ملاقات ظاہری مشہود رائے
عزیز ہو۔ اس سال کے آخر میں تمہارے
چار خط پے در پے پہونچے۔ آں عزیز کی
اور بعض دوسرے عزیزوں کی خیریت سے
مسرور ہوا اور حال پر اختلال کہ آنجگہ
قہری ظہور کے معلوم ہونے سے خاصکر
اکابر دین وعلمائے شرع متین کے انتقال
کے صدمہ مثل مولانا نور الحسن صاحب و
مفتی صدر الدین صاحب و مولانا محمد سالار صاحب
مرحومین وغیرہ کے بہت رنج ہوا انا للہ وانا
الیہ راجعون۔ رضا بقضا مصرعہ کہ ہرچہ
ساقی ماریخت عین الطاف است۔ اللہ تعالیٰ
باقیماندہ صلحاء علما کو باقی رکھے اور ان کے
فیض وبرکت کو جاری رکھے آمین اور آخر
میں عزیزہ عائشہ مرحومہ کے انتقال کی خبر
لکھی تھی یہ رنج تازہ ہے کہ اسوقت دوسرا صدمہ

---

[1] مشہور ومعروف مفتی صاحب دہلی میں گذرے ہیں ۱۲ سعید الدین
[2] مولانا محمد سالار بخش صاحب انبہٹوی مراد ہیں۔ ۱۲ سعید الدین۔

دیگر بر جان ناتوان عابدہ ہمشیرہ عزیزہ
افتاد۔ اللہ تعالیٰ او را صبر دہد و بطرف
خود کشد کہ ہم غم و رنج این و آن
یکسو شوند و بحصول مدارج آخروی
مبدل بشادی گردانند۔ امید کہ گاہ
گاہ او را کلمات نصائح و ثواب صبر
گفتہ باشند و چند بار نوشتہ ام کہ
ہر کس کہ طالب حق آید بر لیاقت و غیر
لیاقت خود و او نظر نہ کردہ بیعت کردہ
توبہ کنانیدہ دہند و آنچہ از بزرگان
رسیدہ بتوکل علی اللہ تعلیم کردہ باشند
انشاء اللہ تعالیٰ اگر طالب صادق است
محروم نخواہد ماند و الا عہ نہ ببرکت سلسلۂ
بزرگان خاندان آخر انجام بہتر خواہد
شد و حاجی سید عابد حسین صاحب
باوجود کمالات خود باشارہ ہادی عالم
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم بر دست فقیر

جان ناتواں پر ہمشیرہ عزیزہ کی پڑا۔
اللہ تعالیٰ اُس کو صبر دے اور اپنی طرف
کھینچے کہ تمام غم و رنج اس کا اور اُسکا
یکسو ہو جائیں اور مدارج اخروی
کے حصول میں خوشی سے بدل جائیں۔
امید کہ کبھی کبھی نصائح و ثواب صبر کے
کلمات کہے جائیں اور میں نے چند بار لکھا
ہے کہ جو کوئی طالب حق آئے اپنی اور اُسکی
لیاقت و غیر لیاقت پر نظر نہ کر کے بیعت کر کے
توبہ کرائیں اور جو کچھ کہ بزرگوں سے پہنچا ہے
توکلاً علی اللہ تعلیم کرتے رہیں۔ انشاء
اللہ تعالیٰ اگر طالب صادق ہے محروم
نہ رہیگا ورنہ بزرگان خاندان کے
سلسلہ کی برکت سے انجام بہتر ہوگا اور
حاجی سید عابد حسین صاحب باوجود
اپنے کمالات کے باشارہ ہادی عالم
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ہاتھ پر اس فقیر

عہ حضرت والا کا مطلب یہ ہے کہ اگر باطنی برکات سے محروم بھی رہا تب بھی خاتمہ بالخیر ہوگا کہ
توبہ اور عمل بتعلیم کی انشاء اللہ تعالیٰ یہ خاصیت ہے اور یہی رُوح ہے بیعت کی گو مصافحہ ہوا ہو ۱۲۔

بیعت فقیر کردہ داخل ایں سلسلہ گردیدند امید کہ آں عزیزان او شاں باہم متفق باشند و در ہر امور اتفاق دارند و در فیض رسانیٔ خلق اللہ دریغ ندارند و سرگرم باشند

کے بیعت کر کے اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔ امید کہ آں عزیزان اور وہ باہم متفق ہونگے اور تمام امور میں اتفاق رکھیں گے اور فیض رسانی میں خلق اللہ کی مضائقہ نہ رکھیں اور سرگرم ہیں۔

مکتوب سی و ہفتم۔

از فقیر حقیر امداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت بابرکت عزیزم مولوی رشید احمد صاحب و حکیم ضیاء الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد سلام مسنون و اشتیاق مشحون واضح رائے عزیز باد مکاتبات فرحت آیات شاں بہزاراں ہزار شوق و اشتیاق کہ ہر حرفش بوئے محبت میدارد ورود آوردہ فرحتہا رو نمود۔ خدا تعالیٰ آں عزیزان را از جمیع مکروہات زمانہ محفوظ داشتہ باماں خود برضا مندی خویش و اتباع شریعت دارد۔ باستماع مشغولی درس علوم دینی بسیار خوشی حاصل شد خدا تعالیٰ فیض ظاہری و باطنی آں عزیز

مکتوب سینتیسواں۔

فقیر حقیر امداد اللہ عفا اللہ عنہ سے بخدمت بابرکت عزیزم مولوی رشید احمد صاحب و حکیم ضیاء الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بعد سلام مسنون و اشتیاق مشحون واضح رائے عزیز ہو کہ خطوط خوشی کے ہزاروں ہزار و شوق و اشتیاق کیساتھ کہ جس کے ہر حرف سے بوئے محبت آتی تھی وارد ہوئے خوشی ظاہر ہوئی خدا تعالیٰ آں عزیز کو تمام مکروہات زمانہ سے محفوظ رکھ کر اپنی امان میں اپنی رضامندی و اتباع شریعت کے ساتھ رکھے علوم دینی کے درس کی مشغولی سنکر بہت خوشی حاصل ہوئی۔ خدا تعالیٰ فیض ظاہری و باطنی آں عزیز

تاقیامت جاری دارد آمین۔ و آنکہ
درمقدمہ نزاع بابت حجرہ وسہ دری
نوشتہ کردہ کہ درخانقاہ شریف تیار کردہ
نوشتہ بودند۔ اگر نزاع پیرزادگان
دفع شود فبہا والا بمناسب عہ وقت بعمل
آرند۔ غرض ہرچہ صلاح وقت باشد
بکار برند رسالہ کہ درحالات حضرت حافظ
صاحب رحمۃ اللہ علیہ نوشتہ اید رسیدانہ له
مطالعہ اش بسیار خوش شدم از حرف حرف
بوئے محبت پیراں می آید خدا تعالےٰ
مقبول فرماید۔ عزیزمن محبت مرشد
عین محبت خدا تعالیٰ و رسول صلی اللہ
علیہ وسلم است کہ نایب او شان است

قیامت تک جاری رکھے آمین اور جو
کچھ کہ حجرہ وسہ دری تو تیار کرکے جھگڑے
کے مقدمہ میں کہ جو خانقاہ شریف میں تیار
کی گئی ہے لکھا تھا اگر پیرزادوں کا نزاع
دفع ہو جائے فبہا ورنہ جو مناسب وقت ہو
عمل میں لائیں۔ غرض جو بھی صلاح وقت
ہو عمل کریں۔ رسالہ کہ حالات میں حضرت
حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے آپنے لکھا
ہے پہونچا۔ اُس کے مطالعے سے بہت
خوش ہوا۔ اُسکے ہر حرف سے پیروں کی بوئے محبت
آتی ہے خدا تعالیٰ مقبول فرمائے۔ عزیزمن!
مرشد کی محبت عین خدا اور رسول صلی اللہ
علیہ وسلم کی محبت ہے کیونکہ نایب اُنکے ہیں فقط

عہ مراد یہ ہے کہ اسکو چھوڑ دیں جسکی تصریح مکتوب سی ام میں ہے۔ چنانچہ حضرت مولانا رحمہ نے اسکو چھوڑ دیا تھا پھر مخالفین نے بھی معذرت کرکے واپس لے آئے مگر یہاں عنوان بدلنے میں شاید یہ مطلب ہو کہ اس ترک پر بھی اصرار نہ ہو چنانچہ بعد معذرت مخالفین کے مناسب وقت یہی تھا کہ حضرت نے پھر عود فرما لیا۔ احقر نے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں بکثرت ایسی [illegible] ملاحظہ کیا ہے اور یہ شان ہے جامعیت کی جو ثمرہ ہے نہایت عرفان و کمال اتباع سنت کا۔

له این خطاب بحکیم صاحب است ۱۲۔

مکتوب سی و ہشتم ۔ از فقیر امداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت بابرکت مخلصی مکرمی میاں حاجی و حافظ سید محمد عابد حسین صاحب دام عرفانہ تعالیٰ سلام علیکم
چہ دوری خاطری + گر از چشم دوری بدل حاضری یکتوب محبت و عقیدت اسلوب آپ کا پہونچا اور حال مفصل اس کا معلوم ہوا۔ اللہ تعالیٰ تم کو مع اہل و عیال کے خوش اور خرم رکھے اور اتباع شریعت اور اپنی رضامندی کامل عنایت کرے آمین۔ میں نے تو آپ کی خدمت میں پہلے ہی عرض کیا تھا کہ تمہارے حق میں ہند رہنا اور مدرسہ علم دینی کی سعی اور کوشش کرنی مکہ مدینہ کے رہنے سے افضل ہے مگر الحمد للہ وہاں جا کر بھی آپ کو یہی حکم ہوا سو اب تمہارے واسطے یہی مناسب اور بہتر ہے کہ جس میں اللہ اور رسول کی مرضی پائی جاوے وہ کام کرو۔ اور اپنے ارادہ کو اُس ہی کی رضامندی میں فنا کرو دور نزدیکی ظاہری کا کچھ اعتبار نہیں۔ جو اُس کی رضا پر ہے وہی نزدیک ہے اور دوسرے مقدمہ میں جو لکھا تھا سو یہ فقیر روسیاہ اگرچہ کسی لائق نہیں مگر اعتقاد طالب کارہبر ہو جاتا ہے سو میں حاضر ہوں جس طرح تمہاری صلاح ہو اگر تم آ گئے جو مجکو مرشدوں سے پہونچا ہے درگذر نہ کروں گا۔ آئندہ فائدہ اور غیر فائدہ بدست مختار حقیقی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو تم کو اپنی محبت اور معرفت عنایت کرے آمین۔ فقط۔

مکتوب سی و نہم ۔ بعد حمد و صلوٰۃ از فقیر [illegible] روسیاہ مسمی بامداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت عزیز با تمیز اور طریقت

مکتوب تنتالیسواں ۔ بعد حمد و صلوٰۃ فقیر حقیر روسیاہ مسمی بامداد اللہ عفا اللہ عنہ بخدمت عزیز با تمیز اور طریقت

حاشیہ: [illegible] تجویز طالب پر تجویز [illegible] ہے۔

وطالب معرفت مقبول حضرت سبحان)
میاں عبدالواحد[۱] خاں دام ذوقہ وشوقہ
وعرفانہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
واشتیاق ملاقات واضح رائے عزیز باد
فقیر بہر حال شکر الہٰی بجامی آورد وبحق
جمیع یاران طریقت دعائے خیر میکند
مکتوب عقیدت اسلوب آں برادر حاجی
احمد الدین صاحب رسانید واز حال
پراختلال آں عزیز مطلع نمودہ خاطر
احقر را[۲] مکدر گردانید اے عزیز باوجود
بودن بر صراط مستقیم بمعیت راہبر و
چشیدن لذات وکیفیات نعیم سفر
در سیدن جذبات وصال آں دلبر
باز مائل شدن بآواز ابلیس پر تلبیس
شیطان کہ بصورت آں بود طالبان حق

وطالب معرفت مقبول حضرت سبحان)
میاں عبدالواحد خاں دام ذوقہ وشوقہ
وعرفانہ سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ و
اشتیاق ملاقات واضح رائے عزیز ہو کہ
فقیر ہر حالت میں شکر الہٰی بجا لاتا ہے
اور حق میں تمام یاران طریقت کے دعا
خیر کرتا ہے مکتوب عقیدت اسلوب برادر
حاجی احمد الدین صاحب کا پہنچا اور عزیز
کے حال پراختلال سے مطلع کرکے احقر کے
دل کو مکدر کیا۔ اے عزیز باوجود صراط مستقیم
پر راہبر کے ہونے کے اور لذات کے چکھنے
اور کیفیات نسیم سفر کی اور دلبر کے جذبات
وصال پر پہونچنے کے پھر آواز ابلیس
پر تلبیس پر مائل ہونا کہ شیطان اُس
صورت میں جلوہ گر تھا طالبان حق

---

[۱] اس نام کے ایک بزرگ دیوبند میں تھے اور دوسرے موضع پٹھانپورہ ضلع سہارنپور میں تھے دونوں حضرت حاجی صاحبؒ سے تعلق رکھتے تھے ان ہی میں کوئی صاحب مراد ہیں ۱۲ اسعید الدین۔

[۲] پورا واقعہ تو معلوم نہیں مگر مضمون میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کشفیات کی غلطی سے کسی غیر متشرع درویش کی طرف اُن کو توجہ ہوگئی ہوگی اس پر یہ تحریر فرمایا ۱۲

ما و سالکان طریقت را گمراہ و ہلاک
می سازد بجز حرمان و خسران طالب چہ
تصور عیب اید نعوذ باللہ من شر الوسواس
الخناس الذی یوسوس فی صدور
الناس من الجنۃ والناس۔ آنعزیز
بہر حال بر طریق شریعت مستقیم باید در
پیروی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
ظاہراً و باطناً شاید و ہرگز خلاف شرع
شریف بر خود و بر ہیچ کس روا نہ دارد۔
شعر خلاف پیمبر کسے راہ گزید + کہ ہرگز
بمنزل نخواہد رسید۔ اگرچہ اسماء الٰہی و
و اسماء اولیاء بمعنی مغایرت ندارند۔

وسالکان طریقت کو گمراہ و ہلاک کرتا
ہے بجز حرمان و نقصان طالب کے کیا
خیال کیا جاوے۔ نعوذ باللہ من شر
الوسواس الخناس الذی یوسوس فی
صدور الناس من الجنۃ والناس آنعزیز
کو بہر حال شریعت پر مستقیم رہنا چاہیے اور
پیروی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی
ظاہر و باطن میں چاہیے ہرگز خلاف شرع
شریف اپنے اور کسی دوسرے پر روا نہ رکھے۔
شعر خلاف پیمبر کسے راہ گزید + کہ ہرگز
بمنزل نخواہد رسید۔ اگرچہ اسماء الٰہی و اسماء
اولیاء باعتبار معنی اور حقیقت کے مغائر نہیں ہیں[۵]

---

[۵] معنی سے مراد علم و اثر یعنی بعض احکام و آثار کے اعتبار سے مغائرت نہیں چنانچہ بعض احکام
و آثار مغائرت کے یہ ہیں کہ اس مغائرت کی طرف توجہ و التفات بھی ہو۔ اور یہ التفات موقوف
ہے متغائرین کی طرف التفات ہونے پر اور یہاں اولیاء کو اپنی ذات و صفات کی طرف التفات
نہیں ہوتا تو تغائر کی طرف بھی التفات نہیں ہوتا۔ یہ معنی ہیں مغائرت ندارند کے عبارت متصلہ
اس کو مرجح دلیل ہے خصوص یہ قول اعتباری باقی ست نص ہے مغائرت میں اور
اعتباری اس کو اس لیے کہا گیا کہ خود وجود حادث کا بوجہ عدم استقلال مشابہ
اعتباری کے ہے نہ کہ اعتباری بالمعنی المعروف خوب سمجھ لو۔

زیرا کہ ذات اولیاء معہ اسماء و صفات
خود در اسماء و صفات الٰہی مستغرق و
ہالک گشتہ فانی فی اللہ و باقی باللہ
گشتہ اند از خود و از صفات خود خبر نہ
دارند مگر خدا نہ شدہ اند **شعر** مردان خدا
خدا نباشند + لیکن ز خدا جدا نباشند
فرق اعتباری باقی ست پس عملاً و اعتقاداً
خلاف شریعت را در خود راہ نہ دہند
و بر کردہ خویش ثابت بودہ مرجوع الی
اللہ شوند و با خضوع و خشوع بجناب
پاک او سبحانہ تعالیٰ استغفار نمایند و
بر صراط مستقیم مستقیم باشند و مرشد
خود را از خود غافل ندانند و بطرف دیگر
مائل نشوند تاوقتیکہ اجازت شیخ نباشد
کہ ہر جائی "مدام خراب می ماند و
از نظر پیراں می افتد و ہرگز بمنزل
مقصود نمی رسد یک در گیر و محکم گیر
انشاء اللہ تعالیٰ طالب صادق محروم
نخواہد ماند خاطر جمع دارند۔ ناامید

اسلئے کہ اولیاء کی ذات مع اپنے اسماء
وصفات کے اسماء وصفات الٰہی میں
مستغرق اور ہالک ہو کر فانی فی اللہ اور باقی
باللہ ہو گئے ہیں۔ اپنی اور اپنے صفات
سے کچھ خبر نہیں رکھتے ہیں مگر خدا نہیں ہو گئے ہیں۔
شعر مردان خدا خدا نباشند لیکن
ز خدا جدا نباشند۔ فرق اعتباری باقی
ہے پس عملاً و اعتقاداً خلاف شریعت
کو اپنے میں راہ نہ دیں اور اپنے کئے ہوئے پر
قائم رہکر اللہ کی طرف رجوع ہوں اور خضوع
وخشوع کیساتھ جناب پاک سبحانہ تعالیٰ
میں استغفار کریں اور راہ مستقیم پر ثابت قدم
رہیں اور اپنے مرشد کو اپنے سے غافل نہ جانیں
اور دوسری طرف مائل نہ ہوں جبتک کہ اجازت
شیخ کی نہ ہو کیونکہ "ہر جائی" ہمیشہ خراب
ہوتا ہے اور پیروں کی نظر سے گر جاتا ہے
اور ہرگز منزل مقصود پر نہیں پہونچتا ایک در گیر
محکم گیر۔ انشاء اللہ تعالیٰ طالب صادق
محروم نہ رہیگا خاطر جمع رکھیں ناامید

نہ شوند باید کہ از آب سرد غسل نمودہ و
چادر نو گرفتہ بطور احرام بستہ سر برہنہ
در خلوت دو رکعت نماز کہ در یک رکعت
بعد فاتحہ آیۃ الکرسی و در دوم آمن
الرسول تا آخر سورہ بخوانند باز دو رکعت
دیگر بخوانند در آں در یک رکعت قل اعوذ
برب الفلق و در دوم قل اعوذ برب
الناس بخوانند و بعد سلام بعجز تمام
رجوع بجناب حق تعالیٰ با درد و سوز
توبہ و استغفار نمایند و گریہ و زاری
کنند و تسبیح و تحمید کنند و درود خوانند
و چند ضرب یا فتاح بر دل زدہ در نفی
و اثبات مع واسطہ و رابطہ مشغول
شوند ہر قدر کہ توانند بکنند بعدہ
درود شریف خوانند مراقب شوند تا وقتیکہ
دل برداشتہ نہ شوند مشغول مانند غرض
ایں عمل را تا یازدہ روز باید کرد امید ست
کہ در یک دو روز فائدہ خواہد شد اگر
دریں مدت کشود کار نہ شود تا بیست یک

نہ ہوں مناسب ہے کہ ٹھنڈے پانی
سے غسل کرکے اور نئی چادر لیکر بطور احرام
باندھکر سر برہنہ تنہائی میں دو رکعت نماز
کہ ایک رکعت میں بعد فاتحہ آیۃ الکرسی
اور دوسری میں آمن الرسول تا آخر
سورۃ پڑھیں۔ پھر دو رکعت دوسری
پڑھیں اسکی ایک رکعت میں قل اعوذ
برب الفلق اور دوسری میں قل اعوذ برب الناس
پڑھیں۔ اور بعد سلام کے بعجز تمام حق تعالےٰ
کی جانب درد و سوز سے توبہ استغفار کیساتھ
رجوع کریں اور گریہ و زاری کریں اور تسبیح و تحمید
کریں اور درود پڑھکر اور چند ضربیں یا فتاح
کی دل پر لگا کر نفی و اثبات میں مع واسطہ و رابطہ
مشغول ہوں جسقدر کہ ممکن ہو کریں اسکے
بعد درود شریف پڑھکر مراقب ہوں جبتک
دل برداشتہ نہ ہو مشغول رہیں۔ غرض
اس عمل کو گیارہ روز تک کرنا چاہیئے امید ہے
کہ ایک دو روز میں فائدہ ہو گا اگر اس مدت
میں کشود کار نہ ہو تو اکیس

روز بکنند والا تا چہل روز کنند انشاء اللہ
تعالیٰ دریں عرصہ ضرور فائدہ خواہد شد
خاطر جمع دارند و ہرچہ کہ دریں عرصہ
واردات بوقوع آمد از مولوی رشید احمد
صاحب یا از مولوی محمد قاسم صاحب
بیان باید نمود ہرچہ اوشاں فرمایند
برآں عمل باید و اوشاں را بجائے مرشد
خود دانند زیادہ والسلام و بس
بخدمت جمیع دوستاں و یاران طریقت
ملاقی شوند از من دعا سلام فرمودہ
دہند و اگر ممکن باشد از حال خود مطلع
کردہ باشند فقط۔

مکتوب چہلم۔ از فقیر امداد اللہ

عفی اللہ عنہ بخدمت برادر طریقت و
طالب معرفت صادق الیقین عزیزم
عبدالواحد خاں صاحب دام شوقہ و ذوقہ
و عرفانہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و اشتیاق
ملاقات واضح رائے عزیز بادہ۔ ایں فقیر
بہر حال مشکور بودہ بحق آں مخلص و دیگر

روز تک کریں ورنہ چالیس روز تک جب
انشاء اللہ تعالیٰ اس عرصہ میں ضرور
فائدہ ہوگا خاطر جمع رکھیں اور جو کچھ کہ اس
عرصہ میں واردات واقع ہوں مولوی رشید احمد
صاحب یا مولوی محمد قاسم صاحب سے بیان
کرنا چاہیئے جو کچھ وہ فرماویں اُس پر عمل
چاہیئے اور اُن کو اپنے مرشد کی جگہ
سمجھیں زیادہ والسلام۔ بخدمت جمیع
دوستان و یاران طریقت سے ملاقات
کرکے میری طرف سے دعا و سلام پہونچا دیں
اور اگر ہو سکے اپنے حال سے مطلع
کرتے رہیں فقط۔

مکتوب چالیسواں نیز

امداد اللہ عفا اللہ عنہ سے بخدمت برادر
طریقت و طالب معرفت صادق الیقین
عزیزم عبدالواحد خانصاحب دام شوقہ و
ذوقہ و عرفانہ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و اشتیاق
ملاقات واضح رائے عزیز ہو یہ فقیر ہر حال
میں مشکور ہو کر حق میں آپ مخلص اور دوسرے

دوستان طریقت وغیرہ دعا خیر میکند
مکتوب عقیدت ومحبت اسلوب ہزار
شوق واشتیاق وارد ونمودہ فرحتہا
رونمود محبوب حقیقی آں عقیدت شعار
را از جمیع امراض جسمانی وروحانی محفوظ
داشتہ بذوق ودرد خود واتباع
شریعت مسرور دارد از شفایابی امراض
معنوی ورفع قبض شکر بجا آوردہ شد
او تعالیٰ مدام با درد وسوز خود خرم دارد
آمین یا رب العالمین۔ عزیز من اوقات
خود را ہر دم دہر آں مصروف بذکر وشغل
دارند ودوام خلوت را محبوب پندارند
واز صحبت اغیار گریزاں باشند واگر از
کثرت اذکار واشغال گاہے طبع ملال
گیرد مطالعہ کتب اخلاق وسلوک مثل
احیاء علوم وکیمیاء سعادت ومثنوی
مولانا روم ومکتوبات حضرت عبدالقدوس
گنگوہی قدس سرہ وغیرہ پیش نظر بدارند
واگر از ذکر قلب رنگین شود ودر ہر بن موذکر

دوستان طریقت وغیرہ کے دعائے خیر کرتا ہے
مکتوب عقیدت ومحبت اسلوب ہزار
شوق واشتیاق کے ساتھ وارد ہوا۔
مسرت ہوئی محبوب حقیقی اس عقیدت شعار
کو تمام امراض جسمانی وروحانی سے
محفوظ رکھ کر اپنے ذوق ودرد اور اتباع
شریعت میں مسرور رکھے اور امراض معنوی
کی شفایابی اور قبض کے رفع سے شکر بجا
لایا گیا۔ خدا تعالیٰ اپنے درد وسوز میں خوش
رکھے آمین یا رب العالمین۔ عزیز من اپنے
اوقات کو ہر دم وہر گھڑی ذکر وشغل میں
مشغول رکھیں اور ہمیشہ خلوت کو محبوب
جانیں اور اغیار کی صحبت سے بھاگتے رہیں۔
اور اگر کثرت اذکار واشغال سے کبھی
طبیعت پر ملال ہو تو کتب اخلاق وسلوک جیسے
احیاء العلوم وکیمیائے سعادت ومثنوی
مولانا روم ومکتوبات حضرت عبدالقدوس
گنگوہی قدس سرہ کا مطالعہ پیش نظر رکھیں اور اگر
ذکر سے قلب رنگین ہو جائے اور ہر بن مو میں ذکر

پیوستہ شود و دوام حضوری حاصل شود
مراقبہ فنافی اللہ و بقا باللہ پیش گیرند
و احوال خود را بخدمت مولوی رشید احمد
صاحب عرض کردہ باشند و ہر چہ
اوشان فرمایند برآں عمل نمایند و بجائے
احقر دور افتادہ پندارند و فقیر را نیز
از خود دور نہ شمارند^(عہ) کہ از ہمت و دعا
غافل نیست فقط۔

مکتوب چہل و یکم۔ از فقیر امداد اللہ
عفی اللہ عنہ بخدمت بابرکت اخی فی اللہ
صادق الیقین میاں جی عبد الواحد خاں
صاحب دام شوقہ و ذوقہ و عرفانہ۔
بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ
واضح رائے روشن باد مکتوب عقیدت
و محبت اسلوب شما باشتیاق تمام
ورود نمود از حال آنہا مسرور گشتم
آنکہ نوشتہ بودند کہ انچہ فتورے

ساری ہو جائے اور دوام حضوری حاصل
ہو مراقبہ فنافی اللہ و بقا باللہ اختیار
کریں اور اپنا حال خدمت میں مولوی
رشید احمد صاحب کی عرض کرتے ہیں اور
جو کچھ کہ وہ فرمائیں اُسپر عمل کریں اور بجائے
احقر دور افتادہ کے گمان کریں اور فقیر کو
بھی اپنے سے دور نہ سمجھیں کہ ہمت و
دعا سے غافل نہیں ہے فقط۔

مکتوب اکتالیسواں۔ فقیر
امداد اللہ عفا اللہ عنہ سے بخدمت
بابرکت اخی فی اللہ صادق الیقین میاںجی
عبد الواحد خاں صاحب دام شوقہ و ذوقہ
و عرفانہ۔ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و
برکاتہ واضح رائے روشن ہو مکتوب
عقیدت و محبت اسلوب بہ اشتیاق
تمام پہونچا اُن کے حال سے مسرور رہوا۔
جو لکھا تھا کہ جو کچھ فتور

عہ یہ مراد نہیں کہ حاضر و ناظر سمجھیں بلکہ مراد وہ ہے جو اس کے بعد مذکور ہے
کہ از ہمت و دعا غافل نیست ۱۲

در کیفیت باطن اینجانب واقع شدہ بود بامداد وعلاج مرشد از فضل الٰہی دفع شد و ہمانکہ سابق بود بلکہ زیادہ ازاں مذاق ولذت وکیفیت میشود ازیں معنی شکر بجا آوردہ شد اللہ تعالیٰ آں مخلص را جمیع مدارج سلوک طے کنانیدہ بمنزل مقصود رسانا د آمین۔ باید کہ باوجود مشغولی دوازدہ تسبیح وپاس انفاس وغیرہ ذکر اسم ذات لسانی نیز لسبت و چہار ہزار بار اللہ اللہ بحیثیکہ ایں اسم عہ را غیر ذات نداند بتصور آنکہ زبان دہن ولسان قلب باہم تلفظ می کنند ہر روز کردہ باشند و اگر نتوانند دوازدہ ہزار بار ضرور معمول دارند

کیفیت باطن میں اس طرف واقع ہوا تھا مرشد کی امداد وعلاج سے بفضل الٰہی دفع ہوا اور جیسا کہ سابق تھا بلکہ اس سے زیادہ مذاق ولذت وکیفیت ہوتی ہے۔ اسوجہ سے شکر بجا لایا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس مخلص کو تمام مدارج سلوک طے کرا کر منزل مقصود پہ پہونچاوے آمین۔ چاہیئے کہ باوجود مشغولی بارہ تسبیح وپاس انفاس وغیرہ کے ذکر لسانی اسم ذات کا بھی چوبیس ہزار بار اللہ اللہ اس طریقہ سے کہ اس اسم کو غیر ذات نہ جانیں اس تصور کے ساتھ کہ زبان دہن ولسان قلب باہم تلفظ کریں ہر روز کرتے رہیں۔ اگر نہ ہوسکے بارہ ہزار بار ضرور معمول رکھیں۔

عہ اسم بمعنی لفظ دال علی المسمیٰ ظاہر ہے کہ غیر ہے ذات مسمی کا انکے تغایر کی نفی نہیں۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ اسم پر من حیث اللفظ نظر نہ کرے بلکہ من حیث الدلالۃ علی المسمیٰ نظر کرے پس مسمی کی طرف توجہ رکھے اور اسی اعتبار سے بعض فضلاء نے اسم کو نفس مسمی کہا ہے کما نقلہ البیضاوی و فصلہ شیخ زادہ ۱۲۔

ونیز حسب استعداد خود شغل حبس دم ہم مناسب است وکیفیت آں بوقت مشغولی آں واضح خواہد شد وترکیبش از مولویان یعنی مولوی رشید احمد صاحب ویا از مولوی محمد قاسم صاحب دریافت نمایند۔ حاجت تحریر نیست ونیز درینولا حسب خواہش آں عزیزان رسالہ ضیاء القلوب فی لقاء المحبوب در علم سلوک کہ جامع است باذکار و اشغال ومراقبات نوشتہ ومرتب ساختہ بدست حاجی محمد اسماعیل صاحب سہارنپوری بخدمت مولویین موصوفین ارسال کردہ ام از آنجا گرفتہ نقلش بردارند و نزد خود نگاہدارند و پیشوا ارخود سازند و از نظر نااہل ومنکر طریقت دور دارند وطریق سلوک کہ دراں نوشتہ ام در نظر موصوفین تحصیل نمایند

نیز اپنی استعداد کے موافق حبس دم کا شغل بھی مناسب ہے اور کیفیت اسکی مشغولی کے وقت واضح ہوگی۔ اور اسکی ترکیب مولویوں یعنی مولوی رشید احمد صاحب یا مولوی محمد قاسم صاحب سے دریافت کریں تحریر کی حاجت نہیں ہے۔ نیز اس عرصہ میں آں عزیزوں کی حسب خواہش رسالہ ضیاء القلوب فی لقاء المحبوب علم سلوک میں جو کہ اذکار و اشغال و مراقبات کو جامع ہے لکھ کر مرتب کرکے حاجی محمد اسمٰعیل سہارنپوری کے ہاتھ بخدمت مولویین موصوفین میں نے بھیجا ہے وہاں سے لے کر اس کی نقل لیں اور اپنے پاس محفوظ رکھیں اور اپنا پیشوا بنائیں اور نظر سے نااہل اور منکر طریقت کی دور رکھیں۔ وہ طریقہ سلوک کا کہ اسمیں میں نے لکھا ہے نظر میں مولویین موصوفین تحصیل کریں۔

انشاء اللہ تعالیٰ مفید خواہد شد
و آنکہ نقلم[عـ۵] آوردہ بودند کہ دریں ولا
حال دیگر طاری گردیدہ است کہ
دل بجانب حسیناں مائل میگردد
واز دیدار کس حسین و خوبصورت
دلم درد می کند و تا دیر خیال صورت
آں کس بنظر می ماند علاج ایں امر
ہم شود۔ عزیز من بدانکہ چوں طالب
حق یا نوار ذکر منور گردد و از کدورت
ماسوا مصفا شود و نسبتے روحانیت
پیدا آید دراں ایں چنیں واقعات
پیش می آیند زیرا کہ طالب محبوب
او بترقی آرد چونکہ پرتو جمال محبوب

انشاء اللہ تعالیٰ مفید ہوگا اور
وہ کہ لکھا تھا کہ ان ایام میں دوسری
حالت طاری ہوئی ہے کہ دل
حسینوں کی جانب مائل ہوتا ہے
اور دیدار سے کسی حسین و خوبصورت
کے میرا دل درد کرتا ہے اور دیر
تک اس صورت کا خیال نظر میں رہتا
ہے۔ اس امر کا بھی علاج ہونا چاہیئے
عزیز من جان تو جب طالب حق انوار ذکر
سے منور ہو جاتا ہے اور ماسوا کی کدورتوں سے صاف
ہو جاتا ہے اور روحانیت سے ایک نسبت ظاہر ہوتی
ہے تو اسوقت ایسے واقعات پیش آتے ہیں اسواسطے
کہ طالب محبوب ترقی کرتا ہے چونکہ پرتو جمال محبوب

عـ۵ قولہ و آنکہ نقلم آوردہ الی آخر المکتوب نہایت نازک مقام کو نہایت احتیاط کے
ساتھ حل فرمایا ہے۔ مفصلاً تو اسکو کسی محقق سے مقام سے حل کرنا ضروری ہے۔ باقی اجمالاً
اتنا سمجھ لیا جائے کہ منشا اس حالت کا کبھی محمود بھی ہوتا ہے جو غیر اختیاری ہے
لیکن اگر احتیاط نہ کی جاوے تو ہلاکت کا اندیشہ ہے اور اس احتیاط کا
حاصل یہ ہے کہ مخلوق سے دور رہے بخصوص حسینوں سے نظر کو بچاوے اور
حدود شرعیہ کا ظاہراً اور باطناً سخت پابند رہے ۱۲۔

حقیقی در ہر شے ظاہر است
دل طالب بہر جانب خصوصاً سوے
حسینان جہاں چنانکہ مولانا جامی
مے فرمایند۔ شعر حسنِ خویش
از روئے خوباں آشکارا کردہ + پس
بچشمِ عاشقاں خود را تماشا کردہ۔
مائل میگردد۔ و لذت می گیرد۔ پس
چوں طالب صادق را ایں معاملہ
پیش آید۔ باید کہ از نظر آں لذت
نگیرد بلکہ آں صورت را مظہرِ صنعت
حق دانستہ و بر تو جمال حقیقی تصور
یدہ بنظر خیال آنرا از پیشِ نظر برارد
و نظر دل بر جمال صانع کہ در وے
ظاہر است و بے مانند و بے مثال
و بے کیفیت راست گمارد۔ و
در آں تصور مستغرق گردد کیفیت
و حال آں در قال نمی آید۔ بہر کہ
گذرد داند مگر ضرور است کہ دریں
زمان طہارت و خلوت

حقیقی ہر شے میں ظاہر ہے۔ دل
طالب کا ہر جانب خصوصاً حسینان
جہاں کی طرف جیساکہ مولانا جامی فرماتے
ہیں۔ شعر حسنِ خویش از روئے
خوباں آشکارا کردہ + پس بچشمِ
عاشقاں خود را تماشا کردہ۔ مائل
ہوتا ہے اور لذت لیتا ہے پس
جب طالب صادق کو یہ معاملہ پیش
آوے چاہیئے کہ اُسکی نظر سے لذت
نہ لے بلکہ اسکی صورت کو مظہر اور صنعت
حق جانکر اور پر تو جمال حقیقی تصور
کرکے اپنی نظرِ خیال سے اُسے دفع
کرے اور دل کی نظر جمال صانع پر
کہ اس میں ظاہر ہے اور بے مانند اور
بیمثال اور بے کیف ہے ٹھیک جمالے
اور اس کے تصور میں مستغرق ہوجائے
اسکی کیفیت و حالت قال میں نہیں آتی
جسپر گذرتی ہے وہ جانتا ہے مگر ضرور
ہے کہ اس زمانہ میں طہارت و خلوت

بر خود واجب داند یعنی ہر وقت
باوضو باشد. ہر گاہیکہ بشکند
زود وضو کند واز مخلوق دور ماند
واز طعام ناوجہ پرہیز نماید والا
خوف ہلاکت طالب است و اگر
حال غلبہ کند بمقدور خود حدود شرعی
را در نگاہدارد و بہر حال مرشد
خود را اطلاع کردہ باشند فقط
والسلام علی من اتبع الہدیٰ

مکتوب چہل و دوم۔

از فقیر امداد اللہ عفی اللہ عنہ۔ بخدمت
بابرکت برادر طریقت وطالب
معرفت میا نجیو عبدالواحد خان صاحب
دام شوقہ وعرفانہ باللہ بعد سلام
مسنون واشتیاق مشحون واضح رائے
سامی باد. مکتوب محبت و عقیدت
اسلوب معہ پارچہ کھیس مرسلہ آں
مخلص رسید. گوناگوں فرحتہا
رونمود۔ اللہ تعالیٰ آں برادر را

اپنے اوپر واجب جانیں یعنی ہر وقت
باوضو رہے جسوقت ٹوٹے جلد وضو
کرلے اور مخلوق سے دور رہے اور
ناجائز کھانے سے پرہیز کرے ورنہ
طالب کی ہلاکت کا خوف ہے اور اگر
حال غلبہ کرے تو اپنے مقدور کے موافق
حدود شرعی کی حفاظت کرے اور ہر
حالت میں اپنے مرشد کو اطلاع کرتا
رہے فقط والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔

مکتوب بیالیسواں۔

فقیر امداد اللہ عفا اللہ عنہ سے۔ بخدمت
بابرکت برادر طریقت وطالب معرفت
میا نجیو عبدالواحد خان صاحب
دام شوقہ وعرفانہ باللہ۔ بعد سلام
مسنون واشتیاق مشحون واضح رائے
سامی ہو۔ نامہ محبت و عقیدت
معہ پارچہ کھیس آپ مخلص کا بھیجا ہوا
پہونچا۔ بہت زیادہ ظاہر
ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس برادر کو

بایں یادآوری واخلاص ومحبت
داراد۔ یقین است کہ نسخہ
ضیاء القلوب نزد آں برادر از
صحب مولوی محمد قاسم صاحب یا
یا مولوی رشید احمد صاحب
رسیدہ باشد۔ زیراکہ مطبوع گردید
دراں ترکیب زیارت رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مع دیگر
اوراد واشغال اوقات پنجگانہ
نوشتہ اند۔ کدام امر ضروری
نگذاشتہ ام کہ در آں نباشد
کتاب ضیاء القلوب مرشد کامل
است۔ آں را مرشد کامل دانستہ
حرز جان خود سازند واگر کدام
جا بفہم[۵۷] نیاید بذریعہ خط از من
یا از مولوئین دریافت نمایند۔ مدام
از خبر خیریت خود تعلیم نویسیان باشند

اس یادآوری اور اخلاص و
محبت کے ساتھ رکھے یقین ہے
کہ نسخہ ضیاء القلوب نزدیک اس
برادر کے مولوی محمد قاسم صاحب
یا مولوی رشید احمد صاحب
کے پاس سے پہونچا ہوگا۔ اسواسطے
کہ مطبوع ہو گیا ہے اس میں ترکیب
زیارت رسول مقبول صلے اللہ علیہ
وسلم کی معہ دوسرے اوراد اور
اشغال پنجگانہ اوقات کے لکھے
ہیں کوئی امر ضروری نہیں چھوڑا
ہے کہ اس میں نہ ہو۔ کتاب ضیاء القلوب
کامل مرشد ہے۔ اس کو مرشد
کامل جان کر اپنی جان کا تعویذ
بنائیں اور اگر کسی جگہ سمجھ میں نہ آئے
تو بذریعہ خط مجھ سے یا مولویین سے دریافت کریں
اور ہمیشہ اپنی خیریت کی خبر لکھتے رہیں۔

---

[۵۷] یہی ادب ہے ہر کتاب کے مطالعہ کا خصوص کتب تصوف کا اور یہ بھی اس کے لئے ہے جس کو کافی مناسبت ہو ورنہ خود مطالعہ جو ممنوع ہے بدوں واسطہ استاد کے ۱۲

باقی حال زبانی حجاج واضح خواہد
شد۔ بخدمت حاجی قادر بخش صاحب
سلام شوق از من گفتہ دہند کہ
جفت پاپوش مرسلہ آں صاحب
رسید خاطر جمع دارند فقط۔

مکتوب چہل وسوم۔ از فقیر

امداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت
بابرکت مخلص بیریا ومحب باصفا
میاں بجو عبدالواحد خاں صاحب
دام معرفتکم بعد سلام مسنون و دعائے
خیر مشحون مشہود رائے عزیز باد۔
مکتوب محبت وعقیدت معہ مبلغ چہار
روپیہ نذرانہ ورود آورد خوشنود
ساخت واز حال مندرجہ اش
آگاہی یافت اللہ تعالیٰ آں محب
را بایں محبت واخلاص سلامت
داراد وروز بروز ذوق ومعرفت
روزی کناد معلوم شد کہ ضیاء القلوب
رسید باید کہ او را مرشد وہادی

باقی حال حجاج کی زبانی واضح ہوگا
بخدمت حاجی قادر بخش صاحب
سلام شوق میری جانب سے پہونچا کر
پیام دیں کہ جفت پاپوش آپکا مرسلہ
پہونچا خاطر جمع رکھیں۔

مکتوب تینتالیسواں۔ فقیر

امداد اللہ عفی اللہ عنہ سے بخدمت
بابرکت مخلص بیریا ومحب باصفا
میاں بجو عبدالواحد خاں صاحب
دام معرفتکم بعد سلام مسنون ودعائے
خیر مشحون مشہود رائے عزیز ہو۔ نامۂ
محبت وعقیدت مع چار روپیہ
نذرانہ کے وصول ہوا مسرور کیا۔
اور مندرجہ حال سے اطلاع ہوئی۔
اللہ تعالیٰ اس محب کو اس محبت و
اخلاص کیساتھ سلامت رکھے اور روز
بروز ذوق ومعرفت نصیب کرے
معلوم ہوا کہ ضیاء القلوب پہونچا
چاہیئے کہ اس کو مرشد وہادی

راہ دانستہ پیش نظر دارند و	راہ جانکر پیش نظر رکھیں اور
از نااہل دور دارند و آنکہ	نااہل سے دور رکھیں اور جو کچھ
برائے عمل تسخیر نوشتہ بودند	عمل تسخیر کے لئے لکھا تھا
معلوم نمایند کہ احقر ازیں فن	معلوم کریں کہ احقر ہمیشہ اس
ہمیشہ کنارہ کش است کہ ایں	فن سے کنارہ کش ہے کیونکہ
خلاف مقصود می فہمد مگر برادرم	اس کو خلاف مقصود سمجھتا ہے
حضرت شاہ فضل حق صاحب	مگر برادرم حضرت شاہ فضل حق
دریں علم جزئی دخل می دارند .	صاحب اس علم میں کچھ دخل رکھتے
بنابرآں مخلص[ف] جناب موصوف	ہیں اس بنار پر جناب موصوف

ف کسقدر رعایت ہے طالبین کی کہ سباق میں اپنی کنارہ کشی کا بھی اظہار ہے اور سیاق میں اس فن کا غیر مفید ہونا بھی ارشاد ہے پھر بھی اجابت درخواست کا انتظام ہے ۔ دوسری وسعت اخلاق یہ ہے کہ یہ نہیں تحریر فرمایا کہ تم میرا یہ خط اُن کو دکھلا دینا وہ بتلا دیں گے خود شاہ فضل حق صاحب کو ابتداءً تحریر فرمایا اور وہ بھی بلا درخواست مکتوب الیہ کے اور یہ اور خلق مزید تحمل ہے۔ اس پر بھی مزید یہ ہے کہ مخاطب کی تسکین کے لئے خود بھی حزب البحر پڑھنے کا مشورہ دے دیا ورنہ پورا سکون نہ ہوتا کہ خود تو کچھ تعلیم نہ فرمایا اور حزب البحر میں دوسرے برکات بھی ہیں محض پیرزادوں کے عملیات ہی میں سے نہیں ۔ نیز بعض اوقات بعض طبائع کے اعتبار سے اسمیں حکمت بھی ہوتی ہے وہ کہ اجابت درخواست سے ذہن خالی ہوجاتا ہے اور روکنے سے اشتیاق بڑھتا ہے طبیب ہی مریض کی مصلحت پہچانتا ہے ۱۲ ح ۱

را خواہم نوشت ۔ انشاء اللہ
تعالیٰ او شاں عملیات مطلوبہ
شما جمیع خواہند فرستاد خاطر جمع
دارند و خلاصہ این است کہ فقیر
اگر معرفت حق میرسد ہمہ امور
در حکم او می باشند حاجت کدام
عمل و کدام تعویذ نیست اگر ممکن
باشد سہ بار حزب البحر باین
ترتیب کہ یک بار بعد نماز مغرب
ویک بار بعد نماز عشاء ویک بار
بعد نماز چاشت مدام بخوانند
انشاء اللہ تعالیٰ برائے ہر مہم
کافی خواہد شد ۔ بخدمت ہمہ
دوستاں و مخلصان خصوصاً
حاجی قادر بخش[1] بعد سلام
شوق آنکہ دو پشہ مرسلہ آں
عزیز رسید جزاکم اللہ خیر
الجزا فقط ۔

کو لکھوں گا ۔ انشاء اللہ تعالیٰ
وہ تمہارے تمام مطلوب عملیات
روانہ کریں گے خاطر جمع رکھیں ۔
خلاصہ یہ ہے کہ فقیر اگر معرفت
حق پر پہونچ جائے تمام امور
اس کے حکم میں ہو جاتے ہیں
کسی عمل اور کسی تعویذ کی حاجت
نہیں ہے ۔ اگر ممکن ہو تین بار
حزب البحر اس ترتیب سے کہ
ایک بار بعد نماز مغرب اور
ایک بار بعد نماز عشاء اور
ایک بار بعد بعد نماز چاشت ہمیشہ
پڑھیں انشاء اللہ تعالیٰ ہر مہم کیلئے
کافی ہوگا ۔ بخدمت تمام دوستوں
و مخلصوں خصوصاً حاجی قادر بخش
کو بعد سلام مسنون کے معلوم ہو
کہ دوپٹہ مرسلہ آں عزیز پہونچا
جزاکم اللہ خیر الجزا ۔ فقط

---

[1] شاید دیوبند کے رہنے والے ہیں ۱۲ سعید الدین ۔

مکتوب چہل و چہارم ـ بخدمت

بابرکت عزیزم میاں نجو عبدالواحد خاں
صاحب سلمہ بعد سلام مسنون
معلوم فرمایند. سابق ازیں جواب
خط آں صاحب ہمراہ حافظ
عابد حسین صاحب دیوبندی روانہ
کردہ ام رسیدہ باشد حالا
از خط اسمی میاں رحیم بخش دریافت
شد کہ آں صاحب را مرضے
دیگر لاحق شد علاجش میخواہند
باید دانست کہ عشق مجازی
میرساند بحقیقت خود تا وقتیکہ
وصال نشود از معشوق مجازی
والا نقصان عاشق است **شعر**
عاشقی گرزیں سر و گرزاں سر است
عاقبت ما را بداں شہ رہبر است
یعنی طالب حق را باید کہ در مجاز

مکتوب چوالیسواں ـ بخدمت

بابرکت عزیزم میاں نجو عبدالواحد خاں
صاحب سلمہ بعد سلام مسنون
کے معلوم ہو کہ اس سے پہلے آپ
کے خط کا جواب ہمراہ حافظ
عابد حسین صاحب دیوبندی میں
نے روانہ کیا ہے پہونچا ہوگا اب
میاں رحیم بخش کے خط سے معلوم
ہوا کہ آپ کو کوئی مرض لاحق
ہوگیا ہے جس کا علاج چاہتے
ہیں عشق مجازی حقیقت
کا رہبر اسی وقت تک ہے کہ معشوق
مجازی سے وصال نہ ہو ورنہ
نقصان عاشق ہے **شعر**
عاشقی گرزیں سر و گرزاں سر است
عاقبت ما را بداں شہ رہبر است
یعنی طالب حق کو چاہیے کہ مجاز میں

ــه یہ شرط اعظم ہے تبدیل مجاز بحقیقت کی کہ محبوب مجازی سے کسی قسم کا انتفاع نہ ہو حتیٰ کہ اسکی طرف نظر چشم ہو نہ نظر قلب یعنی تصور ورنہ ہلاکت ہی ہلاکت ہے ۱۲

حقیقت را بہ بیند اگر مجاز غالب
شود صورت دفع آنست کہ وقت
ذکر نفی اثبات صورت معشوق مجازی
را در قلب خود تصور ۵ کند و کلمہ
(لا) را از اندرون دل بشدت
وقوت تمام بر کشیدہ و (الّا)
را بکتف راست رسانیدہ و
سر را بطرف پشت کردہ تصور
کند کہ صورت محبوب مجازی را و
محبت او را از دل بیرون آوردہ
پس پشت انداختم و دم را
گذاشتہ لفظ الا اللہ بقوت
و زور بر دل ضرب کند و ملاحظہ کند
کہ نور الٰہی را و محبت را در دل
آوردم ہمیں طور کشاکش و دمادم

حقیقت کو دیکھے اگر مجاز کا غلبہ
ہو تو اس کے دفع کی صورت یہ ہے
کہ نفی و اثبات کے ذکر کے وقت
معشوق مجازی کی صورت اپنے قلب
میں تصور کرے اور کلمہ (لا) کو اندرون
دل سے تمام شدت وقوت سے
کھینچ کر اور (الّا) کو داہنے مونڈھے
پر پہونچا کر اور سر کو پشت کی
طرف کرکے تصور کرے کہ محبوب
مجازی کی صورت اور اسکی محبت
کو دل سے باہر نکال کر پس پشت ڈال
رہا ہوں اور سانس کو چھوڑ کر لفظ
الا اللہ قوت و زور کیساتھ دل پر ضرب کرے
اور ملاحظہ کرے کہ نور الٰہی اور محبت کو دل
میں لایا ہوں اسی کشاکش و دمادم کیساتھ

---

۵ یہ تصور بہ ضرورت ہے جیسے شاہد مدعا علیہ کو دیکھ کر اس پر شہادت دیتا ہے اور
یہ شیخ کی رائے پر ہے۔ اگر طالب کی خصوصیت کے اعتبار سے مضر نہ دیکھے تو تجویز کرے
ورنہ بجائے اس کے یوں تصور کرلے کہ غیر اللہ کو قلب سے نکال دیا۔ اس عموم میں
وہ محبوب مجازی بھی آگیا خصوصیت سے اس کا تصور نہ کرے ۱۲

ذکر کند. چند روز بعمل آرد انشاء اللہ	ذکر کرے اور چند روز عمل کرے۔
تعالےٰ بچند عرصہ عشق مجازی	انشاء اللہ چند عرصہ میں عشق مجازی
عشق حقیقی شود ونیز در صورت[ع]	عشق حقیقی ہو جائیگا اور نیز محبوب
محبوب مجازی محبوب حقیقی را تصور	مجازی کی صورت میں محبوب حقیقی
نماید بایں گاہے غافل نشود۔	کا تصور کرے اس سے کبھی غافل نہو
رفتہ رفتہ مجاز حقیقت خواہد شد	رفتہ رفتہ مجاز حقیقت ہوجائیگا۔
خاطر جمع دارند و پانصد بار ہر روز	خاطر جمع رکھیں اور پانچسو بار ہر
اللہ اللہ الصمد بخوانند و بعد	روز اللہ اللہ الصمد پڑھے اور
نماز عشا یکصد و یکبار یا عزیز	بعد نماز عشاء ایک سو ایک بار
وہمیں قدر یا ارحم الراحمین مدام	یا عزیز اور اسی قدر یا ارحم
بخوانند و مدام از حال خود می	الراحمین ہمیشہ پڑھے اور ہمیشہ
نویساں باشند. فقط	اپنا حال لکھتے رہیں. فقط

مکتوب چہل و ہفتم از فقیر

مکتوب سینتالیسواں فقیر

امداد اللہ عزیزم عبد الواحد خاں	امداد اللہ سے عزیزم عبد الواحد خاں
صاحب زاد شوقہ باللہ بس از سلام	صاحب زاد شوقہ باللہ بعد سلام

ع مجمل عبارت ہے تفسیر اسکی یہ ہے کہ یہ تصور کرے کہ حسن و جمال اصل میں صفت محبوب حقیقی کی ہے اور محبوبان مجازی محض مظاہر ہیں بلا حلول و اتحاد کے سو جب ان مظاہر میں یہ کشش ہے تو موصوف حقیقی کے حسن و جمال کی کیا شان ہے۔ اس مراقبہ سے محبوب حقیقی کی طرف اولاً کشش عقلی ہوگی پھر کشش طبعی اس سے محبت مجازی مضمحل یا زائل ہو جائے گی ۱۲

شوق معلوم فرمایند کہ ہرچند نامۂ
آں عزیز علیحدہ نہ رسید اما در خط
میاں رحیم بخش بساطی سہارنپوری
سطرے چند مسطورہ آں عزیز بنظرم
آمدند خیریت آں عزیز معلوم شد۔
الحمد للہ علیٰ ذلک در اینجا نیز بہمہ
وجوہ خیریت است و امید کہ مرض عہ
معلوم زائل شدہ باشد۔ و اگر
بالفرض قدرے باقی باشد ہماں
شغل را کہ ازینجا رقم یافتہ بکار برند
انشاء اللہ تعالیٰ بالکلیہ زائل خواہد عہ
شد والسلام فقط بہمہ یادآوراں

شوق کے معلوم کریں کہ ہرچند کہ
آں عزیز کا خط علیحدہ نہیں پہنچا۔
لیکن میاں رحیم بخش بساطی
سہارنپوری کے خط میں چند سطریں
آں عزیز کی لکھی ہوئی نظر آئیں۔
آنعزیز کی خیریت معلوم ہوئی الحمد
للہ علیٰ ذلک یہاں بھی بہمہ وجوہ
خیریت ہے اور امید ہے کہ مرض زائل
ہوا ہوگا اور اگر بالفرض قدرے باقی
ہو اسی شغل کو کہ اس جگہ سے لکھا
ہوا ہے اُسے کام میں انشاء اللہ بالکلیہ
زائل ہوگا فقط تمام یاد کرنے والوں

عہ یہ ہے شفقت کہ ایک اطلاع کے بعد خود اسکا کسقدر خیال رکھا گیا کہ بدون طالب کی مکرر اطلاع کے اپنا انتظار ظاہر فرماتے ہیں اور تدبیر کی تاکید فرماتے ہیں۔ یہی وجہ ہے جس سے ایسے مرشد کا خادم محروم نہیں رہتا وفی مثل ہذا قیل ؎

بندۂ پیر خراباتم کہ لطفش دائم است — زانکہ لطف شیخ و زاہد گاہ ہست و گاہ نیست

والحمد للہ الذی جعلنا فی زمرۃ خدام ہذا الشیخ الشفیق الرفیق ۱۲۔

عہ یا تو زوال عام ہے اضمحلال کو اور یا خصوصیت طالب کی بناء پر فراست صادقہ سے بالکلیہ زوال متوقع ہوگا۔ واللہ اعلم۔

سلام رسانند. حاجی قادر بخش
وحاجی احمد الدین وغیرہما از احباب
خورد و بزرگ سلامم یاد کردہ
رسانند فقط.

مکتوب چہل و ششم

برادر
طریقت طالب معرفت عبد الواحد خان
دام ذوقہ از فقیر امداد اللہ بعد
سلام مسنون اسلام واضح رائے
عزیز آنکہ نامۂ اخلاص و محبت آمود
ورود نمود بسبب خوشی خاطر گردید
حق تعالیٰ بایں یاد آوری خوش
دارد و محبت و الفت خویش بخشد
و از جمیع ماسوا اللہ دل پاک
دارد و آنکہ شکایت عدم رسی
جوابات خطوط مرسلہ خویش قلمی
کردہ اند. عزیز من عادت[۵] فقیر
از دایم اینکہ ہرگاہیکہ خط یگانہ

سلام پہونچے. حاجی قادر بخش
وحاجی احمد الدین وغیرہما اور
اپنے احباب خورد و بزرگ سے میرا
سلام یاد کرکے پہونچائیں فقط.

مکتوب چھیالیسواں

برادر
طریقت طالب معرفت عبد الواحد خاں
دام ذوقہ فقیر امداد اللہ سے بعد
سلام مسنون اسلام واضح رائے
عزیز ہو کہ نامۂ اخلاص و محبت
کا بھرا ہوا پہونچا خوشدلی کا باعث
ہوا. حق تعالیٰ اس یاد آوری
سے خوش رکھے اور اپنی محبت والفت
بخشے اور تمام ماسوا اللہ سے دل
کو پاک رکھے. اور جو شکایت آپنے
خطوط کے جواب نہ پہونچنے کی لکھی ہے
عزیز من فقیر کی عادت ہمیشہ یہ ہے
کہ جس وقت خط یگانہ

---

۵ یہ ہے مرتبہ اعتدال بین التعلق والاتصال وبین الاعتزال والانفصال کہ ابتداء
خطاب کا اہتمام نہ ہو الا بعارض اور جواب کا التزام ہو ۱۲

وبیگانہ یار آشنا میرسد۔ در
ارسال وتحریر جواب ہرگز دیر و
تاخیر نمی کند وچہ جائیکہ جوابات
ہمچو عزیزان کہ مثل فرزند می شمارم
گاہے تساہل نمی کنم از دوسال
کدام خط بجز خط ہذا نزدم نہ
رسیدہ کہ جوابش نوشتہ می شد
ایں خط کہ رسید جوابش تحریر می
شود خواہد رسید دبرائے ازالۂ
مرض[۵] معلوم شغل سلطان نصیر کہ
درکتاب ضیاء القلوب ترکیبش
مرقوم است میکردہ باشند۔ و
ذکر حبس دم وذکر ارّہ ہم باید کرد
کہ ازیں اذکار ترقی معنوی می باشد
ذوق وشوق زیادہ می باشد و
کیفیت حاصل می گردد فقط۔

بیگانہ و یار آشنا کا پہونچتا ہے
اس کے ارسال وتحریر جواب میں
ہرگز تاخیر نہیں کرتا چہ جائیکہ تم جیسے
عزیزوں کے جوابات کہ مثل فرزندوں
کے شمار کرتا ہوں کبھی تساہل نہیں
کرتا۔ دوسال سے کوئی خط بجز اس
خط کے میرے پاس نہیں پہونچا کہ جواب
اُسکا لکھا جائے یہ خط اور اس کے جواب
کی رسید تحریر ہوتی ہے پہونچیگی مرض
معلوم کے ازالہ کے لئے سلطان النصیر
کا شغل جو کتاب ضیاء القلوب میں مع اُسکی
ترکیب مرقوم ہے کرتے رہیں اور ذکر حبس دم
اور ذکر ارّہ بھی کرنا چاہیئے کہ ان
اذکار سے ترقی حاصل ہوتی ہے اور
ذوق وشوق زیادہ ہوتا ہے اور
کیفیت حاصل ہوتی ہے فقط

ــــہ ۵ قرینہ تعیین مکتوب الیہ سے معلوم ہوتا ہے وہی مرض عشق مجازی مراد ہے، اس کے لیے متعدد تدابیر ارشاد فرمانا حکیم جامع ہونے کی دلیل ہے یہ نہیں کہ عطائیوں کی طرح ایک ہی نسخہ یاد ہو ۱۲

مکتوب چہل و ہفتم۔

از فقیر امداد اللہ عفی عنہ بخدمت بابرکت عزیز حاجی سید عابد حسین صاحب زاد اللہ عرفانہ بعد سلام مسنون و اشتیاق ملاقات واضح رائے عزیز باد مکتوب عقیدت و محبت اسلوب بہزاراں ہزار شوق ورود آوردہ محبت اینجانب را دوبالا گردانید و از مندرجہ اش آگاہی بخشید۔ اللہ تعالیٰ آں عزیز را بایں عقیدت و محبت سلامت دارد و روزبروز زیادہ کند و برآں دارد و خاتمہ ما و شما برآں کند آمین۔ و از دریافت ترقی احوالات آں عزیز شکر بجا آوردہ شد و زیارت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم در رویا مبارک باد۔ و از لعاب دہن صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مراد علم و معرفت است ہر قدر کہ آں عزیز آں را برغبت

مکتوب سینتالیسواں۔

فقیر امداد اللہ عفی عنہ سے بخدمت بابرکت عزیز حاجی سید عابد حسین صاحب زاد اللہ عرفانہ بعد سلام مسنون و اشتیاق ملاقات واضح رائے عزیز ہو کہ نامۂ عقیدت و محبت اسلوب ہزاروں ہزار شوق کے ساتھ وصول ہوا۔ اس جانب کی محبت کو جسنے دوبالا کر دیا اُسکی مندرجہ کیفیت سے آگاہی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آنعزیز کو اس عقیدت و محبت کیساتھ سلامت رکھے اور روز بروز زیادہ کرے اور اُسی پر قائم رکھے اور ہمارا تمہارا خاتمہ اُسی پر کرے آمین۔ اور آنعزیز کے احوال کی ترقی کے معلوم ہونیسے شکر بجالایا گیا اور زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خواب میں مبارک ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لعاب دہن سے مراد علم و معرفت ہے جسقدر کہ آنعزیز نے اسکو رغبت سے

خوردند ہماں قدر نعمت عرفان
حاصل خواہد شد و آنکہ کراہیت
کردہ باند اختند ہماں نقصان
خیال است. دیگر آنکہ از لعاب دہن[۵]
صلے اللہ علیہ وسلم علوم دین و علماءُ
حقانی کہ ورثار انبیاء اند مراد اند بایہ
کہ از ایشاں محبت قلبی دارند بسبب
علم دین اگرچہ از ایشاں بتقاضائے
بشریت بعضے امور نا ملایم صادر
شوند آنرا حوالہ بحکمت کنند و خود
را مقصر داشتہ بتواضع قلبی پیش
آیند و تابعداری آنہا در امور
دین بر خود لازم گیرند و کراہیت
نمودہ انکار نکنند و از منادی
نمودن مراد ہدایت مریدان و
عقیدتمندان تو است کہ ایشاں را

کھایا ہے اسیقدر نعمت عرفانی
حاصل ہوگی اور جو کچھ کراہیت کرکے
ڈال دیا ہے وہی نقصان خیال ہے
دوسرے وہ کہ لعاب دہن آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم دین و
علماء حقانی کہ ورثائے انبیاء ہیں مراد
ہیں چاہیئے کہ اُن سے محبت قلبی رکھیں
بسبب علوم دین کے اگرچہ ان سے
بتقاضائے بشریت بعض نامناسب امور
صادر ہوجائیں اسکو حکمت کے حوالہ کریں اور
اپنے کو قصوروار جانکر تواضع قلبی سے
پیش آئیں اور امور دین میں انکی تابعداری
کو اپنے اوپر لازم سمجھیں اور کراہیت
کرکے انکار نہ کریں اور منادی کرنے سے
مراد مریدوں اور آپ کے عقیدتمندوں
کی ہدایت ہے کہ اُن کو

---

۵ علماء اہل حق کی جلالت و عظمت حضرتؒ کے قلب میں کس قدر معلوم ہوتی ہے کہ اگر اُن سے بعض نامناسب امور کا بھی صدور ہوجائے اس میں حکمت کا احتمال رکھیں اور امور دینیہ میں اُن کا اتباع ترک نہ کریں ۱۲

تعلیم کردہ باشند واز اشغال
باطنی خود را معطل نگذارند واز
ملاقات پیرجی محمد انور[۵۱] صاحب
بسیار خوشنود شدم اللہ تعالیٰ
وشاں را محبت ومعرفت کامل
روزی کند وآں عزیز را نیز
مناسب است کہ برحال شاں
توجہ کامل مرعی دارند۔ بخدمت
حاجی محمد ظہور[۵۲] الدین صاحب بعد
سلام شوق آنکہ بست وپنج عدد
حمائل شریف مطلوبہ احقر مرسلہ
آں عزیز رسیدند قیمت آنہا
انشاء اللہ تعالےٰ بسہولت روانہ
کردہ خواہد شد وحمائل ہائے
آنعزیز نیز رسیدند ہنوز قیمت[۵۰] آنہا قرار

تعلیم کرتے رہیں اور اشغال باطنی
سے اپنے کو معطل نہ چھوڑیں اور
ملاقات سے پیرجی محمد انور صاحب
کی بہت خوش ہوا اللہ تعالیٰ اُنکو محبت
ومعرفت کامل عطا کرے۔ آں عزیز
کو بھی مناسب ہے کہ اُن کے حال
پر کامل توجہ رکھیں۔ بخدمت
حاجی محمد ظہور الدین صاحب
بعد سلام شوق یہ کہ پچیس عدد
حمائل شریف مطلوبہ احقر
آں عزیز کی مرسلہ پہونچیں۔
اُن کی قیمت انشاء اللہ تعالیٰ
بسہولت روانہ کی جائے گی۔
اور آں عزیز کی حمائلیں بھی
پہونچیں ابھی ان کی قیمت قرار

عہ۵ ظاہرا یہ حمائلیں تجارتی ہیں حضرت رحہ کے اخلاق کی کیا انتہا ہے کہ اہل حاجت کی اعانت تجارتی کا بھی تحمل فرماتے ہیں کیا کوئی عارف کامل وعاشق صادق دوسرا ایسا پیش کیا جا سکتا ہے ۱۲۔

۵۱ دیوبند کے مشہور بزرگ تھے ۱۲ سعید الدین

۵۲ یہ بھی دیوبند کے مشاہیر بزرگوں میں سے ہوئے ہیں ۱۲ سعید الدین۔

نیافت اور خریدار ہم کم اند کہ چنیں
وضع را در اینجا پسند نمی کنند
و آنکہ مطبوعہ بمبئی اند آنہا بوضع
استنبول اند۔ مردمان اینجا آں را
پسند زیادہ می کنند خیر انشاء اللہ
تعالیٰ بسہولت تدبیر کردہ
خواہد شد فقط

مکتوب چہل و ہشتم۔ از فقیر

امداد اللہ عفی عنہ۔ بخدمت بابرکت
عزیزم حکیم محمد ضیاء الدین صاحب
دام محبتہ۔ بعد سلام مسنون و
دعائے خیر واضح دلائح آنکہ احقر بخیریت
بودہ صحت مزاج آں عزیز از
حضرت الٰہی میخواہم۔ سابق ازیں
جوابات ہمراہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب
وحکیم مشتاق صاحب وغیرہ حجاج[1]
روانہ کردہ ام رسیدہ باشند و
معلوم شد کہ جوابات خطوط سابق

نہیں پائی اور خریدار بھی کم ہیں کہ
ایسی وضع کو اس جگہ پسند نہیں
کرتے اور وہ حمائلیں کہ مطبوعہ بمبئی
ہیں وہ استنبول کی وضع پر ہیں یہاں
کے لوگ ان کو بہت پسند کرتے
ہیں۔ خیر انشاء اللہ تعالیٰ بسہولت
تدبیر کی جائے گی فقط

مکتوب اڑتالیسواں فقیر

امداد اللہ عفا اللہ عنہ سے بخدمت
بابرکت عزیزم حکیم محمد ضیاء الدین صاحب
بعد سلام مسنون و دعائے خیر
واضح و لائح ہو کہ احقر بخیریت
رہ کر صحت مزاج آں عزیز کی حضرت
الٰہی سے چاہتا ہے۔ اس سے
پہلے خطوط کے جوابات ہمراہ منشی
محمد اسمٰعیل صاحب و حکیم مشتاق صاحب
وغیرہ حجاج کے روانہ کئے ہیں پہونچے
ہونگے معلوم ہوا کہ خطوط سابق کے جوابات

---

[1] یہ صاحب دیوبند کے ہیں ۱۲ سعید الدین

سال کہ بدست حاجی مرزا شفیع بیگ
صاحب فرستادہ بودم درراہ
گم شد و نزد آں عزیزاں نہ رسیدند
بسیار رنج گردید رضا بالقضا از
دریافت انتقال برادر عزیزم حافظ
نظام الدین مرحوم رنجیکہ بخاطر
احقر لاحق شد بیان نمی رسد۔
انا للہ و انا الیہ راجعون ؕ
حق تعالیٰ آں مرحوم و مغفور
را بہ بخشد و باقی ماندگان او را
بحفظ امان خود دارد و فراغت
دارین روزی کند بعد روانگی
منشی صاحب وحکیم صاحب موصوف
در حالت بیماری مناجات بحضرت عـــہ

کہ حاجی مرزا محمد شفیع بیگ کے
ہاتھ میں نے بھیجے تھے راہ میں
گم ہوگئے۔ آں عزیزوں کے پاس
نہ پہونچے بہت رنج ہوا۔ رضا بالقضاء
برادرم عزیزم حافظ نظام الدین
مرحوم کے انتقال کا حال معلوم ہونے سے
ایسا رنج خاطر احقر کو لاحق ہوا کہ بیان
نہیں ہوسکتا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ؕ
حق تعالیٰ اُس مرحوم و مغفور کو بخشے
اور باقی ماندوں کو اپنے حفظ و
امان میں رکھے اور فراغت دارین
نصیب کرے۔ بعد روانگی منشی صاحب
و حکیم صاحب موصوف حالت
بیماری میں ایک مناجات حضرت

عــہ قولہ مناجات بحضرت الٰہی الی قولہ نقلش بہ ہمشیرہ ثم الی قولہ بہر یک اجازت است۔ کس قدر اعتنا رہے طالبین کو نفع پہونچانے کا اور یہ اجازت شرط نفع نہیں ہے جیسا کہ عوام کا خیال ہے بلکہ یادلجوئی ہے خدام کی کہ علامت توجہ کی ہے اور یا مثل تجویز طبیب کے ہے کہ مریض منتظر رہتا ہے اذن طبیب کا اسی طرح ہر شاغل کا جدا حال ہے کوئی شغل ایک کے لئے مناسب ہے دوسرے کے لئے نہیں ۱۲

الہی نوشتہ بودم. چنانچہ بدست
حاجی احمد الدین صاحب روانہ
خدمت آں عزیز کردہ ام رسیدہ
باشد یا خواہد رسید باید کہ نقلش
بہ ہمشیرہ بی صاحبہ و عزیزہ امۃ الحبیب
و مسماۃ بی خیرن وغیرہ کنانیدہ
بدہند و ہر کہ خواہد نقل کنند
و وظیفہ خود دارد و بہر یک اجازت
است برخوردار بی فاطمہ دعوات
خوانند بخدمت جمیع عزیزان
و دوستان و مخلصان زن و مرد
و خورد و بزرگ سلام و دعا خوانند
مکرر آنکہ از حال مخالفان معاندان
خود و مقدمہ شان اطلاع دہند
و دیگر احوال آنجا ہم روانہ نمایند
و جواب خط بایں نشان ارسال
نمایند کہ ایں خط در بمبئی نزد مولانا
عنایت اللہ[1] صاحب رسیدہ

الہی میں میں نے لکھی تھی. چنانچہ
حاجی احمد الدین صاحب کے ہاتھ
آنعزیز کی خدمت میں میں نے روانہ
کی ہے پہونچی ہو یا اب پہونچیگی چاہیئے
کہ اُسکی نقل ہمشیرہ بی صاحبہ و عزیزہ
امت الحبیب و مسماۃ بی خیرن وغیرہ کو
کرادیں اور جو چاہے نقل کرے اور
اپنا وظیفہ بنالے اور ہر ایک کو اجازت
ہے. برخوردار بی فاطمہ دعائیں
پڑھیں. جمیع عزیزان و دوستان
و مخلصان عورت و مرد خورد و بزرگ
کو سلام دعا کہیں مکرر آنکہ اپنے
مخالفین و معاندین کے حال سے
اور اُن کے مقدمہ سے اطلاع دیا
اور احوال وہاں کے بھی روانہ
کریں اور خط کا جواب اس پتہ سے
ارسال کریں کہ یہ خط بمبئی میں مولانا
عنایت اللہ صاحب کے پاس پہونچکر

---

[1] مولانا عنایت اللہ صاحب حاجی فضل اللہ صاحب و میاں رحمۃ اللہ صاحب یہ تینوں
(باقی برصفحہ آئندہ)

بخدمت میاں حاجی فضل اللہ صاحب شان والا رسیدہ معرفت شان در مکہ معظمہ نزد امداد اللہ برسد ؤیا بایں پتہ بنویسند کہ لفافۂ ہذا در بندر بمبئی نزد میاں رحمت اللہ بانگی رسیدہ معرفت اوشاں در مکہ معظمہ نزد امداد اللہ برسد انشاء اللہ تعالیٰ نزدم خواہد رسید. باقی حال اینجا بزبانی حاجی حسنو شاہ حامل رقعہ ہذا معلوم خواہد شد و پارچہ سرما و گرما مرسلہ آں عزیز در سال گذشتہ رسیدند جبہ پنبہ دار بسیار راحت داد. جزاکم اللہ خیر الجزاء فقط

بخدمت میاں حاجی فضل اللہ صاحب شان والہ پہونچکر اُن کی معرفت مکہ معظمہ میں امداد اللہ کے پاس پہونچے یا اس پتہ سے لکھیں کہ لفافہ ہذا بندر بمبئی میں نزد میاں رحمت اللہ بانگی کے پاس پہونچکر اُن کی معرفت مکہ معظمہ میں امداد اللہ کے پاس پہونچے انشاء اللہ تعالیٰ میرے پاس پہونچیگا باقی یہاں کا حال حاجی حسنو شاہ حامل رقعہ ہذا کی زبانی معلوم ہوگا۔ پارچہ سرما و گرما آں عزیز کے مرسلہ گذشتہ سال میں پہونچے۔ روئی دار جبہ نے بہت آرام دیا۔ جزاکم اللہ خیر الجزاء فقط

مکتوب چہل و نہم ۔ از فقیر امداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت عزیز القدر حکیم محمد ضیاء الدین صاحب نور اللہ قلبہ بانوار المعرفت بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ مشہود ضمیر منیر بعد۔ دو خط پے درپے پہونچے اُن سے حال

(بقیہ صفحہ گذشتہ) حضرات بمبئی میں رہتے تھے اور حضرتؒ کے خلفاء میں سے تھے ۲؎ سعید الدین۔

انتقال عزیز لخت جگرم مولوی محمد قاسم مرحوم مغفور کا معلوم ہوا۔ عزیزمن پہلے صدمے بزرگوں کی مفارقت کے مثل حضرت حافظ صاحب و مولوی شیخ محمد صاحب وغیرہ قدس اللہ اسرارہم تھے سو تھے مگر اس صدمۂ جانکاہ نے اس جان حزیں سراسر غمگیں کی کمر توڑ دی انا للہ وانا الیہ راجعون ؕ بجز رضا بقضا الٰہی کے کیا چارہ۔ اللہ تعالیٰ اُس کان علم اور معارف کو مراتب علیا فردوسی سے شرف فرماوے اور باقی ماندگان کو اپنے ذوق و شوق اور معرفت کے ساتھ سلامت رکھے اب فقیر بھی پابرکاب ہے کچھ زندگی کا مزا نہیں رہا۔ اللہ تعالیٰ خاتمہ بخیر کرے شعر

لطف جینے کا ہے گر پاس ہو جان بخش اپنا
ورنہ چوں خضر ہے بس عمر کی تکثیر عبث

فقیر کا دل بھی چاہتا ہے کہ یکبار تم سے پھر ملاقات ہو جائے اور بڑی ملاقات تو آخرت کی ہے کہ کبھی جدائی متصور نہیں اللہ تعالیٰ خاتمہ بخیر کرے اور ایمان سے اُٹھاوے پھر ابدالآباد سایۂ عنایت الٰہی میں ہم سب عیش کریں آمین۔ بخدمت جمیع عزیزان بعد سلام و دعا کے عرض ہے۔ فقیر تمہارے سب کے حق میں دعا بہبودی دارین کی کرتا ہے بھولا

عہ یہ اظہار عبدیت عین اتباع سنت ہے کما قال صلی اللہ علیہ وسلم انا بفراقك یا ابراهیم لمحزونون اور اس میں انکار ہے دعویٰ آزادی کا جسکا منشا کبھی کبر و تصنع اور کبھی غلبہ حال ہوتا ہے ۱۲

عہ تکثیر عمر میں تشبیہ مقصود ہے نہ عبثیت میں ۱۲

نہیں اللہ تعالیٰ تم کو جمیع ترددات و مکروہات دنیاوی سے محفوظ رکھے اور راحت دو جہان کی نصیب کرے۔ از طرف چچی خود سلام دعا قبول باد۔ فقط

مکتوب پنجاہم۔ از فقیر

امداد اللہ عفی اللہ۔ بخدمت بابرکت عزیزم حکیم محمد ضیاء الدین صاحب نور اللہ قلبہ بانوار العارفین پس از تبلیغ مراسم سلام سنت الاسلام ودعائے ترقی عرفانی واضح رائے عزیز باد۔ فقیر بہر حال مشکور است درایں عرصہ چند خط آں عزیز رسید واز کیفیت آنہا مطلع گردانید۔ چنانچہ جواب آنہا ہم نوشتہ شد بملاحظہ آں عزیز آمدہ باشد۔ فقیر از عرصہ چند روز در عوارض مبتلا است تا حرم وقتن کم میشود۔ علاوہ امراض جسمانی در بیان نمی آیند دعا کنند کہ حق تعالیٰ مارا و شمارا از ہمہ امراض روحانی

مکتوب پچاسواں بقیہ

امداد اللہ عفا اللہ عنہ سے۔ بخدمت بابرکت عزیزم حکیم محمد ضیاء الدین صاحب نور اللہ قلبہ بانوار العارفین پس تبلیغ مراسم سلام سنت الاسلام ودعائے ترقی عرفانی واضح رائے عزیز ہو۔ فقیر ہر حال میں مشکور رہے اس چند عرصہ میں آں عزیز کا خط پہونچا۔ اُس کی کیفیت سے مطلع ہوا چنانچہ اُس کا جواب بھی لکھا گیا آں عزیز کے ملاحظہ میں آیا ہو گا۔ فقیر عرصہ چند روز سے عوارض میں مبتلا ہے یہاں تک کہ حرم کی آمد ورفت میں بھی کمی ہو گئی ہے جو علاوہ امراض جسمانی کے بیان میں نہیں آتے دعا کریں کہ حق تعالیٰ ہمکو اور تمکو تمام امراض روحانی سے

صحت کامل عطا فرمائے و خاتمہ باد
شما بخیر کند آمین ۔ عزیز من نظاہر
قیام آنعزیز در بھوپال قباحتے
ندارد زیرا کہ ریاست اہل اسلام
است و نیز بہ نسبت ریاسات دیگر
دریں ریاست چیزے دینداری
ہم است خدا تعالیٰ زیادہ کند۔
عزیز من اگرچہ در ضرورت[عہ] درباری
امرا ہم است مضائقہ نیست۔
دل بیار۔ دست بکار باید چنداں
نقصان نخواہد کرد۔ بہر حال فارغ
خاطر بودن از نان و نفقہ سالک
راہ حق را نیز از ضروریات
است علاوہ ازیں علاقہ شما
نفیس است چنداں حاجت
خوشامد امرا و غیرہ نیست ۔

صحت کامل عطا فرمائے ہمارا تمہارا
خاتمہ اچھا کرے آمین۔ عزیز من
آنعزیز کا قیام بھوپال میں کوئی قباحت
نہیں رکھتا ہے اسواسطے کہ ریاست
اہل اسلام کی ہے اور نیز بہ نسبت دوسری
ریاستوں کے اس ریاست میں کچھ
دینداری بھی ہے خدا تعالیٰ زیادہ کرے
عزیز من اگرچہ ضرورت میں درباری
امرار کی جو کہ اہم ہے مضائقہ نہیں ہے۔
دل بیار و دست بکار چاہیئے چنداں
نقصان نہ ہوگا بہر حال نان و نفقہ
سے سالک حق کے دل کا فارغ ہونا
بھی ضروریات میں سے ہے۔ علاوہ
ازیں تمہارا علاقہ بہت عمدہ ہے
چنداں حاجت امرار و غیرہ کی
خوشامد کی نہیں ہے۔

عہ اس ضرورت کا ذکر اس کے متصل ہی ہے۔ فراغ خاطر بودن از نان و نفقہ اور
اسمیں حضرت کی شان حکیمی کا ظہور ظاہر ہے اور ساتھ ہی ساتھ اس کے مفاسد پر بھی تنبیہ
اور اس سے تحذیر ہے چنداں حاجت خوشامد الخ

حق تعالیٰ ازیں نگاہدارد۔ باقی
حال از خطوط سابقان معلوم بودہ
باشد باقی حال اینجا زبانی حجاج
معلوم خواہد شد۔ بخدمت جمیع
عزیزان مع مستورات سلام ودعا
خیر برسد۔ از اہلیہ حقیر نیز سلام
ودعا برسد۔ مکرر آنکہ خادمہ آں
عزیزہ رسید واز حج فراغت یافتہ
بمدینہ منورہ رفتہ است بعد واپسی
قصد وطن خواہد کرد بشرطیکہ بدست
یابی چھٹی جہاز وخرچ راہ اطلاعاً
بقلم آمدہ ونیز عزیز جان احمد حسین
را از فقیر اجازت است در ہر جا کہ
او را آرام و راحت باشد بماند
فقیر بہر حال راضی وخوش است
گاہ گاہ ارادہ بھوپال میکند بعد
گذشتن ایام رخصت شاید قصد
کند یا سابق روانہ شود۔ واللہ
اعلم بالصواب فقط۔

حق تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے باقی
حال سابق خطوط سے معلوم ہوا ہوگا
باقی حال یہاں کا زبانی حجاج کے
معلوم ہوگا۔ بخدمت جمیع عزیزان
مع مستورات سلام ودعائے خیر
پہونچے۔ حقیر کی اہلیہ سے بھی سلام
ودعا پہونچے۔ مکرر آنکہ آں عزیزہ کا
خادم پہونچا اور حج سے فراغت پاکر
مدینہ منورہ میں ہے۔ بعد واپسی قصد
وطن کرے گا بشرطیکہ جہاز کی چھٹی
اور خرچ راہ ہمدست ہو جائے اطلاعاً
لکھا گیا۔ نیز عزیز از جان احمد حسین کو
فقیر سے اجازت ہے جہاں اُس کو
آرام وراحت ہو رہے۔ فقیر ہر حال
میں راضی وخوش ہے گاہ گاہ ارادہ
بھوپال کا کرتا ہے۔ بعد ایام رخصت
کے گذرنے کے شاید قصد کرے
یا پہلے روانہ ہو۔ واللہ اعلم
بالصواب فقط۔

مکتوب پنجاہ و یکم۔ از فقیر امداد اللہ

عفی اللہ عنہ بخدمت بابرکت عزیزم حکیم محمد ضیار الدین صاحب نور اللہ قلبکم بانوارہ پس از تبلیغ مراسم سلام مسنون و دعائے خیر واضح رائے عزیز باد۔ جواب خط آنعزیز معہ جواب خطوط عزیزان دیگر روانہ کردہ شد رسیدہ باشد و آنچہ کہ آں عزیزان جمع نمودہ[ک] نقد روانہ کردہ بودند رسیدش ہم روانہ شد۔ باقی خبر تازہ نیست کہ بقلم آید حال عزیز جان علاؤ الدین[ل] معلوم نیست کہ صورت روزگار او شدہ یا نہ و نیز معلوم شد کہ صورت قیام آں عزیز در بھوپال بذریعہ طبابت تنخواہ چہل روپیہ میشد مگر آں عزیز قبول نہ کردند خیر انچہ مناسب دانستند

مکتوب اکیاونواں فقیر امداد اللہ

عفا اللہ عنہ سے بخدمت بابرکت عزیزم حکیم محمد ضیار الدین صاحب نور اللہ قلبکم بانوارہ۔ بعد تبلیغ مراسم سلام مسنون و دعائے خیر واضح رائے عزیز ہو۔ جواب آں عزیز کے خطوط کا مع جواب دوسرے عزیزوں کے خطوط کے روانہ کیا گیا پہونچا ہوگا جو کچھ کہ آں عزیزوں نے جمع کر کے نقد روانہ کیا تھا اس کی رسید بھی روانہ ہوئی باقی کوئی خبر تازہ نہیں ہے کہ سپرد قلم ہو۔ عزیزا زجان علاؤ الدین کا حال معلوم نہیں ہے کہ صورت اُس کے روزگار کی ہوئی یا نہیں۔ نیز معلوم ہوا کہ صورت قیام آنعزیز کی بھوپال میں بذریعۂ طبابت چالیس روپیہ تنخواہ پر ہوئی تھی مگر آنعزیز نے قبول نہ کیا خیر جو کچھ مناسب جانیں

ک حضرت رح کا مذاق اس کی تفسیر کو متعین کرتا ہے کہ اس جمع میں ترغیب یکے بعد دیگرے نہیں بطیب خاطر آزادی سے سہولت کے لئے باہم جمع کر لیا نہیں کہ کسی سے لیکر جمع کیا ۱۲

ل برادر حکیم ضیار الدین صاحب میرٹھی ۱۲ سعید الدین۔

بہتر است مگر نزد فقیر در ہمچنیں سرکار
اسلامیہ وزمرہ اہل اسلام قیام
آں عزیز مناسب معلوم می شود۔
زیرا کہ از خرخشہ ہائے وطن محفوظ
ماندن بدل جمع بحق مشغول بودن
بہتر است خصوصاً بحق آں عزیز
عزیز جان بہر حال بدلجمعی اشتغال
بباطن خصوصاً در عمر آخر بسیار
پرضرور است واگر یکبار ملاقات
آں عزیز باز میسر آید موجب خواہش
دلی فقیر است ونیز شنیدہ ام کہ
ارادہ مولوی رشید احمد صاحب
ہم است خدا کند دریں حج شریک
شوند آمین ۔ واکنوں فقیر ارادہ[۵]
میدارد کہ باقی عمر در مدینہ بسر شود و
خاتمہ در آنجائے متبرک میسر آید۔ و

بہتر ہے مگر فقیر کے نزدیک ایسی سرکار
اسلامیہ اور زمرۂ اہل اسلام میں
آں عزیز کا قیام مناسب معلوم ہوتا
ہے اسواسطے کہ وطن کے خرخشوں
سے محفوظ رہنا دل جمعی سے مشغول
ہونا بہتر ہے خصوصاً حق میں آنعزیز
از جان کے بہر حال دل جمعی سے
اشتغال باطنی خصوصاً آخر عمر میں بہت
پر ضرور ہے اگر ایک بار ملاقات آنعزیز کی
پھر میسر آئے فقیر کی دلی خواہش کا
سبب ہے۔ اور نیز میں نے سنا ہے کہ مولوی
رشید احمد کا بھی ارادہ ہے۔ خدا کرے
اس حج میں شریک ہوں آمین۔ اور
اب فقیر ارادہ کرتا ہے کہ باقی عمر مدینہ
میں بسر ہو اور خاتمہ اس متبرک
جگہ میں میسر ہو۔ اور

---

۵ یہ ارادہ پورا نہیں ہوا اور باوجود اس احتمال کے اس کا اظہار غایت سادگی وبے تکلفی ہے ورنہ اہل تصنع تو ایسے محتمل خیالات کا اخفار کرتے ہیں کہ اگر وقوع نہ ہوا تو کشف وکرامت میں خلل پڑے گا ۱۲

خاک بقیع شود۔ انتظار ملاقات مولوی رشید احمد صاحب وغیرہ است۔ انشاء اللہ تعالیٰ بشرط خیر ویسری سامان بسال آئندہ قصد مدینہ میدارم اگر درمقدر ہست حصول خواہد شد۔ بخدمت جمیع عزیزان نام بنام سلام برسد از طرف چچی خود عزیز حافظ احمد حسین سلام برسد فقط۔

مکتوب پنجاہ ودوم۔ از فقیر امداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت بابرکت عزیز القدر والا مرتبت عزیزم حکیم محمد ضیاء الدین صاحب زید عرفانہ باللہ بعد سلام مسنون ودعاء ترقی درجات عالیات دو جہانی مشہود ضمیر منیر باد۔ فقیر بہرحال مشکور وبحق آں عزیز معہ عزیزان دیگر دعاء خیر می کند مسرت نامہ آنعزیز رسید مسرور ساخت واز حال مندرجہ

خاک بقیع ہو اور مولوی رشید احمد صاحب وغیرہ کی ملاقات کا انتظار ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بشرط خیر اور سامان کی فراہمی کے آئندہ سال میں مدینہ کا قصد رکھتا ہوں اگر مقدر ہوگا حاصل ہوگا۔ بخدمت جمیع عزیزان نام بنام سلام پہونچے۔ اپنی چچی کی طرف سے عزیز حافظ احمد حسین کو سلام پہونچے۔ فقط۔

مکتوب باونواں فقیر امداد اللہ عفا اللہ عنہ سے بخدمت بابرکت عزیز القدر والا مرتبت عزیزم حکیم محمد ضیاء الدین صاحب زید عرفانہ باللہ بعد سلام مسنون ودعائے ترقی درجات عالیات دوجہان مشہود ضمیر منیر ہو فقیر ہرحال میں مشکور اور آنعزیز کے حق میں معہ دیگر عزیزوں کے دعائے خیر کرتا ہے۔ آنعزیز کا مسرت نامہ پہونچا مسرور کیا اور مندرجہ حال سے

اش مطلع نمود۔ اللہ تعالیٰ آنعزیز
را از جمیع خرخشات وجمیع
مکروہات دنیاوی محفوظ داشتہ
بخود مشغول دارد آمین۔ عزیز من
نوشتہ بودند کہ حسب خواہش
نفس وبباعث وجوہ دیگر ملازمی
اینجا کردہ بودم مگر یک شرم وغیرت
ملازمی می بود وچوں صحبت ملازمت
امرا می شد رتکدرے می داد و
نیز اکثر اوقات راہم برباد داد۔
ہرچند حال پریشانی خود بخدمت
مولانا رشید احمد صاحب سلمہ گذرانیدم
وعرض کردم کہ ہرچہ بادا باد از ملازمت
اینجا چناں مضطر شدم وسخت
پریشانم اگر ارشاد شود بگذارم
مولانا فرمودند کہ برائے رفع پریشانی

اُس کے مطلع کیا۔ اللہ تعالیٰ آنعزیز
کو تمام خرخشوں اور تمام دنیاوی
مکروہات سے محفوظ رکھ کر اپنے میں
مشغول رکھے آمین۔ عزیز من لکھا
تھا کہ حسب خواہش نفس اور دوسرے
وجوہ کے باعث یہاں ملازمت کی
تھی مگر ایک شرم وغیرت ملازمت کی
ہوتی تھی اور چونکہ صحبت وملازمت
امرا کی ہوتی تھی اسلئے تکدر ہوتا تھا
اور اکثر اوقات بھی ضائع ہوتے تھے
ہرچند کہ اپنی پریشانی کا حال بخدمت
مولانا رشید احمد صاحب سلمہ عرض کیا
کہ جو کچھ بھی ہو یہاں کی ملازمت سے
ایسا مضطر وسخت پریشان ہوں اگر
ارشاد ہو تو چھوڑ دوں۔ مولانا نے
فرمایا کہ نوکری پریشانی کے دور کرنے کیلئے

عہ۵ کس قدر پر مغز ارشاد ہے کہ مقصود رفع تشویش ہے اگر نوکری سے حاصل ہو تو نوکری مطلوب ہے اگر ترک نوکری سے ہو ترک مطلوب ہے۔ آگے حضرت رح کے ارشاد میں ترک کی ترجیح مذکور ہے یعنی فی نفسہ گو کسی خاص شخص کے اعتبار سے یہ ترجیح نہ ہو ۱۲

نوکری بود چو تشویش رو نمود بگذارید
فقط عزیز من نوکری ملازمی طالبان
حق نوکری و ملازمی فقر و فاقہ و
صبر و توکل و قناعت و رضا و
تسلیم است و ملازمی سلاطین و
امرا و دربارداری شان را ہلاکت
و تباہی خود دانند نعوذ باللہ منہا۔
ع بر در سلطان مرو درویش
مبیں + گنج قارون گرد ہر سو پیش
مبیں۔ عزیز من گوشہ توکل گرفتہ
یکجا بہ نشینید و نظر بخدا دارید و
بکار خود کہ مقصود اصلی ست
مشغول باشید و جملہ امور را
بحق سپرد نمائید و راضی برضائے
حق باشید و از ماسوا مستغنی و بے
پروا بودہ بحق محتاج باشید تا
غنا ر دارین و راحت دو جہاں
حاصل آید و مطالعہ کتب اخلاق
صوفیہ مثل ترجمہ احیاء العلوم و عوارف

تھی جب اسی میں تشویش ہے تو چھوڑ
دو۔ فقط عزیز من طالبان حق کی
ملازمت و نوکری فقر و فاقہ صبر و توکل
قناعت و رضا و تسلیم کی نوکری و
ملازمت ہے اور سلاطین اور امراء
کی ملازمت اور انکی درباری کو
اپنی ہلاکت و تباہی جانتے ہیں نعوذ
باللہ منہا ع بر در سلطان مرد
درویش مبیں + گنج قارون گرد ہر سو پیش
مبیں۔ عزیز من گوشہ توکل اختیار
کر کے ایک جگہ بیٹھو اور خدا پر نظر رکھو
اور اپنے کام میں مشغول رہو کہ مقصود
اصلی ہے اور جملہ امور کو حق تعالیٰ کی
سپرد کرو اور راضی برضائے حق
رہو اور ماسوی سے مستغنی و بے
پروا ہو کر حق کے محتاج رہو تاکہ غنار
دارین اور راحت دو جہاں حاصل
ہو۔ صوفیہ کی کتب اخلاق کا مطالعہ
مثل ترجمہ احیاء العلوم و عوارف

وکیمیائے سعادت وغیرہ و مثنوی
شریف گاہ گاہ کردہ باشید۔ و
اگر طالب خدا آید انچہ از بزرگان
خود یافتہ اید تعلیم نمائید فقط نوشتہ
بودند کہ آں قبلہ نام چند کس
باجازت مشرف فرمودہ بود از
صفحۂ ضیاء القلوب حک نمود از آں
جملہ حافظ محمد یوسف اند۔ عزیز من
ایں خبر غلط است نام عزیز جان
محمد یوسف بدستور بر صفحۂ کتاب
مذکور ثبت است بجز[ع] دو نام یکے
مولوی کرامت علی مرحوم و دیگر نام

وکیمیائے سعادت وغیرہ و مثنوی
شریف کبھی کبھی کرتے رہو۔ اگر طالب
خدا آئے جو کچھ اپنے بزرگوں سے
پایا ہے تعلیم کرو فقط۔ لکھا تھا کہ
آں قبلہ نے جن چند آدمیوں کو
اجازت سے مشرف فرمایا تھا
صفحۂ ضیاء القلوب سے محو کیا منجملہ
اُن کے حافظ محمد یوسف ہیں۔ عزیز
من یہ خبر غلط ہے۔ نام عزیز از جان
محمد یوسف بدستور صفحۂ کتاب مذکور
پر ثبت ہے بجز دو نام کے۔ ایک
مولوی کرامت علی مرحوم دوسرا نام

ع یہ حک یا تو اُن بزرگوں کی وفات کے سبب ہے کہ ابقاء نام سے طالبین کو پریشانی نہ ہو جیسا کہ لفظ مرحوم وفات پر دال ہے۔ اگر قبل کتابت خط ہذا وقت حک کے وفات ہو چکی ہو اور یا کسی حال کے تغیر کے سبب اس صورت میں اس سے ایک مسئلہ ثابت ہوگا۔ وہ یہ کہ اجازت کی بناء جن امور پر ہے وہ حصولاً وبقاءً ظنی ہیں جس کا تبدل محتمل ہے۔ اور اس تبدل کے وقت خلع خلافت کا اظہار ضروری ہے تاکہ طالبین غلط فہمی سے محفوظ رہیں اور وہ امور بناء خلافت یہ ہیں۔ صلاحیت ظاہرہ قدر معتد بہ بمناسبت طریق علماً وعملاً۔ توقع اہتمام صلاحیت و رسوخ حال ۱۲

مولوی محمد ابراہیم صاحب اجراڑوی
که حک کرده شد دیگر نامها بدستور
موجود اند خاطر جمع دارند بلکه درین
سال چند کسان دیگر را اجازت
داده شد مثل مولوی خلیل احمد
خلیفه مولوی رشید احمد صاحب و
مولوی احمد حسین امروہی خلیفه
مولوی محمد قاسم صاحب و مولوی
محمد محی الدین خاطر[۵۱] و مولوی جلیل احمد
صاحب و نیز حاجی سید محمد[۵۲] صاحب
دیوبندی و مولوی منظور احمد صاحب
و مولوی نور محمد صاحب و مولوی
عبدالواحد صاحب بنگالی وغیره دیگر
کسان مجاز اند۔ عزیزمن از فضل
و رحمت الٰہی امید آں دارم که
عزیزجان محمد یوسف بر جادۂ بزرگان
بہ نشیند و مستقیم باشد و فیض او

مولوی محمد ابراہیم صاحب اجراڑوی
کہ مٹادیا گیا دوسرے نام بدستور
موجود ہیں خاطر جمع رکھیں مگر اس
سال میں چند دوسرے آدمیوں کو
اجازت دیگئی مثل مولوی خلیل احمد
خلیفہ مولوی رشید احمد صاحب و
مولوی احمد حسن امروہی خلیفہ
مولوی محمد قاسم صاحب مولوی
محمد محی الدین خاطر و مولوی جلیل احمد
صاحب و نیز حاجی سید محمد صاحب
دیوبندی و مولوی منظور احمد صاحب
و مولوی نور محمد صاحب و مولوی
عبدالواحد صاحب بنگالی وغیرہ دوسرے
لوگ مجاز ہیں۔ عزیزمن فضل و
رحمت الٰہی سے امید رکھتا ہوں کہ عزیز
جان محمد یوسف جادۂ بزرگوں پر
بیٹھے اور مستقیم رہے اور اسکا فیض

---

۵۱ یہ بزرگ مرادآبادی سابق قاضی ریاست بھوپال ہیں ۱۲ سعیدالدین

۵۲ یہ بزرگ دیوبندی ہیں ۱۲ سعیدالدین

جاری شود آمین یا اللہ فقط۔

مکتوب پنجاہ وسوم۔ از فقیر

امداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت بابرکت
عزیزم حکیم محمد ضیاء الدین صاحب دام
عرفانہ باللہ بعد سلام مسنون و دعا
ترقی ...... و ذوق وشوق ومعرفت
حق مشہود رائے عزیز باد. فرحتنامہ
محبت افزا معہ ہدایا بھوپال رسید
فرحتہا رو نمود از حال مندرجہ اش
مطلع گردانید حق تعالیٰ آں عزیز
از جمیع کدورات ہوائی ونفسانی
محفوظ داشتہ برضامندی خود و
اتباع سنت مستقیم دارد و فیضان
ظاہری و باطنی آں عزیز مدام
جاری دارد و خاتمہ ما و شما بخیر
کند۔ عزیز من برائے ادائے قرض
و ترقی عزیز جان علاؤ الدین عزہ
دعا کردہ ام ومیکنم مجیب الدعوات
قبول فرمایند. از تحریر آنعزیز معلوم

جاری ہو آمین یا اللہ فقط۔

مکتوب ترپنواں۔ نقیر

امداد اللہ عفا اللہ عنہ سے بخدمت
بابرکت عزیزم حکیم محمد ضیاء الدین صاحب
دام عرفانہ باللہ بعد سلام مسنون و
دعائے ترقی ذوق وشوق ومعرفت
حق مشہود رائے عزیز ہو فرحت نامہ
محبت افزا معہ ہدایائے بھوپال
پہونچا فرحت حاصل ہوئی اور اسکے
مندرجہ حال سے آگاہی ہوئی۔ حق
تعالیٰ آں عزیز کو تمام کدورات ہوائی
ونفسانی سے محفوظ رکھ کر اپنی رضامندی
واتباع سنت پر مستقیم رکھے اور
فیضان ظاہری و باطنی مدام جاری
رکھے اور ہمارا تمہارا خاتمہ بخیر کرے
عزیز من ادائے قرض وترقی عزیز
از جان علاؤ الدین کے لئے دعا کی
ہے اور کرتا ہوں مجیب الدعوات قبول
فرمائیے. تحریر سے آں عزیز کی معلوم

شد کہ ارادہ شما قیام وطن است
بہتر است حق بفضل خویش از
خرخشات وطن محفوظ دارد مناسب
کہ حتی المقدور از اختلافات و
تکرارات کہ فی زمانہا اند مجتنب
باشند و خلوت و تنہائی را دوست
دارد مگر از یاران طریقت اختلاط
و محبت دارند و در ذکر و شغل
شاغل باشند و در ہر امور نظر
بخدا دارند و در توکل مستقیم
باشند و فقر و فاقہ را فخر و اعزاز
خود دانند و بر کلام مخالفان صبر
کنند و بجواب نہ پردازند حقتعالی
حامی و مددگار شماست و مطالعہ
کتاب کیمیاء سعادت و احیاء العلوم
کہ ترجمہ شدہ است و مثنوی شریف
بوقت فراغ خاطر کردہ باشند

ہوا کہ تمہارا ارادہ قیام وطن کا ہے
بہتر ہے حق تعالیٰ اپنے فضل سے
وطن کے خرخشوں سے محفوظ رکھے
مناسب ہے کہ حتی المقدور اختلافات و
تکرارات سے کہ فی زمانہ موجود ہیں،
مجتنب رہیں (پرہیز کریں) اور خلوت و
تنہائی کو دوست رکھیں مگر یاران
طریقت سے اختلاط و محبت رکھیں
اور ذکر و شغل میں مشغول رہیں اور ہر امور
میں خدا پر نظر رکھیں فقر و فاقہ کو اپنا
فخر و عزت سمجھیں اور مخالفین کے
کلام پر صبر کریں اور جواب میں مشغول
نہ ہوں حق تعالیٰ تمہارا مددگار و
حامی ہے اور کتاب کیمیائے سعادت
اور احیاء العلوم کا ترجمہ ہو گیا
ہے اور مثنوی شریف کا مطالعہ
بوقت فراغ خاطر کرتے رہیں۔

ف۵ سبحان اللہ کیا اچھا فیصلہ ہے۔ جلوت و خلوت کے بارہ میں اور بنا اس کی یہ ہے کہ
مقصود نفع باطنی ہے اور وہ ناجنس سے بعد میں اور ہمجنس سے قرب میں ہے ۱۲

ومعلوم شد عزیزان کہ در بھوپال اند بخیال کفایت خرچ مردمان خانہ را طلبیدن بجویز نمودہ اند مضائقہ نیست حق تعالےٰ آسان گرداند ومعلوم شد کہ ارادہ عزیز جان حافظ محمد یوسف نکاح دختر است خدا مبارک کند۔ مناسب کہ کدام امر فضول زائد از طاقت و مقدور نکنند و از قرض ہم بمقدور خود بپرہیزند ہر چہ موجود شود بکار برند۔ امسال باز ارادہ قیام اینجا عزیز حافظ احمد حسین میدارد۔ خیر دیدہ باید کہ چہ پیش آید اگر ممکن باشد برخوردار مقصود احمد فرزند او را ہمراہ کدام آیندہ ایں صوب روانہ کنند کہ در مدرسہ مولانا رحمت اللہ صاحب خواہد خواند خرچ راہ از مبلغان احمد حسین کہ نزد مولوی رشید احمد امانت است پنجاہ روپیہ

معلوم ہوا ہے کہ جو عزیز کہ بھوپال میں ہیں مردمان خانہ کو کفایت خرچ کے خیال سے بلانے کی تجویز ہے مضائقہ نہیں ہے۔ حق تعالےٰ آسان کرے اور معلوم ہوا کہ ارادہ عزیز از جان حافظ محمد یوسف کا بیٹی کے نکاح کا ہے خدا مبارک کرے۔ مناسب ہے کہ کوئی امر طاقت و قدرت سے زائد فضول نکریں اور قرض سے بھی بمقدور خود پرہیز کریں۔ جو کچھ موجود ہو کام میں لائیں۔ امسال پھر ارادہ یہاں کے قیام کا حافظ احمد حسین رکھتا ہے خیر دیکھنا چاہیئے کہ کیا پیش آئے اگر ممکن ہو برخوردار مقصود احمد اُسکے فرزند کو ہمراہ کسی آنے والے کے اِدھا طرف روانہ کریں کہ مولانا رحمت اللہ صاحب کے مدرسہ میں پڑھیگا اور خرچ راہ احمد حسین کے مبلغ میں سے کہ نزد مولوی رشید احمد امانت ہے پچاس روپیہ

گرفتہ حوالہ آورندہ کردہ دہند توقف نگردد فقط۔ لے کر لانے والے کے حوالہ کریں۔ توقف نہ ہو فقط۔

مکتوب پنجاہ و چہارم۔ بخدمت بابرکت عزیز القدر حکیم محمد ضیاء الدین صاحب زید عرفانہ بعد سلام مسنون و دعائے ترقی درجات عالیہ مطالعہ نمایند۔ فرحت نامہ تمہارا آیا بدریافت خیر و عافیت آں عزیز مع متعلقان و عزیزان فقیر مسرور رہوا۔ اللہ تعالےٰ سب کو خوش و خرم رکھے اور اپنی رضامندی دے۔ عزیز من بھوپال کا رہنا اگرچہ بہتر تھا مگر طالب حق کے واسطے تعلق وہاں کا اچھا نہیں۔ موجب نقصان باطن ہے سو الحمدللہ تم نے قیام وہاں کا ترک کیا اور گوشۂ قناعت اختیار کیا۔ کہ منصب اہل اللہ کا فقر و فاقہ صبر و قناعت ہے اور مشغول رہنا بحق اللہ تعالیٰ ہم تم کو نصیب کرے۔ عزیز من اب اپنے اوقات کو ضبط کر کے تصفیہ باطن میں کوشش کرنا اور جو طالب حق آوے حسب استعداد اُس کی تعلیم کر دینا انشاء اللہ فائدہ سے خالی نہ ہوگا اور اس سال بموجب کہنے مولوی عبدالکریم صاحب مرید تمہارے کے کہ مولوی رشید احمد صاحب اور حکیم صاحب کا ارادہ تشریف لانے کا ضرور ہے۔ فقیر بہت منتظر رہا چونکہ ہر کام موقوف وقت پر ہے موانع پیش آگئے۔ اللہ تعالیٰ بہتر کرے اور آیندہ سال میں ملاقات نصیب کرے۔ اللہ تعالیٰ سامان سفر نیک عطا فرماوے۔ اس سال میں چند کس طالب حق ہندوستانی فقیر کے پاس آئے ہیں اللہ تعالیٰ بموجب عقیدت اُن کی مقصود اُن کے بر لاوے آمین۔ مولوی

محمد محی الدین صاحب مراد آبادی مولوی اللہ داد صاحب پنجابی مولوی رحیم بخش صاحب وملا مراد[سلہ] صاحب صرف واسطے طلب حق کے ایک سال فقیر کے پاس قیام کریں گے دعا کرنا کہ ان کی اللہ تعالیٰ مراد برلا وے آمین۔ مولوی عبدالکریم صاحب مرید آں عزیز بوسیلہ بیت اللہ وذریعہ فقیر عذر تقصیرات اپنے کا تم سے چاہتے ہیں اور صدق سے رجوع کرتے ہیں اگر بحکم العذر عند کرام الناس مقبول[ع] قصور معاف فرما کے ان کا عذر قبول ہو تو امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ پھر آئندہ کو حرکات بیجا سے بچیں گے۔ باقی حال یہاں کا ان کی زبانی اور حجاج کی معلوم ہوگا مکرر یہ ہے کہ اس سال میں عزیزم حکیم عبدالعزیز بنجلاسہ والے کا خط نہیں آیا۔ اور اس کا کچھ حال معلوم نہیں۔ تم کو مناسب ہے بذریعہ خط اُن کا حال دریافت کر کے لکھو کہ فقیر کی تسلی ہو دو روپیہ مرسلہ ان کے عزیز جان منشی تجمل حسین[۵۲] صاحب کے ہمراہ فقیر کے پاس آئے مگر خط نہیں آیا اس سے تشویش ہے۔ اُن کے حال سے ضرور اطلاع کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو خوش خرم رکھے اور اپنی محبت عنایت کرے آمین فقط۔

مکتوب پنجاہ و پنجم۔ از فقیر مکتوب پچپنواں فقیر

سلہ۵ غالباً بانیٔ مدرسہ مرادیہ مظفر نگر مراد ہیں ۱۲ شبیر علی

۵۲ رامپور منہاران میں ایک صاحب اس نام کے تھے شاید وہ مراد ہوں ۱۲ سعید الدین

ع۵ یہ سفارش ہے اور کیا لطیف پیرایہ اختیار فرمایا گیا ہے کہ اپنی مرضی بھی ظاہر فرمادی اور زور بھی نہیں دیا سفارش کی حقیقت یہی ہے ۱۲

امداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت عزیز
القدر حکیم ضیاء الدین صاحب زید
عرفانہ باللہ بعد سلام مسنون و دعاء
خیریت دوجہانی واضح رائے باد
الحمدللہ فقیر معہ متعلقان خود بہرحال
مشکورست و بحق آں عزیز و دیگر
عزیزان دعاء خیر میکند خط مسرت
نمط رسید از حال مندرجہ اش
آگاہی یافت عزیز من معترف
بقصور بودن و نادم گردیدن و
رجوع الی اللہ شدن کمال انسانی
است اللّٰھم زد فزد **شعر**
لئے جاتا ہے کوثر ساتھ صحرائے قیامت
میں + کہ جو اشک ندامت سے لئے
آنکھوں میں پانی ہے + ہمارے جرم
سے چیں بر جبیں کیوں لطف ہو اُسکا +
کہ آئینہ کو بدصورت سے کب ہوتی
گرانی ہے **شعر** تو مگو ما را بداں شہ بار
نیست + با کریماں کارہا دشوار نیست.

امداد اللہ عفا اللہ عنہ سے بخدمت عزیز
القدر حکیم ضیاء الدین صاحب زید
عرفانہ باللہ بعد سلام مسنون و دعائے
خیریت دوجہانی واضح رائے عالی ہو۔
الحمدللہ فقیر معہ اپنے متعلقین کے ہر حال
میں مشکور ہے اور حق میں آں عزیز اور
دوسرے عزیزوں کے دعائے خیر کرتا ہے
خط مسرت نمط پہونچا اس کے مندرجہ
حال سے آگاہی ہوئی۔ عزیز من قصور
کا معترف ہونا اور نادم ہونا اور خدا
کی طرف رجوع ہونا کمال انسانی ہے
اللّٰھم زد فزد **شعر** لئے جاتا
ہے کوثر ساتھ صحرائے قیامت میں +
کہ جو اشک ندامت سے لئے آنکھوں
میں پانی ہے + ہمارے جرم سے چیں
بر جبیں کیوں لطف ہو اُسکا + کہ آئینہ
کو بدصورت سے کب ہوتی گرانی ہے
شعر تو مگو ما را بداں شہ بار نیست
با کریماں کارہا دشوار نیست

عزیز من بر کرتوت خود نظر نہ دارند
و نگاہ را بر نظر رحمت حق گذارند
و بر کار خود مشغول مانند شعر
کارکن کار بگذر از گفتار + کاندریں
راہ کار دارد کار - از طرف بیماری
اہلیہ آں عزیز رنج است - اللہ
تعالیٰ صحت بخشد و نیز بدریافت
انتقال برادر او و انتقال عزیزہ
فضل النساء[1] مرحومہ و برخوردار
احمد حسن[2] مرحوم و محمد میاں[3] مرحوم
رنجیکہ بخاطر احقر گردید بقلم نمی آید
انا للہ وانا الیہ راجعون رضا
بقضا اللہ تعالیٰ آں مرحومین را
بہ بخشد و بجنت الفردوس رساند
و باقی ماندگان را صبر عطا فرمایند
البتہ بر عزیزہ امت الحبیب[4] بیاد

عزیز من اپنے کرتوت پر نظر نہ کریں
حق تعالیٰ کی رحمت پر نظر رکھیں۔
اور اپنے کام میں مشغول رہیں شعر
کارکن کار بگذر از گفتار + کاندریں
راہ کار دارد کار۔ عزیز کی اہلیہ کی
بیماری سے رنج ہے اللہ تعالیٰ
صحت بخشے اور اس کے بھائی کے
انتقال سے اور عزیزہ فضل النساء
مرحومہ اور برخوردار احمد حسن مرحوم
و محمد میاں مرحوم کے انتقال سے
جو رنج احقر کے دل کو ہوا وہ تحریر میں
نہیں آسکتا انا للہ وانا الیہ راجعون
رضا بقضاء اللہ تعالیٰ ان مرحومین کو
بخشے اور جنت الفردوس میں پہونچائے
اور باقیماندوں کو صبر عطا فرمائے۔
البتہ عزیزہ امت الحبیب پر بہت

---

[1] والدہ صاحبہ برادرم مولوی محمد احمد صاحب رامپوری مرحوم ۱۲ سعید الدین [2] شیخ محمد حسن صاحب عرف بخشی جی تھانوی کے صاحبزادہ مراد ہیں ۱۲ سعید الدین [3] حضرت پیرانی صاحبہؒ کے بھانجے ہیں ۱۲ سعید الدین [4] نانی صاحبہ مولوی محمد احمد صاحب رامپوری مرحوم ۱۲ سعید الدین۔

صدمہ بودہ باشد کہ ایں اموات
جوانان و نوبرخیزان بودند۔ اللہ
تعالیٰ دل اورا صبر دہد و بذوق
وشوق و محبت خود تسکین دہد۔
آمین و نیز از انتقال بی بی مبارک النساء
مرحومہ رنج گردید اللہ تعالیٰ اوشان
را مغفرت کند و بہ بہشت رساند
ایں جملہ مرحومان را ثواب طواف
و نوافل رسانیدہ شد اللہ تعالیٰ
قبول فرماید فقط

صدمہ ہوا ہوگا کہ یہ اموات
جوانوں اور نوخیزوں کی تھی۔ اللہ
تعالیٰ اُس کے دل کو صبر دے
اور اپنے ذوق وشوق ومحبت
میں تسکین دے آمین اور نیز بی بی
مبارک النساء مرحومہ کے انتقال
سے رنج ہوا اللہ تعالیٰ انکی مغفرت
کرے اور بہشت میں پہونچائے۔ ان تمام
مرحوموں کو طواف ونوافل کا ثواب پہنچایا
گیا اللہ تعالیٰ قبول فرمائے فقط۔

فقیر کا دل بھی تمہاری ملاقات کو چاہتا ہے اللہ تعالیٰ تم کو سامان سفر
اچھی طرح عطا فرمائے کہ فراغ خاطر سے زیارت حرمین شریفین حاصل ہو
اور فقیر بھی اس ذریعہ سے ملاقات سے مسرور ہو یہاں کا حال کچھ لکھا نہیں
جاتا زبانی حجاج کی معلوم ہوگا۔ تھوڑے دنوں سے ایک ترکی نے مکان فقیر کے
مکان کے سامنے بنایا ہے اُس سے فقیر کو بہت تکلیف ہے۔ وہ ترکی اور
یہاں شہر کا بہت دشمن بلا وجہ ہو گئے ہیں۔ اکثر ایذا کے درپے ہیں۔ ترکی بہت
مالدار لاکھوں روپیہ کا آدمی ہے حکام یہاں کے بہ سبب ہمقومی اور مالداری
کے اس کی طرف مائل ہیں اور یہاں بجز صبر کے کچھ چارہ نہیں دعا کرو کہ

سلہ صاحبزادی صاحبہ حضرت حافظ محمد ضامن صاحب شہید تھانوی رح ۱۲ سعید الدین۔

اللہ تعالیٰ اُس کی ایذا سے بچاوے بعض دفعہ خیال آتا ہے کہ مدینہ منورہ چل پڑوں گا مگر بظاہر سامان ہونا مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ آسان کرے فقط مناسب ہے کہ برخوردار احمد کا نکاح جلدی کردو تاکہ عزیزہ امت الحبیب کی کچھ تسلی ہو۔ فاطمہ[ا] کے تفسیر پڑھنے سے بہت خوشی ہوئی اور برخوردار احمد سعید[۲] وغیرہ کے عربی پڑھنے سے بھی فقیر کو فرحت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اُن کو علم نافع اور عمل صالح نصیب کرے اور عمر دراز اور صاحب قدر کرے فقط۔

مکتوب پنجاہ و ششم - از فقیر امداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت بابرکت عزیز القدر حکیم محمد ضیاء الدین صاحب زید عمرہ فانہ باللہ۔ بعد سلام مسنون و دعاء ترقی درجات مطالعہ نمایند۔ مکاتیبہ آں عزیز پہونچا مضمون مندرجہ اُس کے سے فقیر کو فرحت ہوئی۔ عزیز من بندہ کا معترف بقصور ہونا اور اپنے اعمال نیک پر نظر نہ رکھنا اور ہر وقت نادم اور پشیمان رہنا گویا رحمت حق اور افضال الٰہی کو اپنی طرف جذب کرتا ہے۔ **شعر**

لیے جاتا ہے کوثر ساتھ صحرائے قیامت میں + کہ جو اشک ندامت سے لئے آنکھوں میں پانی ہے۔ عزیز من جس گناہ کے بعد ندامت کامل ہو وہ گناہ نیکی پر

ﻫ یہ ہے تواضع اور اتباع سنت کا چھوٹوں سے دعا کی درخواست کی جاتی ہے کما قال صلی اللہ علیہ وسلم بعمر رضیا اخی اشرکنا فی الدعاء ۱۲

ا اہلیہ مولوی محمد احمد صاحب رامپوری مرحوم حضرت حاجی صاحبؒ کی بھانجی یا نواسی تھیں ۱۲ سعید الدین ۲ احمد سے مراد برادرم مولوی محمد احمد صاحب رامپوری اور سعید سے احقر سعید الدین رامپوری مراد ہیں ۱۲ سعید الدین

فوق ہے **بیت** ناامیدی را خدا گردن زد است + چوں گنہ مانند طاعت آمد است **شعر** ہمارے جرم سے چیں بر جبیں کیوں عفو ہو اُس کا + کہ آئینہ کو بدصورت سے کب ہوتی گرانی ہے۔ طالب کو چاہیئے کہ جس حال میں ہو رجوع الی اللہ رہے **شعر** لنگ لوک وخفتہ شکل بے ادب + سوئے اومیغژ واد را می طلب **شعر** تو مگو مارا بداں شہ بار نیست + باکریماں کارہا دشوار نیست۔ من طلب شیئاً وجد وجد۔ جوینده یابنده اگر طالب صادق ست محروم نخواہد ماند فقط عزیز من زمانہ فتنہ وفساد کا ہے قریب قیامت ہے جو کچھ ہونے والا ہے وہ ہو گا کسی کے روکنے سے کب رکتا ہے۔ اپنی خیر مانگو جو کچھ ہو سکے عمل نیک کرو مسئلہ مولود شریف اختلافی ہے نفس ذکر مولود شریف کے جواز میں کسیکو شک نہیں بلکہ مستحب ہے اور قیود زوائد[1] جو روز بروز ہوتی جاتی ہیں البتہ موجب فساد فی الدین ہیں اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ ان سے سب بھائی مسلمانوں کو بچاوے۔ مولوی عبدالسمیع صاحب کو بھی فہمایش کی جائیگی۔ تم کو بھی مناسب ہے کہ اس میں چنداں تشدد نہ کرو کہ اس میں آپس میں نفسانیت بڑھ جاتی ہے بہتر ہے کہ آپس میں اتفاق رکھو خصوصاً مسئلہ اختلافی میں آپس میں اختلاف کو راہ نہ دو[2]۔ مولوی رشید احمد صاحب سے اس مقدمہ میں کہا گیا جو وہ فرماویں اُس پر عمل کرنا چاہیئے۔ گویا کہنا فقیر کا ہے فقط اُس

---

[1] وعدہ خروج عن الحدود وغلو کی مذمت اور اجتہادی مختلف فیہ امور میں حسن ظن

[2] ... فیصلہ ہے ۱۲

... مصنف انوار ساطعہ وغیرہ ۱۲ سعید الدین۔

سال میں مولوی رشید احمد صاحب کے ساتھ تمہارے آنے کا بھی فقیر منتظر تھا
مگر تمہارا آنا نہ ہوا۔ خیر رضا بالقضا اللہ تعالےٰ عزیز از جان احمد کو شفا کامل
عطا فرماوے اور سب عزیزوں کو خوش و خرم رکھے اور اپنی رضامندی کے
کام لے۔ فقیر کی طرف سے سب عزیزوں چھوٹے بڑوں کو نام بنام سلام کہنا
اور اپنی چچی کی طرف سے بھی خصوصاً جمیع مستورات کو سلام دعا عرض کرنا فقط

مکتوب پنجاہ و ہفتم۔ از فقیر

امداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت بابرکت
عزیزم حاجی محمد عابد صاحب دام
ذوقہ و شوقہ و عرفانہ باللہ پس از
اتحاف سلام مسنون واضح رائے
عزیز باد للہ الحمد احقر بہر حال مشکور
مکتوب محبت و عقیدت اسلوب مملو
بہزار ہزار درد و اشتیاق در ورود
آوردہ ذوق تازہ و فرحت بے
اندازہ بخشید مبارک باد کہ ہمہ احوال
آں عزیز محمود اند شکر باید کرد۔ حق
تعالیٰ آں محب مخلص را عرفان کامل
عطا کند و از فیض انفاس متبرکہ آں
عزیز عالم را مشرف سازد الیعزیز

مکتوب ستاونواں۔ فقیر

امداد اللہ عفا اللہ عنہ سے بخدمت بابرکت
عزیزم حاجی محمد عابد صاحب دام
ذوقہ و شوقہ و عرفانہ باللہ بعد
تحفہ سلام مسنون واضح رائے آں
عزیز ہو للہ الحمد احقر ہر حال میں مشکور
ہے۔ مکتوب محبت و عقیدت اسلوب
ہزار ہزار درد و اشتیاق سے بھرا ہوا
پہونچا۔ ذوق تازہ و فرحت بے اندازہ
بخشی۔ مبارک ہو کہ آں عزیز کے تمام
احوال محمود ہیں۔ شکر کرنا چاہیئے۔ حق
تعالیٰ اس محب مخلص کو عرفان کامل
عطا کرے اور آں عزیز کے متبرک انفاس
کے فیض سے عالم کو مشرف کرے الیعزیز

ہر قدر کہ پیر و مرشد محبت و عقیدت
زیادہ قرب حق بیشتر است زیرا کہ
مرشد نائب حق است۔ محبت او
محبت معرفت حق می باشد و
احوالات تجلیات وکیفیات دیگر
کہ نوشتہ بودند ہمہ ہا موجب
موصل حق اند اینہا تجلیات اسماؤ
صفات جہتی و کیفی اند بعد ازاں
تجلی جامع کہ دراں فناء الفنا
عارف است باید طلبید و آں تجلی
بے جہت[ف۵] و بے کیف است وقتیکہ
آں ظہور خواہد کرد۔ فناء کلی حاصل

جسقدر کہ پیر مرشد سے محبت وعقیدت
زیادہ ہوگی قرب حق زیادہ ہوگا۔
اسواسطے کہ مرشد نائب حق ہے اُسکی
محبت معرفت حق کی ہے اور احوالُ
تجلیات وکیفیات دوسرے جو لکھے تھے
تمام حق کی طرف پہونچانے کا سبب
ہیں۔ تمام تجلیات اسماؤ صفات
جہتی اور کیفی ہیں۔ اس کے بعد تجلی
جامع کہ اس میں عارف کا فناء الفنا
ہے طلب کرنا چاہیئے اور وہ تجلی
بے جہت اور بے کیف ہے جسوقت کہ
وہ ظہور کرے گی فناء کلی حاصل

ف۵ قولہ بے جہت و بے کیف ست الیٰ قولہ مطلوب ست اوپر جو تجلیات اسماؤ صفات جہتی کا ذکر ہے اس کے مقابلہ سے اس کو تجلی ذات کی نہ سمجھی جاوے یہ بھی تجلی اسماؤ صفات ہی ہے مگر بے جہت مگر اول صورت میں مظاہر اُس کے مادی ہیں دوسری صورت میں غیر مادی مثل روح و دیگر لطائف کے اور اسکو جو مطلوب کہا گیا یہ مطلوبیت بالذات نہیں بلکہ وہ مطلوبیت ہے جو منتہی میں ہوتی ہے۔ بمقابلہ مبتدا و متوسط کے۔ کیونکہ یہ تجلی تجلیات ممکنہ میں منتہی ہے اور مذکور فیما سبق تجلیات متوسط ہیں ۱۲۔

خواہد شد و آں مطلوب است و
کیفیت حالات مرقومہ بالا از
ضیاء القلوب دریافتہ عمل باید کرد
و نیز ترکیب تلقین و طریق توجہ در
کتاب مذکور موجود است ازاں
گرفتہ بعمل آرند و طالبان حق را
رہنما باشند و اگر ممکن باشد
اہتمام مدرسہ بر غیر گمارند[۵] و لیکن
از توجہ معنوی و خبر گیری ظاہری
غافل نباشند کہ ایں مہم تر ست و
احوالات خود می نویساں باشند و
اگر بہ سبب بعد دشوار باشد از
مولوی محمد قاسم صاحب دریافتہ
بعمل آرند و اگر از وشاں جواب
حاصل نشود بذریعہ خط از فقیر معلوم
نمایند و خاطر داری و دلجوئی مولوی

ہوگی اور وہ مطلوب ہے اور حالات
مرقومہ بالا کی کیفیت ضیاء القلوب سے
دریافت کر کے عمل کرنا چاہیئے۔
اور نیز ترکیب تلقین و طریق توجہ
کتاب مذکور میں موجود ہے اس سے
لیکر عمل کریں اور طالبان حق کے لئے
راہنما ہوں اور اگر ممکن ہو تو مدرسہ
کا اہتمام غیر کے سپرد کریں لیکن توجہ
معنوی اور ظاہری خبر گیری سے غافل
نہ ہوں یہ اہم تر ہے اور اپنے احوال
لکھتے رہیں ۔ اگر بہ سبب بُعد دشوار ہو
تو مولوی محمد قاسم صاحب سے دریافت
کر کے عمل میں لائیں اور اگر اُن سے
جواب حاصل نہ ہو تو بذریعہ خط
فقیر سے معلوم کریں اور خاطر داری
و دل جوئی مولوی

---

[۵] باوجودیکہ حضرت رح کو علمی خدمات بیحد محبوب ہیں مگر اُن کی مصلحت سے خاص مصالح کی رعایت کو نظر انداز نہیں فرماتے ۔ ہر شے کو اس کی حد پر رکھتے ہیں ایسا ہی شخص حکیم اور مربی ہوتا ہے ۱۲

محمد یعقوب صاحب برخود لازم گیرند کہ بظاہر وجود مدرسہ بر موجودگی ہم چنیں بزرگانست و باہم یکدیگر محبت و الفت دارند و رنجش و ملال را راہ ندہند و ترجمہ آداب المریدین کہ برائے طبع دادہ بودم اگر تا حال مطبوع نہ شدہ باشد حوالہ مولوی محمد ہاشم صاحب مطبع کردہ دہند کہ اوشاں طبع خواہند کرد و بخدمت جمیع دوستان و یاران طریقت عزیزان نام بنام سلام و دعا رسد فقط۔

مکتوب پنجاہ و ہشتم

از فقیر امداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت بابرکت عزیز جانم حکیم ضیاء الدین صاحب دام ذوقہ و شوقہ و عرفانہ پس از تبلیغ مراسم سلام مسنون و دعاء ترقی عمر و درجات دارین مشہود رائے عزیز باد الحمد للہ بہر حال مشکورم جویائے صحت

محمد یعقوب صاحب کی اپنے اوپر لازم کریں کہ بظاہر مدرسہ کا وجود ایسے ہی بزرگوں کی موجودگی سے ہے۔ اور باہم ایک دوسرے سے محبت و الفت رکھیں اور رنجش و ملال کو راہ نہ دیں اور ترجمہ آداب المریدین واسطے طبع کے دی تھی اگر اب تک مطبوع نہ ہوئی ہو تو مولوی محمد ہاشم صاحب مطبع کے حوالہ کریں کہ وہ طبع کریں گے اور بخدمت تمام دوستوں اور یاران طریقت اور عزیزوں کے نام بنام سلام و دعا پہونچے فقط

مکتوب اٹھاونواں

فقیر امداد اللہ عفا اللہ عنہ سے بخدمت بابرکت عزیز جانم حکیم ضیاء الدین صاحب دام ذوقہ و شوقہ و عرفانہ بعد تبلیغ مراسم سلام مسنون و دعاء ترقی عمر و درجات دارین مشہود رائے عزیز ہو الحمد للہ ہر حال میں مشکور ہوں اور آنعزیز کی صحت

وآں عزیز ہستم ۔ مسرت نامہ غمناک
بعین انتظاری رسیدہ مسرور و مغموم
ساخت از دریافت خیریت آں عزیز
و دیگر متعلقان خود فرحت اندوختم و
از خبر وحشت اثر انتقال عزیز جانم
حافظ حسام الدین مرحوم رنجیکہ
پیرامون خاطر احقر گردید بقلم نمی آید
تنہائی آں عزیز کہ عزیز مرحوم مثل
خادم ہم پیالہ و ہم نوالہ شما بود
انا للہ و انا الیہ راجعون۔
رضا بقضا اللہ تعالیٰ عزیز مرحوم
را از حساب و کتاب قبر پاک و صاف
کردہ بجنت الفردوس رساناد۔
و یتیمان او را بحفظ و امان خود
دارد و راحت دارین روزی کند
آمین۔ برائے ادائے قرضہ آں
عزیز و دیگر مقاصد دعا کردہ ام
و میکنم از مجیب قریب خاطر جمع
دارند و ہمہ حال مشغول بحق باشند

دعا فیت کا جویاں ہوں۔ مسرت نامہ
غمناک عین انتظار میں پہونچا مسرور و
مغموم کیا۔ آں عزیز اور دیگر اپنے
متعلقین کی خیریت سے خوش ہوا اور
خبر وحشت اثر عزیز از جان حافظ
حسام الدین مرحوم کے انتقال سے
ایسا رنج احقر کے دل کو ہوا کہ قلم
میں گنجائش نہیں خصوصاً تنہائی سے
آنعزیز کی کہ عزیز مرحوم مثل خادم کے
ہم پیالہ اور تمہارے ہم نوالہ تھے انا للہ و
انا الیہ راجعون۔ رضا بقضا اللہ تعالیٰ
عزیز مرحوم کو حساب و کتاب قبر سے پاک و
صاف کر کے جنت الفردوس میں پہونچائے
اور اس کے یتیموں کو اپنے حفظ و امان
میں رکھے اور دارین کی راحت نصیب
کرے آمین۔ آنعزیز کے ادائے قرض
اور دیگر مقاصد کے لئے دعا کی ہے اور
کرتا ہوں مجیب قریب سے امید قبولیت ہے
خاطر جمع رکھیں تمام حال میں حق کیطرف مشغول

وجملہ امور را بخدا گذاشتہ در ذکر و فکر و مراقبہ شاغل باشند و خدمتگذاری و مہماں نوازی را شعار خود دارند انشاء اللہ تعالیٰ ہمہ امور آسان خواہند شد۔ چونکہ دل را بدل راہیست اکثر اوقات بے اختیار طبع احقر میخواہد کہ او سبحانہ تعالیٰ سببے سازد کہ یکبار از ملاقات آں عزیز و مولوی رشید احمد صاحب و مولوی محمد قاسم صاحب و مولوی محمد یعقوب صاحب مسرت اندوزم آمین مگر مجبورم کہ در امراض ظاہری و باطنی مبتلا ام وضعف و نقاہت روز بروز افزون است از خانہ تا رباط بمشکل می آیم

رہیں اور تمام امور کو خدا پر چھوڑ کر ذکر و فکر و مراقبہ میں مشغول ہوں۔ اور خدمتگزاری و مہماں نوازی کو اپنا شعار رکھیں انشاء اللہ تعالیٰ تمام امور آسان ہونگے کیونکہ دل کو دل سے راہ ہے۔ اکثر اوقات بے اختیار طبع احقر چاہتی ہے کہ وہ سبحانہ تعالیٰ ایسا سبب کرے کہ ایک بار آں عزیز و مولوی رشید احمد صاحب و مولوی محمد قاسم صاحب و مولوی محمد یعقوب صاحب کی ملاقات سے مسرت اندوز ہوں مگر مجبور ہوں کہ امراض ظاہری و باطنی میں مبتلا ہوں اور ضعف و نقاہت روز افزوں ہے گھر سے رباط تک بمشکل آتا ہوں۔

لہ سبحان اللہ کس قدر رعایت ہے اپنے خدام کی سہولت کی کہ اشتیاق ملاقات کے ساتھ ہی اُن پر زور نہیں ڈالتے بلکہ اپنی مجبوری کے اظہار سے یہ ظاہر فرما رہے ہیں کہ اگر یہ موانع نہ ہوتے تو میں خود آ کر ملتا۔ آج کل تو مشائخ اپنے معتقدین کو اپنا مملوک سمجھتے ہیں ۱۲۔

حق تعالیٰ خاتمہ بخیر کند۔ در سال
گذشتہ پارچہ سرما و گرما مرسلہ
آں عزیزان و عزیزہ امت الحبیب
و ہمشیرہ صاحبہ بی صاحب[1] جملہ
رسیدند جزاکم اللہ خیر الجزا فقط

مکتوب پنجاہ و نہم۔ از فقیر

امداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت بابرکت
عزیزم حکیم محمد ضیاء الدین صاحب
سلمہ بعد سلام مسنون و اشتیاق
ملاقات واضح رائے عزیز باد۔ دو
خط یک بسبیل ڈاک و دیگر ہمراہ
حافظ عبد القیوم صاحب مع مبلغ
بست و ہشت روپیہ مرسلہ آں
عزیز رسید و از حالات ہر دو خط
آگاہی یافت بدریافت بعضے امور
آنعزیز چیزے ملال شد حق تعالیٰ
آں عزیز را معہ عزیزان از ہمہ
ترددات و تفکرات دنیا و یہ مثل

حق تعالیٰ خاتمہ بالخیر کرے گذشتہ
سال پارچہ سرما و گرما آں عزیز اور
عزیزہ امت الحبیب و ہمشیرہ
صاحبہ بی صاحب کے مرسلہ سب
پہونچے جزاکم اللہ خیر الجزا فقط

مکتوب انسٹھواں۔ فقیر

امداد اللہ عفا اللہ سے بخدمت بابرکت
عزیزم حکیم محمد ضیاء الدین صاحب
سلمہ بعد سلام مسنون و اشتیاق
ملاقات واضح رائے عزیز ہو۔ دو
خط جنمیں سے ایک بسبیل ڈاک اور دوسرا
حافظ عبد القیوم کے ہمراہ مع مبلغ
اٹھائیس روپیہ آں عزیز کے مرسلہ
پہونچے اور دونوں خطوں کے حالات
سے آگاہی ہوئی۔ آنعزیز کے بعض
امور کے معلوم ہونے سے کچھ ملال ہوا۔
حق تعالیٰ آنعزیز کو مع عزیزوں کے تمام
ترددات و تفکرات دنیا دیہ سے مثل

---

[1] جدہ احقر سعید الدین محشی ۱۲ سعید الدین

قرضہ وتنگی معاش وغیرہ نجات بخشد
و بدلجمعی وبیفکری در ذوق شوق
خود دارد فقیر بدل داعی خیر است
او تعالیٰ مستجاب کند امید است
کہ علاقہ عزیزہ جان علاؤ الدین
معقول خواہد شد خاطر جمع دارند
ونقد یکہ[سے] آں عزیز از عزیزان دیگر
جمع نمودہ فرستادہ خلاف مرضی
فقیر است. سابق ازیں نیز آنعزیز
وقت آمدن یکما از عزیزان مبلغان
برائے فقیر جمع نمودہ آوردہ بودند
اگرچہ آں وقت ہم مکروہ می
دانستہ بودم مگر بپاس خاطر آں
عزیز قبول کردہ بودم وہیچ نگفتم
اکنوں باز ایں چنیں کردند. خوب
نکردند فقیر بہبودی دوجہانی آنعزیزان

قرضہ وتنگی معاش وغیرہ کے نجات
بخشے اور دلجمعی سے اپنے ذوق وشوق
میں رکھے۔ فقیر دل سے داعی خیر ہے
وہ اللہ تعالیٰ قبول کرے امید ہے
کہ علاقہ عزیزہ جان علاؤ الدین کا
معقول ہوگا خاطر جمع رکھیں اور جو نقد
کہ آں عزیز نے دوسرے عزیزوں سے
جمع کرکے بھیجا ہے فقیر کی خلاف مرضی
ہے اس سے پہلے بھی آں عزیز نے کے
آنے کے وقت اور عزیزوں سے کچھ
مبلغ فقیر کے لئے جمع کرکے لائے تھے۔
اگرچہ اُس وقت بھی مکروہ جانا تھا
مگر آں عزیز کے پاس خاطر سے قبول
کرلیا تھا اور کچھ نہ کہا اب پھر ایسا
ہی کیا ہے اچھا نہ کیا۔ فقیر
آں عزیزوں کی دوجہاں کی بہبودی

سے قولہ نقد یکہ آں عزیز الی قولہ پروائے نہ دارم۔ اس سے حضرت کا استغنا
وحفظ حدود کما حقہ ظاہر ہے اور علاوہ خلاف طریقت ہونے کے محتمل خلاف شریعت کو بھی ہیں
وجہ سے ہے کہ بعض اوقات معطی کا طیب خاطر نہیں ہوتا محرک کی وجاہت سے مغلوب ہوکر مجال
عذر نہیں رکھتا ۱۲۔

میخواہد نظر بر مال اوشاں است
حق تعالیٰ اوشاں را خوش خرم
دارد و رضامندی خود روزی
کند اگر آں عزیزان بر راہ راست
اند فقیر خوش است و بحق آں عزیزاں
دعائے خیر می کند و الا پروائے
ندارم۔ الحمد للہ گذران فقیر
بر توکل است او تعالیٰ بفضل
خویش زائد از حاجت میدہد از
جائیکہ خیال نہ دارم۔ غرض کہ
بعد ازیں عزیزاں را ایں چنیں
تکلیف نہ باید داد و انچہ در مقدمہ
ہوس و خواہش نکاح از باکرہ
حسین و نو عمر نوشتہ بودند۔
معلوم باد عزیز من ایں مرض سخت[ع]

چاہتا ہے اُن کے مال پر نظر نہیں ہے
حق تعالیٰ انہیں خوش خرم رکھے
اور اپنی رضامندی نصیب کرے
اگر آں عزیز راہ راست پر ہیں تو
فقیر خوش ہے اور آں عزیزوں
کے حق میں دعائے خیر کرتا ہے ورنہ
پرواہ نہیں رکھتا ہوں۔ الحمد للہ
اب فقیر کا گذران توکل پر ہے خدا
تعالیٰ اپنے فضل سے اسجگہ سے کہ
خیال نہیں رکھتا ہوں حاجت سے زائد
دیتا ہے۔ غرض کہ اس کے بعد
عزیزوں کو ایسی تکلیف نہ دینی چاہیئے
اور وہ جو کچھ کہ مقدمہ ہوس و خواہش
نکاح باکرہ اور حسین نو عمر میں لکھا تھا
معلوم ہو کہ اے عزیز من یہ سخت مرض

ع وجہ ظاہر ہے کہ بوجہ اپنے کو باختیار فضول حدیث النفس میں مشغول کرنا
ہے اور اگر بلا اختیار کسی خاص محل میں تعلق ہو جائے تو وہ باوجہ ہے اور اس کے
لئے حدیث لم یر للمتحابین مثل النکاح میں علاج مذکور ہے اور جو محل نکاح نہ ہو
اس کا علاج مکتوب جمیل نکیم میں مذکور ہے ۱۲

است ومانع سلوک است. نعوذ
باللہ منہا ازیں پناہ باید جست کہ
در کبیر سنی ایں ہوس پیدا شد او
تعالیٰ رحم کند. علاجش ترک طعام
لذیذ و روزہ داشتن وکثرت ذکر
اسم ذات است وبعد نماز صبح و
بعد نماز شام یکصد و یکبار خواندن
لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی
العظیم مع بسم اللہ است مدام
خواند و پانصد بار اللہ الصمد نیز روز
فقط و برائے ترقیٔ[ع۵] رزق وجاہ و
عزت ایں دعا را یعنی اللہ لطیف
بعبادہ یرزق من یشاء وھو
القوی العزیز ہفتاد بار ہر روز
مع اول وآخر درود شریف یازدہ
یازدہ بار بخواند. عزیز جان احمد حسین
ترکہ نانوتہ را افروختہ و زاد سفر مکہ شریف
نمودہ نزد فقیر رسیدہ است.

ہے اور مانع سلوک ہے. نعوذ باللہ
منہا اس سے پناہ ڈھونڈنا چاہیئے کہ
کبر سنی میں یہ ہوس پیدا ہوا اللہ تعالیٰ
رحم کرے. اس کا علاج طعام لذیذ
کا ترک اور روزہ رکھنا اور ذکر اسم
ذات کی کثرت ہے اور بعد نماز صبح
اور بعد نماز شام ایک سو ایک بار
لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی
العظیم مع بسم اللہ کے مدام پڑھیں
اور پانسو بار اللہ الصمد بھی روزمرہ
ہوا اور واسطے ترقی رزق وجاہ وعزت
اس دعا کو یعنی اللہ لطیف بعبادہ
یرزق من یشاء وھو القوی
العزیز ستر بار ہر روز اول و آخر
درود شریف کے ساتھ گیارہ گیارہ
بار پڑھیں. عزیز جان احمد حسین نانوتہ
کا ترکہ فروخت کر کے اور زاد راہ سفر
مکہ شریف مہیا کر کے فقیر کے پاس پہنچا ہے.

ع۵ طلب جاہ مخلوق سے ممنوع ہے نہ کہ خالق سے ۱۲

بزبانی او خیریت وطن معلوم شد	اُسکی زبانی وطن کی خیریت معلوم ہوئی
عزیز مذکور میخواہد کہ یکسال نزد فقیر	عزیز مذکور چاہتا ہے کہ ایکسال فقیر کے
قیام نماید۔ دیدہ باید کہ چہ پیش	پاس قیام کرے۔ دیکھا چاہیئے کہ کیا
آید۔ بعد روانگی ازینجا شاید بموجب	پیش آوے۔ یہاں سے روانگی کے بعد شاید
طلب عزیزہ جان محمد حسن طرف	بموجب طلب عزیزہ جان محمد حسن بھوپال
بھوپال قصد کند یا بطرف دیگر برائے	کا قصد کرے یا دوسری طرف طلب
طلب روزگار برود واللہ اعلم فقط	روزگار کے لئے جائے واللہ اعلم فقط۔

مکتوب شصتم۔ از فقیر امداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت بابرکت عزیز حکیم محمد ضیاء الدین صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح رائے عزیز کے ہو مکاتبہ عزیز وارود آوردہ خوشنود کیا اور سب حال اُس کے سے مطلع ہوا اللہ تعالیٰ اس عزیز کو خوش خرم رکھے اور اپنی معرفت کامل اور ہادی خلق کا تم کو کرے اور رجوع ہونا طالبین کا اللہ سبحانہ کی جانب سے ہے کہ جو تم کو بزرگوں سے پہونچا ہے طالبین کو تعلیم کرو اور ہدایت خلق اللہ میں سعی اور کوشش کرتے رہو حق تعالیٰ حامی و مددگار رہے اس امر میں ہرگز دریغ نکریں توجہ ارواح بزرگوں کو شامل حال اپنا سمجھیں اور جو فائدہ کسیکو ہو استمداد[۵]

---

[۵] یہ جاننا اور سمجھنا علی سبیل الجزم والقطع نہیں کیونکہ خلاف ہے لاتقف مالیس لک بہ علم کے بلکہ علی سبیل الاحتمال ہے جس کی تحقیق یہ ہے کہ یہ امر فی نفسہ ممکن ہے اور ممکن کے لئے جیسا وقوع محتمل ہے عدم وقوع بھی محتمل ہے اور جو مقصود ہے اس علم کا یعنی اپنی طرف جزماً منسوب نہ کرنا وہ اس ممکن کے احتمال وقوع سے بھی حاصل ہو سکتا ہے لبس احتمال کافی ہے ۱۲

اُن کی سے جانے اور ترکہ نانوتہ کے مقدمہ کے اول ہی خلاف مرضی فقیر کے ہوا۔ کہ نام اس عاجز کا شامل کرکے بجائے میری احمد کو قرار دیا۔ خیر جو مولوی صاحبوں نے کیا خواہ مخواہ منظور رکھا۔ میں کسی کو اپنی طرف سے دیا نہ لیا۔ اس میں عبداللہ کا خط پہونچا کہ میں بھی بھتیجا ہوں نصف ۶۰ سہام کا مجکو بھی ملے۔ میں نے جانا کہ اگر نصف عبداللہ کو دیا تو نصف کہ باقی رہا بہت تھوڑی شے ہے۔ اس میں احمد کا کچھ گذارہ بھی نہ ہوگا اور بصورت حیثیتہ تقسیم غلہ وغیرہ میں خلجان رہے گا اور صورت رنج کی آپس میں ہوگی اس لیے نصف عبداللہ کو اور نصف فاطمہ کو بھیجا اور احمد حسین کو توکل پر چھوڑا اور اب مولوی صاحبوں کی تحریر سے معلوم ہوا کہ نصف اس میں احمد کو تجویز کرتے ہیں اور نصف عبداللہ فاطمہ کو سو جس سے میں نے احمد کو علیحدہ کیا تھا وہی خلجان باقی رہا۔ خیر تم سب کی مرضی ہے کر میری مرضی تو یہی ہے۔ یا تو ان ۶۰ سہام کو ہی اور شریکوں کو دے دو کہ اس کو بھی تقسیم کریں یا اس فقیر کو مردہ تصور کرکے جو سو وکہ اس کا یعنی میرا ہو جس کو عند اللہ وعند الرسول پہونچے اس کو دے دو کہ میں بھی حق تلفی سے بچوں اور خلجان بھی باقی نہ رہے۔ آئندہ جو سب صاحبوں کی رائے میں ہو وہ کرو مجھے

---

۵ مجکو واقعہ کی تحقیق نہیں اس لیے تطبیق علی الشرع کی تقریر نہیں کر سکا لیکن عبارت مذکورہ سے صاف ظاہر ہے کہ جو کچھ ہوا علماء کی شرکت سے ہوا تو عدم انطباق علی الشرع کا احتمال نہیں اور اس سے دوسری شق کا عدم انطباق لازم نہیں آتا ممکن ہے کہ دونوں شقیں مخیر فیہ ہوں اور ایک حضرت کی مرضی کے موافق ہو دوسری غیر موافق ۱۲

منظور ہے مگر بار بار اس امر میں لکھنا حاجت نہیں فقط اور رکھوپی کے حصہ دینے سے خوشی ہوئی منیرا[1] کا بھی حصہ دیدو اللہ تعالیٰ تم کو اپنے فضل سے دیگا اور دولت دارین سے مشرف کرے گا اور تنگی و فقر سے مضطرب نہ ہو تا کہ طالب حق کی اس میں فخر اور عزت ہے اور انشاء اللہ بحکم ان مع العسر یسرا فراغت بھی ہو جائے گی اپنے سب یاران طریقت کی تسلی کرتے رہنا۔ فقیر بھی دعا سے غافل نہیں۔ تم سب کے حق میں دعائے خیر کرتا ہے۔ پیرجی[2] مخدوم جہاں سے پھر بھی غنیمت ہے کہ مزامیر سے بچے اور مولوی صاحب سے خوش ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ امید ہے کہ ہر طرح سے درست ہو جائیں گے اللہ تعالیٰ ان کو اپنی محبت عطا کرے۔ اور حاجی محمد اعلیٰ[3] کو میں نے اجازت مزامیر کی نہیں دی وہ جھوٹ بولتا ہے ہاں اگر اجازت دی ہوگی تو فقط غنا مجرد کی دی ہوگی وہ بھی درد[ع] سے ہو تو مضائقہ نہیں جیسا کہ ہمارا معمول ہے۔ بخدمت جمیع یاران و عزیزان طریقت علم بنام زن و مرد سلام و دعاء خیر قبول باد۔ مکرر یہ کہ وہ رسالہ کہ

عہ چنانچہ میں نے حافظ عبدالقادر تھانوی سے ان کا مشاہدہ سنا ہے کہ گاہ گاہ حضرت رح ایک جولاہہ کو جو حضرت کا خادم تھا فرمائش کرتے کہ قدسی کی غزل مرحبا سید مکی "خوش آوازی سے پڑھے اور وہ خود اُس وقت تنہا حجرہ میں چلے جاتے۔

[1] والدہ صاحبہ سعیدالدین ۱۲ سعیدالدین

[2] گنگوہ کے پیرزادہ ہیں ۱۲ سعیدالدین

[3] ساکن انبہٹا معروف ہیں ۱۲ سعیدالدین۔

جس میں مولوی محمد قاسم صاحب کی تقریر در تفسیر حدیث فضل العالم
کفضلی علی ادناکم تھی وہ مجھ سے گم ہوگیا اُس رسالہ کی نقل کرکے ضرور بھیج دینا فقط۔

مکتوب شصت و یکم

از فقیر امداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت بابرکت
عزیزم حکیم محمد ضیاء الدین صاحب
زید عرفانہ بعد سلام مسنون و
دعاء خیر کے واضح ہو کہ جواب خط
در رسید اشیاء مرسلہ آں عزیز نوشتہ
حوالہ حاجی میاں سعید[۱] احمد صاحب
کردہ شد حالا تحریر می رود کہ محبی و
مخلصی میاں حاجی قطب[۲] الدین صاحب
در سلسلہ داخل کردہ شد و حوالہ
آں عزیز کردہ ام انشاء اللہ بخدمت
آں عزیز حاضر خواہند ماند مناسب
کہ بر حال شاں توجہ مرعی دارند و
موافق استعداد شاں تلقین نام حق

مکتوب اکسٹھواں

فقیر امداد اللہ عفا اللہ عنہ سے بخدمت
بابرکت عزیز حکیم محمد ضیاء الدین صاحب
زید عرفانہ بعد سلام مسنون دعائے
خیر کے واضح ہو جواب خط در ر
اشیاء مرسلہ آں عزیز لکھکر حوالہ
حاجی میاں سعید احمد صاحب کیا گیا
اب تحریر ہوتا ہے کہ محبی مخلصی
میاں حاجی قطب الدین صاحب
سلسلہ میں داخل کئے گئے اور عزیز
کے میں نے حوالہ کیا۔ انشاء اللہ عزیز
کی خدمت میں حاضر رہیں گے مناسب
ہے کہ ان کے حال پر توجہ مبذول
اور موافق ان کی استعداد کے نام حق کی تلقین

---

۱ مولوی ظہور احمد صاحب انبہٹوی کے حقیقی بڑے بھائی ہیں۔ مالیر کوٹلہ میں بہت زمانہ تک ان کا تعلق رہا ہے ۱۲ سعید الدین۔

۲ سجادہ نشین قصبہ انبہٹہ کے تھے ۱۲ سعید الدین۔

کردہ باشند کہ شخص نیک و	کریں کہ شخص نیک اور ضعیف
ضعیف اند بر حال شاں بہ نسبت	ہیں اُس کے حال پر بہ نسبت
دیگراں توجہ زیادہ دارند و نیز	دوسروں کے زیادہ توجہ رکھیں۔
ہمیں طور بر حال عزیزم حاجی	اور نیز اسی طور سے حال پر عزیزم
سعید احمد صاحب توجہ مرعی دارند	حاجی سعید احمد صاحب کے توجہ
زیادہ ازیں آں عزیز خود حکیم	رکھیں اس سے زیادہ آں عزیز خود
دوا ہا موافق استعداد تلقین	حکیم ادویہ ہیں۔ موافق استعداد
نمایند فقط	تلقین کریں فقط۔
تمام شد خطوط حضرت	تمام شد خطوط حضرت
حاجی امداد اللہ صاحب رحمہم	حاجی امداد اللہ صاحب رحمہم
اللہ تعالیٰ بتاریخ بستم شوال	اللہ تعالیٰ۔ بتاریخ بیسویں شوال
۱۳۰۲ سنہ ہجری یوم چہارشنبہ	۱۳۰۲ سنہ ہجری یوم چہارشنبہ

ع‌ہ اس مسئلہ کی تعلیم ہے کہ ضعفاء کے ساتھ دوسرا معاملہ ہونا چاہیئے جس میں اُن کے ضعف کی بھی رعایت ہو۔ اور شیخ محقق کا یہی طرۂ امتیاز ہے۔ ولنعم ما قیل ؎

خستگاں را چو طلب باشد و قوت نبود
گر تو بیداد کنی شرط مروت نبود

(یعنی در تعلیم سختی کنی)، فقط احقر اشرف علی عفی عنہ تھانوی۔

تمت الحواشی المسماۃ بالمعلومات الارشادیہ ۔ تاسع شوال ۱۳۲۶ھ

وقت صبح ـ فقط ـ

وقت صبح فقط ـ

مترجم عبد الحی پروفیسر

جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن

۴ محرم الحرام ۱۳۴۷ھ

تھانہ بھون خانقاہ امدادیہ میں کیا گیا۔

بہ تعمیل ارشاد جناب مولوی شبیر علی صاحب

فہرست مضامین امداد المشتاق

فہرست مضامین المرقومات الامدادیہ جزوے از امداد المشتاق

الحمد للہ

کہ رسالہ امدادالمشتاق ماہ شعبان ۱۳۴۷ھ میں اوّل بار باہتمام خاکسار محمد شبیر علی مدیر رسالہ النور تھانہ بھون ضلع مظفرنگر طبع ہو کر ہدیۂ ناظرین ہوا۔ حق تعالیٰ اس کے نفع کو عام و تام فرمائے۔

آمین یا رب العالمین ؂

اور اب بار دوم رمضان ۱۳۹۰ھ میں (۲۴۷) تالیفات اشرفیہ سے شائع ہوا

اصلاحی نصاب کی کتابیں

۱۔تسہیل قصد السبیل :۔ اسمیں بتلایا ہے کہ طریق کا مقصود رضائے حق ہے جو ایسے رہبر کے اتباع سے حاصل ہوتی ہے جو متبع سنت ہو۔ پیر کی پہچان اور طریق کی حقیقت اور ذکر و شغل کا طریقہ بتلایا گیا ہے۔ ۷۵/

۲۔تلاش مرشد :۔ پیر کامل کی پہچان بتلائی گئی ہے اور تلاش کا طریقہ ۔ ۲۰/

۳۔مبادی تصوف :۔ اس میں طریق باطن کے ابتدائی مراحل بیان کئے گئے ہیں ۔ ۴۰/

۴۔آداب الشیخ والمرید :۔ حقوق شیخ اور آداب طریق بتلائے گئے ہیں ۔ ۳۰/

۵۔حیوٰۃ المسلمین :۔ اسلامی زندگی کے تمام گوشوں کی تعلیم ہے تا کہ دونوں جہاں کی راحت نصیب ہو۔ ۱/۵۰

۶۔تعلیم الدین :۔ کے پہلے چار باب میں عقاید، عبادات، معاملات، اخلاق اور معاشرت اسلامی کی تعلیم ہے۔ قیمت مکمل ۲/۵۰

۷۔اصلاح الرسوم مکمل :۔ پیدائش ۔عقیقہ ۔شادی ۔موت اور اس کے بعد رائج الوقت رسوم کی اصلاح ۔ ۱/۷۵

۸۔جزاء الاعمال :۔ اچھے برے اعمال کی جزا اور سزا اسلامی تعلیم کے مطابق بیان کی گئی ہے تاکہ برے کاموں سے نفرت اور اچھے کاموں کی رغبت پیدا ہو جائے۔ ۵۰/

۹۔آداب المعاشرت :۔ باہمی تعلقات ۔رہن سہن کا اسلامی طریقہ بتلایا ہے جس سے زندگی خوشگوار ہو جاوے اور سوء معاشرت سے باہمی رنجشوں کی نوبت نہ آئے ۔ ۳۷/

۱۰۔صفائی معاملات :۔ اس میں لین دین، خرید و فروخت، تجارت و معاملات کے شرعی احکام کا بیان ہے تاکہ سود اور فاسد و باطل بیع سے بچ سکیں ۵۰/

۱۱۔حقوق الاسلام :۔ مسلمانوں کے باہمی ایک دوسرے پر حقوق کی تفصیل ہے، تاکہ حقوق العباد کی رعایت کر سکیں ۔ ۱/۶

۱۲۔فروع الایمان :۔ ایمان کے تفصیلی احکام اور اجزاء کو بیان کیا گیا ہے تا کہ ایمان کامل نصیب ہو اور ایمان پر خاتمہ کی دولت نصیب ہو سکے ۔ ۱/۰۰

۱۳۔تبلیغ دین :۔ آجکل جبکہ اخلاق کے قحط کا دور ہے اور پڑھے لکھے مسلمان بھی اسکی حقیقت سے ناآشنا ہو گئے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف سے انکی حقیقت حصول کا طریقہ برے اخلاق سے بچنے کا علاج معلوم کیجئے ۔اس میں اچھے اخلاق ۔انکے حاصل کرنے کا طریقہ ۔برے اخلاق اور ان سے بچنے کی تدابیر ہیں۔ قیمت ۳/ مجلد ۳/۵

تعلیم الدین :- باب پنجم سے آخر تک۔ اس میں تحقیقی تصوف کے آخری مراحل اور اصطلاحات اور مقاصد وغیرہ کو بیان کیا گیا ہے ۔

ہمارے اسلاف کا تجربہ ہے کہ اصلاحی نصاب کے مطالعہ سے نہ صرف یہ کہ طریق سے ضروری واقفیت ہو جاتی ہے بلکہ اسلام کی صحیح حقیقت دل نشین ہو جاتی ہے۔ اسکے بعد مزید بصیرت اور ترقی کیلئے حضرت حکیم الامت تھانوی نور اللہ مرقدہ کے ملفوظات مواعظ بالخصوص تبویب تربیت السالک اور بزرگوں کی حکایات کیلئے زینۃ البساتین اور ارواح ثلثہ کا مطالعہ مفید ہوتا ہے۔ ان سب کے بعد اکمال الشیم البیان المشید شرح تصوف اور التکشف وغیرہ کا درجہ ہے۔ اسوقت اصلاحی نصاب کے تیرہ رسائل شائع کئے جاتے ہیں جو یقیناً اصلاح عقاید و اعمال اور تربیت باطن کے لئے نفع بخش ثابت ہونگے ۔

اس ترتیب کو بعض مستند صاحب سلسلہ بزرگوں کو دکھلا کر توثیق و تصدیق بھی حاصل کر لی گئی ہے موجودہ طباعت میں اس نصاب کے رسائل پر بالاستیعاب نظر ثانی کر کے گزشتہ طباعتوں میں جو غلطیاں چل رہی تھیں انکو درست کیا گیا ہے مشکل الفاظ کا قوسین میں ترجمہ کر دیا ہے۔ تبلیغ دین کو جو امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی اربعین کے تیس ابواب متعلقہ اخلاق کا حضرت حکیم الامت نے انتخاب کر کے مولانا عاشق الٰہی صاحب میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ سے نہایت سلیس ترجمہ کرایا تھا۔ ناشرین نے قیمت کم کرنے کیلئے صفحات گھٹا کر گھچ پیچ کر دیا تھا۔ باوجود بعض مدارس میں داخل نصاب ہو جانے کے اب تک صحت اور عمدہ کتابت و طباعت نہیں ہوئی تھی ۔ یہ ادارہ اب اس کو کھول کر عمدہ کتابت سے مزین کر کے چھاپ رہا ہے ۔ (بندہ ظہور الحسن غفرلہ)

تسہیل المواعظ

تسہیل کا حاصل یہ ہے کہ عوام کے فہم کے موافق کسی کتاب کی عبارت کو آسان کر دیا جائے اور جو مضامین عام فہم نہ ہوں انکو حذف کر دیا جائے تاکہ حضرت والا قدس سرہ کے علوم و معارف سے امت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم میں سے کوئی اعلیٰ و ادنیٰ عام و خاص محروم نہ رہ جائے ۔

اسی مقصد کیلئے مندرجہ ذیل باون مواعظ کی تسہیل خود حضرت حکیم الامۃ قدس اللہ سرہ نے مولانا انوار الحق صاحب امروہی سابق صدر مدرس مدرسہ امداد العلوم تھانہ بھون سے کرائی اور پھر خود نظر اصلاحی فرمائی۔ تسہیل المواعظ کے وہ باون وعظ جو خود حضرت کی اصلاحی نظر سے گذر چکے ہیں اور چار جلدوں میں شائع ہوئے ہیں حسب ذیل ہیں اور آگے آتے ہیں : ۔

تسہیل المواعظ جلد اول ۶/۵۰، دوم ۳/۵۰، سوم ۴/۵۰، چہارم ۵/۵۰ مکمل سٹ مجلد ۲۰/۰

بعض دیگر ملفوظات اور اصلاحی کتابیں

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
الایقاظ الافکار بذکر الجنۃ		مزید المجید	۱/۲۰	تسہیل نشر الطیب	۱/۷۵
والنار	۰/۳۷	مجالس الحکمۃ	۳/۰	حیوۃ المسلمین	زیر طبع
کشکول مجذوب ۵/ مجلد	۵/۵۰	مراقبہ موت	۰/۲۵	اصلاح الرسوم مکمل	″
مسلم کی بیداری	۰/۳۰	فریاد مجذوب	۰/۱۲	فروع الایمان	۱/۰
نفیر غیب	۰/۲۰	تسہیل قصد السبیل	۰/۷۵	تعلیم الدین مکمل و مدلل	زیر طبع
مسٹر و ملا کی نوک جھونک، مجلد	۰/۷۵	تلاش مرشد	۰/۱۹	تبلیغ دین عمدہ طبع	۳/۵۰
حسن العزیز جلد اول مجلد	۸/۵۰	مبادی تصوف	۰/۴۰	بیاض یعقوبی	۵/۵۰
″ دوم ″	۶/۵۰	آداب الشیخ والمرید	۰/۳۰	کمالات اشرفی	۸/۰
″ سوم ″	۸/۵۰	جزاء الاعمال	۰/۵۰	تبویب ترتیب السالک فی ہر دو قسط	۴/
″ چہارم ″	۶/۵۰	ہدیۃ الملفوظات	۳/۵۰	افاضات الیومیہ جلد ششم مجلد	۵/۵۰
القول الجلیل حصہ اول		الفصل للوصل	۵/۵۰	″ ہفتم ″	۵/۵۰
″ دوم	۱/۵۰	بیاض اشرفی مجلد	۴/-	″ ہشتم ″	۵/۵۰
الکلمۃ الحق	۱/۸۵	آداب المعاشرت	۰/۳۷	″ نہم ″	۵/۵۰
فیوض الخالق	۰/۵۶	صفائی معاملات	۰/۵۰	″ دہم ″	۳/۰
الکلام الحسن	۱/۵۵	حقوق الاسلام	۰/۱۶	بزم جمشید	۰/۸۰

ملنے کا پتہ ظہور الحسن غفرلہ ناظم مکتبہ تالیفات اشرفیہ تھانہ بھون ضلع مظفر نگر

مکتبہ تالیفات اشرفیہ تھانہ بھون ضلع مظفرنگر

جس کا مقصد حضرت حکیم الامت نور اللہ مرقدہٗ کی اُن نایاب تالیفات کو دوبارہ شائع کرنا ہے جو ایک مرتبہ شائع ہو کر نایاب ہو گئیں

بہت کم حضرات کو معلوم ہے کہ حضرت حکیم الامت نور اللہ مرقدہٗ کی مجددانہ اور اصلاحی تصانیف جن کی تعداد تقریباً ایک ہزار ہے اور امت کی اصلاح کے لئے اس پُر فتن زمانہ میں اُن کا مطالعہ نہایت ضروری ہے لیکن اس وقت ان تصانیف کی کثیر تعداد ایسی نایاب ہے کہ نئی اُمت اُن کے نام اور فوائد سے بھی ناآشنا ہو گئی، نہ تاجروں کو ان کی دوبارہ طباعت کی طرف توجہ ہے۔

لہذا یہ ادارہ ایسی نایاب کتب کی اِشاعت کو نہایت ضروری سمجھ کر قسط وار طباعت کے لئے کمربستہ ہو گیا لیکن اتنی بڑی تعداد کی طباعت و اشاعت تنہا کسی معمولی ایک اِدارہ کے بس کا کام نہیں تاوقتیکہ پوری اُمت اپنے تعاون سے اس کا ہاتھ نہ بٹائے۔

اُمّت کو اس کے ساتھ تعاون کیوں کرنا چاہیئے؟

اِس لئے کہ یہ تصانیف ایک مجدّدِ وقت کے قلم سے نکلے ہوئے اصلاحِ اُمت کے لئے مفید نسخے ہیں آج جن دینی، اخلاقی، معاشرتی کمزوریوں میں اُمت مبتلا ہے یہ ان کی نشان دہی کر کے صحیح علاج اور نسخۂ شفا بتلاتی ہے۔

اِشاعت میں تعاون کی کیا کیا صورتیں ہو سکتی ہیں؟

(۱) جن حضرات کو ان تصانیف کی ضرورت اور فوائد معلوم ہیں وہ ناآشنا اُمت سے ان کا تعارف کرائیں، زبانی بھی اور کتابیں سُنا کر بھی اور عاریۃً مطالعہ کے لئے دے کر بھی۔

(۲) اس ادارہ کے خود بھی ممبر بنیں اور دوسروں کو بھی ممبر بنائیں جس کا قاعدہ ادارہ سے معلوم کیجئے۔

(۳) جن کے پاس یہ کتابیں نہیں ہیں اُن کو خریداری کی ترغیب دی جائے اگر وہ ابھی خریدنے اور روپیہ خرچ کرنے کے لئے تیار نہ ہوں یا نادار ہوں تو بہ نیت تبلیغ کتابیں خرید کر ان کو عاریۃً دیتے رہیں یا مالک بنا دیں یا خود پڑھ کر سُنائیں۔

(۴) اگر بطورِ خود اس تقسیم کی خدمت کو انجام نہ دے سکیں تو ادارہ کو تبلیغی مد سے رقوم روانہ کر کے اس کے ذریعے سے اہلِ ضرورت تک پہنچانے کی ہدایت کریں۔ یقیناً جو حضرات ان کی طباعت اور اشاعت میں حصہ لیں گے مصنف کے ساتھ تبلیغِ دین کے ثواب سے سرفراز ہوں گے۔